READER BURAQ

انداز محبت

تحریر :عائشہ ملک

رات کا اندھیرا ہر طرف تھا ہر طرف سنناٹا چھایا ہوا تھا سنسان سڑک پر صرف کسی کے چلنے کی آواز آ رہی تھی فل بلیک کے یونیفام پہنے سر پہ حجاب کیے چہرے پہ ماسک لگائے ایک اکیس سال کی لڑکی اور اس کے پیچھے ایک ستائیس سال کا لڑکا جس نے بھی فل بلیک یونیفام پہنا ہوا تھا وہ جنگل سے گزر کر ایک چھوٹے سے گھر میں داخل ہوئے جہاں ایک چالیس سال کا آدمی رسیوں سے بندھا ہوا تھا لڑکی آدمی کے سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گئ آدمی نے سر اٹھا کر دیکھا تو معافی مانگنے لگا کیونکہ سامنے بیٹھی لڑکی کو مافیا کی دنیا میں کون نہیں جانتا تھا پلیز مجھے معاف کر دو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئ پلیز مجھے معاف کر دو میں اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہو لیکن یہاں معافی لفظ سنتا کون ہے سامنے بیٹھی کو معافی لفظ سے سخت چڑھ ہے اور یہاں تو معافی کا جواز بھی نہیں بنتا ہے کیونکہ سامنے بیٹھے آدمی نے ایک پندرہ سالا بچی کا ریپ کر کے اس کا قتل کر دیا اور جس کے گناہ کی سزا قانون سے نہیں ملتی اس کی سزا سامنے بیٹھی لڑکی دیتی ہے اور صرف ایک سزا موت اس آدمی کو بھی موت ملنے جا رہی تھی پلیز مجھے معا

ٹھاہ

سنسان گھر میں گولی کی آواز کے ماحول کو خوفناک بنا دیا اور آدمی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے گولی سیدھا اس کے سر میں لگی اس کی بوڈی کو ندی میں پھینک دو اس نے پیچھے کھڑے لڑکے کو کہا اور اس نے ہاں میں سر ہلایا

صبح کے وقت جوگنگ کرتے ہوئے ولید بھاگ راہا تھا اور یک دم روکا اور موبائیل پوکٹ سے نکالا جو مسلسل رنگ ہو ہو کر بند ہو گیا تھا دوبارہ سے کال آنے پر یس کر کے کان سے لگایا بولو رفیق سر آج ضروری میٹنگ ہے رفیق صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کیونکہ اگلے بندے کے غصے سے کون نہیں واقف تھا ہمم آتا ہو اتنا کہ کر فون کاٹ دیا ولید ایک اٹھائیس سال کا ہنڈسم اور خوبرو نوجوان ہے سفید رنگت میں سرخیاں اور چہرے پہ ہلکی ہلکی داڑھی ہے چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد اور اوپر سے غصہ ہر وقت اس کے چہرے پہ نظر آتا ہے ولید جوگنگ سے سیدھا گھر آتے اپنے کمرے میں گیا شاور لے کر نیچے آیا

اسلام علیکم ولید نے نیچے آتے سب کو سلام کیا جہاں پر ان کے والد صاحب شفیق احمد ولید کی ماما سعدیہ بیگم اور ولید کی چھوٹی بہن مسکان ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے سب نے سلام کا جواب دیا ولید سعدیہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور مسکان بیٹا آپ کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے جی ٹھیک جا رہی ہے بھائی بیٹا آج تمہاری خان انڈسٹری کے ساتھ میٹنگ ہے جی بابا بیٹا شہریار کو تو تم جانتے ہو کس نیچر کا ہے میں نے سنا تھا کہ اس نے آفیس میں رفیق صاحب سے بتمیزی کی تھی تو اس وجہ سے تمہاری لڑائی ہوئی تھی تو تم اس کو معاف کر دو جی بابا اس کی وجہ سے میٹنگ میں کوئی مسئلہ نہیں آئے گا اچھا بابا ماما اللہ حافظ میں چلتا ہو میٹنگ سے لیٹ ہو رہی ہے ولید مسکان کو پیار کرتا وہاں سے چلا گیا

اللہ حافظ ماما بابا مجھے بھی لیٹ ہو رہی ہے مسکان شفیق صاحب سے اور سعدیہ بیگم سے ملتی کالج کے لیے چلی گئی مسکان نے عنایا پہنا اور اس کے ساتھ سر پہ حجاب کیے ایک اٹھارہ سال کی ایک پیاری سی لڑکی تھی اور اس پر اس کے چہرے کی معصومیت اس کو اور پیارا بناتی تھی سفید رنگت ڈارک براؤن کمر تک آتے بال اور آنکھوں کا رنگ سرمئ تھا کالج آئی تو وہاں پہ مشائم پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہی تھی یار مسکان کہا رہ گئی تھی تم اتنی لیٹ ہو گئ مسکان کے آتے ہی مشائم شروع ہو گئ تھی مشائم ایک شرارتی سی لڑکی تھی اس کے برعکس مسکان ایک کم گو اور معصوم لڑکی ہے مشاٸم کی باتوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہی اس کی مسکان سے دوستی ہو گئ تھی مشاٸم بھی ایک پیاری سی چلبل سی لڑکی ہے اور یہ دونوں انٹر کر رہی ہیں بس یار لیٹ ہو گئ تم ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو مشاٸم نے ناراضگی دکھاتے ہوہے کہا تو مسکان ہسنے لگ گئ اور پھر تم ہسنے لگ جاتی ہو مشائم اور خفا ہوئ اچھا اچھا سوری اب نہیں ہستی مسکان نے کہا تو مشائم ہسنے لگ گئ اور پھر وہ دونوں کالج کے اندر چلے گئ

٭٭٭

ولید میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد اپنے آفیس آیا اور موبائیل نکال کے ایک تصویر کو دیکھنے لگا اس تصویر میں لڑکی اس کو بے حد عزیز تھی جس نے اس کو لفظ محبت سے آشنا کروایا جس سے اس کو لفظ

عشق کا پتا چلا وہ اس کو عشق کے اوپر بھی کوئی لفظ آئے اس سے بھی زیادہ چاہتا ہے وہ جیا کی تصویر کو دیکھتے ہوئے ہلکہ ہلکہ مسکرا رہا تھا جیا سے اس کی منگنی پانچ سال پہلے ہوئی تھی

جیا ولید کے ماموں اور پھپو کی بیٹی ہے جو ترکی میں رہتی ہے جیا ایک پیاری اور خوبصورت سی لڑکی ہے ہیزل بلیو آنکھوں والی لڑکی ولید کی زندگی ہے خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے میں اب اور تم سے دور نہیں رہ سکتا میری جان اب تمہیں میرے پاس آنا ہو گا اب تم کو میری دسترس میں آنا ہو گا تیاری کر لو جلد بات کرتا ہو ماما بابا سے ولید جیا کی تصویر سے باتیں کرتا ہوا بولتا ہے جب اسے اپنے بابا کا فون آتا ہے

اسلام علیکم بابا ضروری کام تھا کیا واعلیکم السلام جی بیٹا پرسوں تمہارے ماموں اور پھپھو اور ساتھ جیا بیٹا آ رہی ہیں تو تم ان کو پک کرنے چلے جانا یاد سے جی بابا ٹھیک ہے لیکن یوں اچانک سے ولید کو خوش گوار حیرت ہوئی تھی ہاں وہ اب یہاں ہمیشہ کے لیے شفٹ ہو رہے ہیں جی ٹھیک ہے بابا میں کر لو گا پک اتنا کہ کر اس نے فون بند کر دیا ولید نے ابھی فون رکھا ہی تھا کہ دروازہ نوک ہوا آجاؤ ولید نے کہا تو اریب اندر داخل ہوا اریب تم کب آئے ولید اریب کے گلے ملتے ہوئے مسکرا کر کہا بس آج صبح کی فلائٹ تھی لیکن یہاں تو مسکرایا جا رہا ہے اریب نے اس کو مسکراتے دیکھ کر کہا نہیں یار ایسی بات نہیں ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا اچھا لیکن یہاں تو بات بات پہ مسکراہٹ

دیکھنے کو مل رہی ہے وہ دراصل پرسوں ماموں لوگ آ رہے ہیں ولید نے کہا کیونکہ اس پتا تھا کہ جب تک اس نے بات جان نہیں لینی اس نے ایسے ہی تنگ کرنا ہے

اوو بھابھی سے ملنے کی تیاریوں میں ہو اریب کو خوشی ہوئی تھی اپنے جان سے عزیز دوست کو خوش دیکھ کر ایک وہی تو اس کے دل سے واقف تھا لیکن ہماری بچاری بھابھی کو تھوری پتا ہے کہ یہاں ہمارا دوست اس کے لیے پاگل ہے اریب نے کہا تو ولید نے اس کو گھور کے دیکھا تم زیادہ باتیں نہ کرو جب تم کو محبت ہو گئ تب پتا چلے گا ناں بھائی ہم کو اس سے دور ہی رکھو اور چلو باہر ساتھ لنچ کرتے ہیں اریب کے کہنے پر ولید نے اپنا فون اور کار کی کی اٹھائی اور دونوں لنچ کے لیے باہر چلے گئے

اریب لنچ کے بعد اپنی گاڑی میں آ رہا تھا کہ اچانک سامنے سے آتی لڑکی گاڑی سے ہٹ ہوئی اریب جلدی سے کار کو روک کر باہر نکلا جہاں ایک لڑکی نیچے گری اپنا پاؤں سہلا رہی تھی اریب جلدی سے اس کے پاس گیا آپ ٹھیک ہے آپ کو کہی چوٹ تو نہیں لگی اریب اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کو اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا جو مشائم نے غصے سے جھٹک دیا اور خود کھڑی ہوئی مسٹر آپ کی آنکھیں ہے یا بٹن جو دیکھ نہیں سکے کہ سامنے کوئی آ رہا ہے اگر گاڑی چلانی نہیں آتی تو چلاتے ہم معصوم لوگو کو نیچے دینے کے لیے تکہ دنیا میں جو دو چار معصوم ہے وہ بھی ختم ہو جائے اریب تو اس کی پٹر پٹر چلتی زبان کو ہی دیکھتا رہ گیا اور اوپر سے وہ اپنے لیے معصوم لفظ استعمال کر رہی تھی

ہیلو محترمہ پہلے تو یہ معصوم کہنا بند کرے معصوموں کی بھی توہین کر رہی ہے اریب کہا پیچھے رہنے والا تھا آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے کہ میں معصوم نہیں ہو مشاءم کو تو صدمہ ہی لگ گیا اپنے لیے یہ الفاظ سن کر جی میرے کہنے کا یہی مطلب تھا اریب نے ریلیکس ہو کر کہا ہیلو مسٹر تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہے ایک تو تم نے مجھ معصوم کو اپنی گاڈی کے نیچے دیا اور اوپر سے تم مجھے ہی باتیں سنا رہے ہو مشاءم نے غصے سے اریب کو دیکھا جی تو محترمہ میں تمہیں دیکھنے کے لیے ہی گاڈی سے اترا تھا لیکن یہاں تو میڈم کی زبان ہی بند نہیں ہو رہی اریب کو جانے کیوں اس کے منہ سے اپنے لیے تم لفظ سن کر غصہ آیا تھا دیکھو ایک تو تم نے میرا ایکسیڈینٹ کیا اوپر سے تم مجھ پر غصہ ہو رہے ہو شکر ہے معصوم نہیں کہا اریب ہلکہ سا بربڑایا کچھ کہا تم نے مشاءم نے اسے بڑبڑاتے دیکھ کر کہا ہاں نہیں اچھا چلو آؤ تمہیں ہوسپٹل لے جاؤ نہیں شکریہ مجھے اس کی ضرورت نہیں چلو پھر گھر ڈاروپ کر دیتا ہو اریب کہتے ساتھ گاڈی کی طرف بڑھ گیا مشاءم کو نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ جانا پڑا سارے راستے مشاءم خاموش رہی بس یہی روک دو گھر آنے پر مشاءم نے کہا اور پھر بنا اس کی طرف دیکھے گاڈی سے نکلی بندہ گھر آئے مہمان کو چائے پانی کا پوچھ لیتا ہے اریب نے اس کے پیچھے سے آواز لگائی تم کوئی مہمان نہیں ہو یہ کہ کر مشاءم اندر چلے گئی اور اریب اس کی باتوں سے ہستے ہوئے گاڈی گھر کے راستے ڈالی

مسکان کالج سے واپس اپنے گھر جانے کے لیے اپنے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی جب اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کو دیکھ رہا ہے اس نے اپنے اردگرد دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن اس کے ایسا کرنے سے کسی کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی مسکان کو اپنا خیال لگا اور واپس سے اپنے ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی لیکن اسے اپنےاوپر کسی کی نظروں کا حصار مسلسل محسوس ہو رہا تھا پھر ڈرائیور آنے کے بعد وہ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئ لیکن وہ کیسی کی مسکرہٹ کا ذریعہ بن گئ تھی

جیا بیٹا آج جلدی آ کر اپنی پیکنگ کر لینا ہمیں کل پاکستان روانہ ہونا ہے صائمہ بیگم جیا کے کمرے میں آتے ہوئے جیا کو کہنے لگی جو کہی جانے کی تیاریوں میں تھی مہرون شرٹ کے ساتھ مہرون پاجامہ ڈالے سر پہ سکن کلر کے ڈوبٹے کا حجاب کیے چہرے پہ معصومیت لیے وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی سفید رنگت آنکھوں کا رنگ ہیزل بلو وہ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی صاہمہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھ کر دل میں ماشاءاللہ کہا اور اپنے اوپر فخر کیا جو ان کی بیٹی غیر ملک میں بھی اپنا مذہب نہیں بھولی تھی جی ماما ٹھیک ہے لیکن لیکن ہم وہاں جا کر کیا کرے گئے جیا نے منہ بسور کر کہا بیٹا میں چاہتی ہو کہ اپنی اگلی زندگی اپنے ملک میں اپنے بھائی کے ساتھ گزارو اور پھر تمہاری شادی بھی تو ولید کے ساتھ پاکستان میں کرنی ہے صاہمہ بیگم نے کہا تو جیا چھنب سی گئ تو صاہمہ بیگم آگے آتے ہوئے اپنی بیٹی کے ماتھے پہ بوسہ دیا میری پیاری بیٹی چلو جلدی سے اپنی فرینڈز کو بائے بول آؤ پھر اپنی پیکنگ بھی کرنی ہے جی ماما ٹھیک ہے

اریب نے جب سے مشاءم کو دیکھا تھا وہ بے اختیار اسی کو سوچ جا رہا تھا پتا نہیں کیا تھا مشاءم میں جو اسے اپنے طرف اٹریکٹ کر رہا تھا مشاءم کو سوچتے ہوئے اسے اپنے ہونٹوں کی مسکراہٹ کا پتا ہی نہیں چلا تم سے دوبارہ ملنا پڑے گا وہ مشاءم کو سوچتے سوچتے ہوئے نیند کی وادیوں میں اتر گیا

****

یہ ایک بیسمینٹ کا منظر ہے جہاں دو کرسیوں کے درمیان ایک ٹیبل رکھا ہوا تھا ایک کرسی پر میرال بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ٹیبل پر لیپ ٹوپ کھولا پڑا تھا اور کچھ فائل کھولی پڑی تھی ہاں احمد پہنچ گئے تم پاکستان ہاں آج صبح ہی پوچھا ہو گڈ کہاں تک پہنچا ہمارا کام ابھی کچھ دن لگ جائے گئے ان کے ڑرگز کا الگ الگ کاروبار ہے اس لیے ٹائم لگے گا ٹھیک ہے لیکن یہ کام جلدی ختم کرو میں یہاں کا کام ختم کرتی ہو پھر نیکسٹ میشن ہو گا پہلے ڈرگز کا میشن مکمل کرو تم بھی اپنا کام دھیان سے کرنا احمد اس کو کہتا فون بند کر گیا جب کہ میرال جس کو مافیا کی دنیا میں سیریل کلر کے نام سے جانتے ہیں اپنے آپ کو تیار کر کے بیسمنٹ سے باہر نکلی اور اپنے قدم ایک عالی شان گھر کی طرف لے لیے اس کی آنکھوں میں کوئی اس وقت دیکھ لیتا تو اسی وقت بے ہوش ہو جاتا آنکھوں میں اس وقت وحشی پن ٹپک رہا تھا جیسے ابھی سب کچھ تہس نہس کر دے گئ میرال گھر کے اندر داخل ہو کر ایک کمرے میں گئ جہاں ایک آدمی نیند کے مزے لوٹ رہا تھا آہستہ سے چلتی ہوئی آدمی کے پاس بیٹھ کر

اس کو دیکھنے لگی اس کی آنکھوں کی ہی تپش تھی جو آدمی نے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر ایک دم تو ڈر گیا پھر خود کو ریلیکس کر کے اس سے پوچھا

کون ہو تم اور یہاں کیسے آئی

ارےےے تم مجھے بھول گئے یاد نہیں ایک بچی کو مارا تھا تم اور تمہارے ساتھیوں نے یہ سنتے آدمی کے ماتھے پہ پیسنہ آیا لگتا ہے یاد آ گیا میرال نے اس کے ماتھے پہ پیسنہ دیکھ کر کہا استہزایہ کہا اور بنا اس کو اور بولنے کا موقع دیے اپنی پوکٹ سے بنا سائلنس کی گن نکال کر ایک گولی سیدھا اس کے دل کے مقام پہ ماری میرال کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر نیچے گرا تھا اور آدمی کا وجود وہی بیڈ پہ گر گیا اور میرال جس رستے سے آئی تھی اسی رستے سے واپس چلی گئی

جیا بیٹا ہماری فلایٹ دو بجے کی ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ صاۂمہ جیا کو کہنے لگی جی ماما میں تیار ہو بابا کہا ہے بیٹا وہ باہر سامان رکھوا رہے ہیں جیا نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

بابا آج کوئی ضروری میٹنگ آ گئی ہے تو آپ چلے جائے ماموں لوگوں کو لینے ولید نے شفیق صاحب کو کال کر کے کہا چلو ٹھیک ہے بیٹا آپ اپنی میٹنگ اٹینڈ کرے

اسلام علیکم ماموں جیا شفیق صاحب کو دیکھ کر کہنے لگی والیکم اسلام بیٹا کیا حال ہے شفیق صاحب نے شفقت سے جیا کے سر پہ ہاتھ رکھا بعد میں جیا کے ماما اور بابا سے ملے اور ان کو گھر لے گئے

گھر میں سب ایک دوسرے کو ملے گھر میں خوشی کا سماں تھا ولید ابھی آفیس میں تھا جب کہ مسکان اپنی ہونے والی بھابھی سے مل کر بہت خوش تھی اور جیا کو بھی اپنی معصوم سی کزن مسکان بہت پسند آئی تھی مسکان تو جیا کے ساتھ جڑ کے بیٹھی تھی

اسلام علیکم ولید نے آتے ہی سب کو سلام کیا اور اس کی نظر ایک چہرے پہ ٹھہر گئی تھی لیکن جلدی خود کو کمپوز کر کے آگے بھر کے اپنی پھوپھو اور ماموں سے ملا اور جیا کو اپنی آنکھوں میں بسائے صوفے پہ بیٹھ گیا جیا کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی اور وہ جانتی بھی تھی کہ کون اسے دیکھ رہا ہے لیکن اس نے اپنی پلکیں نہیں اٹھائی جاؤ بیٹا آپ جیا بیٹا کو اس کا کمرہ دیکھاؤ وہ تھک گئی ہو گئ سعدیہ بیگم نے مسکان کو کہا جی ماما تو وہ جیا کو لے کر اوپر چلی گئی

جیا نے اپنے کمرے میں آ کر شاور لیا اور آرام کی نیت سے لیٹ گئی جیا کی آنکھ کمرے میں کیسی کی موجودگی سے کھولی آپ ولید یہاں اس کو ڈنر کے لیے بولانے آیا تھا لیکن اس کو سوتا دیکھ کر اس کی نیند کا خیال کر کے واپس جانے لگا تھا کہ جیا کی آنکھ کھل گئی

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں جیا جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اسلام علیکم وہ میں تمہیں ڈنر کے لیے بولانے آیا تھا ولید نے سلام میں پہل کی تو جیا کو شرمندگی ہوئی واعلیکم اسلام جیا نے شرمندہ ہوتے کہا تو ولید کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی سب نیچھے ویٹ کر رہے ہیں ولید نے کہا تو جیا نے ہاں

میں سر ہلا کر اس کی سائڈ سے گزر کر جانے لگی تو ولید آگے آ گیا جیا نے سوالیہ نظروں سے ولید کو دیکھا

ویسے میں سوچ رہا تھا کہ ہم شادی کر لے کیا خیال ہے ولید نے آنکھ ونک کر کے کہا تو جیا کے گال شرم کی وجہ سے سرخ ہوئے اور اس منظر سے ولید کو نئے سرے سے جیا سے عشق ہوا جیا سے پلکیں اٹھانا بوجھل ہو گیا ولید کو وہاں سے چلے جانا ہی بہتر لگا اور وہاں سے چلے گیا کیونکہ اگر وہاں رکتا تو اسے اپنے جزبات کو روکنا مشکل ہو جاتا اس لیے اسے وہاں سے جانا ہی مناسب لگا اور جیا پیچھے کتنی ہی دیر اس کی باتوں کو سوچتی رہی پھر سر جھٹک کر نیچے کی طرف بڑھ گئی

مسکان اور مشاءم صبح کالج داخل ہوئی تو ان کی کلاس فیلو نے آ کر انہیں بتایا کہ آج نیو سر آ رہے ہیں یار یہ کالج والے پرمانینٹ سر کیوں نہیں رکھتے جب دیکھوں نیو سر آ رہے ہے نیو سر آ رہے ہے اب یہ پتا نہیں کیسے ہو گئے مشاءم مسکان کو کہنے لگی تو مسکان نے مسکرا کے کندھے اچکائے اور دونوں کلاس روم کی طرف بڑھ گئی

***

مسکان اور مشائم کلاس میں داخل ہوئی تو سر روحان کلاس میں پہلے ہی موجود تھے

سر مے آئی کم ان مشائم بولی

نہیں آپ پانچ مینٹ لیٹ ہیں روحان نے ان کی طرف دیکھ کر کہا

لیکن سر ابھی لیکچر سٹاٹ نہیں ہوا اس بار مسکان بولی

تو اس کا مطلب جب تک لیکچر سٹاٹ نہیں ہو گا تب تک تم لوگ کلاس میں انٹر نہیں ہو گئے روحان نے آئبرو اچکا کر کہا

نہیں سر میرا وہ مطلب نہیں تھا مسکان ہلکا سا ممنائی ٹھیک ہے آپ لوگ آ جائے اندر لیکن آگے سے آپ لوگ لیٹ ہوئی تو کلاس میں انٹر نہیں ہونا

جی سر دونوں آ کر اپنی جگہ پہ بیٹھی اوکے کلاس آج آپ کا انٹرو ہو گا تو آپ فسٹ رو سے نام بتائے سب اپنے نام بتانے لگ گئے جی مس اگر آپ لوگوں کی باتیں ہو گئ ہو تو اپنا انٹرو بتا دے روحان نے مسکان کو ایک نظر دیکھ کر مشائم سے کہا

سر میرا نام مشائم ہے

نیکسٹ

میرا نام مسکان ہے مسکان نے آہستہ سے کہا

اوکے کلاس کل سے آپ کا لیکچر سٹاٹ ہو گا اور ایک بات میں بتا دو میری کلاس میں کوئی لیٹ نہیں آئے گا اور نہ باتیں کرتا ہوا دکھائی دے روحان نے مشائم اور مسکان کی طرف دیکھ کر کہا تو مسکان نے نیچے سر کر لیا

یار یہ سر کچھ زیادہ کھڑوس نہیں جب سے ہم آئے ہے باتیں ہی سنائی جا رہا ہے مشائم نے آہستہ آواز میں کہا تو مسکان نے گھور کر مشائم کو دیکھا

شرم کر سر ہے وہ ہمارے اور چپ کر نہیں تو پھر سے ڈانٹ پڑے گئ تو مشائم بھی چپ ہو گئ

مشائم آج اپنی گاڑی ڈرائیو کر کے خود جا رہی تھی کہ راستے میں گاڈی خراب ہوئی

افففف اب اس کو کیا مصیبت پڑ گئی مشائم کا موڈ پہلے ہی خراب تھا صبح سر کی ڈانٹ سننے پر اور اب گاڈی کا خراب ہونا مشائم گاڈی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی مشائم کا چہرہ دھوپ کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا وہ اپنی گاڈی کا اینجن ٹھیک کر رہی تھی کے اس کے سامنے ایک گاڈی روکی

اریب جو ضروری کام سے کہی جارہا تھا راستے میں مشائم کو دیکھ کر اسے خوش گوار حیرت ہوئی تھی اور اسے گاڈی کے ساتھ لڑتے دیکھ اور اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر وہ گاڈی سے باہر نکلا

کیا ہوا گاڈی کو اریب اس کے ساتھ کھڑا گاڈی کو دیکھ کر کہنے لگا

لو جی اب اس کی ہی کمی رہ گئی تھی مشائم نے جانی پہچانی آواز سن کر سر اٹھایا اور اریب کو دیکھ کر ہلکی آواز میں بڑبڑائی جو اریب کو بھی بخوبی سنائی یہ ہر وقت تم انگارے کیوں چباتی رہتی ہو اریب اس کو تپا دیکھ کر کہا

تم سے مطلب مشائم نے دیکھے بنا کہا

یار تمہاری پروبلم کیا ہے میں تم سے اتنے اچھے طریقے سے بات کر رہا ہوں

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی مشائم نے پھر غصے سے کہا

اب تم حد سے بڑھ رہی ہو اریب کو بھی اب غصہ آیا تھا

مشائم اس کو بنا جواب دیے اپنی گاڑی ٹھیک کرتی رہی اور اس کی گاڑی ٹھیک ہو بھی گئی تھی تو اریب نے اس کا بازو پکڑا کیا مسئلہ ہے تمہیں اریب غصے سے بولا تھا اور بازو پہ گرفت مضبوط کی

میرا ہاتھ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے مشائم بولی تو اریب نے اور مضبوطی سے اس کا بازو پکڑا اور اس کو غصے سے دیکھنے لگا اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھی پتا نہیں اسے کس بات پہ اتنا غصہ آیا تھا شاید اس کا اس بتمیزی سے مخاطب کرنا

پلیز میرا ہاتھ چھوڑے مجھے درد ہورہا ہے مشائم کی اس بار آنکھیں پانی سے بھر گئی تھی تو اریب نے اس کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر جلدی سے اس کا بازو چھوڑا اور خود کو کھوسنے لگا

ایم سوری ایم سو سوری میرا مطلب تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا اریب کو اپنی حرکت پہ جی بھر کے غصہ آیا تھا

مشائم بنا اس کی طرف دیکھے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی اور وہاں سے چلے گئی

شٹ یار یہ مجھے کیا ہو گیا تھا اریب نے اپنے ہاتھ اپنے بالوں میں پھیر کر خود کو کمپوز کیا تھا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے ولید ڈنر کے بعد اپنے والد صاحب کے کمرے میں آ کر ان سے مخاطب ہوا شفیق صاحب جو کیسی کتاب کا خلاصہ کر رہے تھے سر اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو کافی سنجیدہ نظر آ رہا تھا شفیق صاحب نے کتاب رکھ دی اور اپنے خوبرو نوجوان کی طرف متوجہ ہو گئے اور شفیق صاحب نے اسے بولنے کا اشارہ کیا

بابا مجھے نکاح کرنا ہے رخصتی چاہیے بعد میں ہو جائے

وجہ جان سکتا ہو

شادی کے لیے وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی

جیا ابھی چھوٹی ہے

بابا اکیس سال کوئی چھوٹی عمر نہیں ہوتی

ہمم لیکن میرا ابھی ایسا ارادہ نہیں ہے اس بار شفیق صاحب بیٹے کو چھیڑتے ہوئے بولے

لیکن میرا پورا ارادہ ہے اب میں اور جیا کے بغیر نہیں رہ سکتا

شرم نہیں آتی باپ سے ایسے بات کرتے ہوئے مصنوعی غصہ

لیکن اس دل کا کیا کرو ولید تھوڑا ریلیکس ہو کر بولا

شفیق صاحب تو آج اپنے بیٹے کی باتوں سے حیران تھے جو کام کے علاوہ کچھ نہیں بولتا تھا آج ان سے بحث کر رہا تھا

ٹھیک ہے کرتے ہے تمہارے ماموں سے بات

تھینکیو بابا جان ولید ان کے ہاتھوں پہ بوسہ دیتا کمرے سے چلے گیا اور پیچھے شفیق صاحب بیٹے کی جلد بازی پہ مسکرائے

شفیق صاحب نے سب بڑوں کو اپنے کمرے میں بولایا مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی ہے میں ولید اور جیا کا نکاح چاہتا ہو

جی ٹھیک ہے بھائی ہمیں کوئی عتراض نہیں ہے

لیکن میں چاہتا ہو جیا سے ایک بار پوچھ لینا

جی ٹھیک ہے بھائی میں پوچھ لو گئی جیا کی ماما بولی

***

جیا بیٹا آج تمہارے ماموں نے تمہاری اور ولید کی شادی کی بات کی تھی وہ نکاح کروانا چاہتے ہیں بیٹا ہم نے تو ہاں کر دی ہے لیکن پھر بھی میں تم سے پوچھنے آئی ہو بیٹا آپ کا کیا ارادہ ہے صائمہ بیگم جیا کے کمرے میں آ کر کہنے لگی

ماما اتنی جلدی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی جیا کی آنکھوں میں شادی کا سن کر اور صبح ولید کی باتیں یاد کر کے آنکھوں میں پانی آیا تھا ولید جو جیا کے کمرے سے گزر کر جا رہا تھا اس کی باتیں سن کر

غصہ آیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو جیا میڈم کو ابھی شادی نہیں کرنی ولید کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھی جیا میڈم تیاری کر لو اب نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہو گئی دیکھتا ہو تمہیں میں

بیٹا لیکن کیوں صائمہ بیگم کو اسے روتے دیکھ کر پریشانی ہوئی تھی کیا ولید اچھا نہیں ہے

نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے وہ کیسے بتاتی صبح ولید کی آنکھوں میں اس نے اپنے لیے جنون دیکھا تھا اور اب وہ اس جنون سے ڈر رہی تھی وہ کیسے سامنا کرے گئی ولید کے جنون کا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے اس کے جنون کو اور ہوا دے دی تھی

لیکن پھر کیسی بات ہے بیٹا

ماما مجھے آپ کو چھوڑ کر کہی نہیں جانا جیا نے بھرائی آواز میں کہا

لیکن بیٹا ہر بیٹی کو اپنے گھر جانا ہوتا ہے یہ تو دنیا کا دستور ہے صائمہ بیگم کی خود آنکھیں بھر آئی تھی چلو شاباش اپنے آنسو صاف کرو میں بھائی صاحب کو ہاں کہ دی ہے لیکن اگر تم چاہتی ہو تو ہم انکار کر دے گئے

نہیں ماما جیسا آپ لوگ چاہئے جیا نے اپنے آنسو صاف کیے تو صائمہ بیگم مسکرا دی دیکھنا ولید تمہارا بہت خیال رکھے گا

صائمہ بیگم کی بات پر ایک بار پھر سے اسے ولید کی باتیں یاد آئی تھی تو ایک دم سے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی

بوس آپ نے بتایا نہیں کہ آپ پاکستان آگئی ہیں

احمد میں نے کتنی بار کہا ہے کہ تم نام سے بولایا کرو مجھے تو احمد اس کی بات سن کے مسکرایا کیا کرے عادت ہے

تو اپنی عادت بدلو مجھے نہیں پسند کہ تم مجھے بوس کہو میرال نے گھور کر احمد کو دیکھا

یہ ایک آفیس کا منظر تھا جہاں میرال احمد سے ملنے آئی تھی یہاں ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا

میرال کبھی کبھی ایسے بات کر لیتی تھی ورنہ زیادہ وہ خاموش ہی رہتی تھی میرال نے آج تک صرف احمد کے علاوہ اور کیسی پہ بھروسہ نہیں کیا تھا اس نے آج تک احمد کے علاوہ اور دوست نہیں بنایا تھا

احمد کی بھی کل کائنات میرال ہی تھی

اچھا کام کہا تک پہچا میرال نے پوچھا مجھے شک ہے کیسی پہ بس کچھ دنوں تک پتا لگ جائے گا

اوکے بیسٹ اف لک

اب چلتی ہو اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ میرال یہ کہتی چلی گئی

مسکان کالج آئی آج پھر وہ پانچ منٹ لیٹ تھی مشائم پہلے ہی پہنچ گئی تھی آج اکیلی مسکان کی شامت آنی تھی

Sir may I come

!No

روحان نے اسے ایک نظر دیکھ کر کہا

Sir! I'm sorry

مسکان بڑبڑائی ساری کلاس اس کی طرف دیکھ رہی تھی مسکان کو عجیب فیل ہو رہا تھا

مس مسکان آپ مجھے ایک بار ہی بتا دے کہ آپ کو ایسی کیا مجبوری ہے جو آپ میری کلاس میں لیٹ تشریف لاتی ہے روحان اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

نہیں سر ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے مسکان کی زبان سے بے اختیار نکلا

تو مطلب آپ جان بوجھ کے لیٹ آتی ہے مس مسکان روحان نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

نہی نہیں سر میرا وہ مطلب نہیں تھا مسکان کو اپنی بے اختیاری پہ غصہ آیا

تو آپ کا کیا مطلب تھا مس مسکان روحان نے اپنی آبرو اٹھائی

باقی ساری کلاس یہ ساری کاروائی دیکھ کر مسکراہٹ چھپارہی تھی مشائم کا تو چہرہ ہنسی چھپانے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا اسے اپنی معصوم دوست پہ ترس بھی آ رہا تھا جو سب سے کنفیوز ہوتی چہرہ جھکائے کھڑی تھی

مس مسکان اب آپ کچھ بولے گئ

س سر و وہ می میں مسکان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے ٹھیک ہے لاسٹ ٹائم ہے جو آپ لیٹ آئی ہے اگر اس کے بعد آپ میری کلاس میں لیٹ ہوئی تو پورا ایک ہفتہ آپ میری کلاس میں انٹر نہیں ہو گئ

Got it

Yes Sir

چلو آپ سب اپنی اسائمنٹ نکالے میں چیک کرتا ہو روحان سب کی اسائمنٹ چیک کرنے کے بعد مسکان کے پاس آیا تو مسکان جلدی سے کھڑی ہوئی روحان مسکان کے بہت قریب کھڑا تھا کہ مسکان کو اپنے چہرے پہ اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی تو وہ جلدی سے گھبرا کر تھورا پیچھے ہوئی جو روحان کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکا

مس مسکان آپ کی اسائمنٹ میں کافی غلطیاں ہے آگے سے ایسی نہ ہو جی سر مسکان جلدی سے کہہ کر اپنی سیٹ پہ بیٹھی پھر سارے لیکچر اسے اپنے اوپر کیسی کی نظریں محسوس ہو رہی تھی جب وہ اپنے آس پاس دیکھتی تو کوئی بھی نظر نہیں آتا جب سر کی طرف دیکھتی تو وہ بھی اپنے کام میں لگا ہوتا مسکان پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئ اور روحان اپنے کام میں یعنی اس کو دیکھنا

بابا میں رخصتی بھی چاہتا ہو ولید آج ان کے آفیس کے کمرے میں موجود تھا

شفیق صاحب نے اسے گھور کر دیکھا

لیکن کل تک تم صرف نکاح کا کہ رہے تھے شفیق صاحب نے صرف پر زور دے کر کہا

لیکن اب میں ہی آج رخصتی کا کہ رہا ہو ولید نے بھی باپ کے انداز میں آج پہ زور دے کر کہا

تو شفیق صاحب کا ہلکہ سا قہقہ گونجا لیکن بیٹا ابھی ان کی طرف سے جواب نہیں آیا

وہ بھی آ جائے گا

تو شفیق صاحب نے اپنے بیٹے کو جانچتی نظروں سے دیکھا اب آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں

دیکھ رہا ہو تم آج کل کچھ زیادہ ہی اوتاولے ہو رہے ہو شادی کے لیے

بابا اب ساری زندگی کنوارہ تھوڑی نا رہ سکتا ہو ولید نے آنکھ دبا کر کہا

تو شفیق صاحب نے اسے نئے القامات سے نوازا

****

اریب نے جب سے مشائم سے بتمیزی کی تھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا اس کے بعد اس کی معلاقات نہیں ہوئی تھی اسے رہ رہ کر اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا

مجھے اس سے ملنا ہو گا میں اس سے معافی مانگو گا

اس طرح تو وہ اور بدگمان ہو گئ

اگلے دن وہ اس کے کالج کے سامنے کھڑا تھا مشائم جو مسکان کے ساتھ آئی تھی مسکان کا ڈرائیور لینے آگیا تو وہ چلی گئی مشائم اکیلی کھڑی تھی اریب جو اس کو اکیلے دیکھ چکا تھا اس کے پاس آیا مشائم نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا

اسلام علیکم مجھے تم سے بات کرنی ہے

مشائم کچھ نہ بولی

پلیز میری بات سن لو میں معافی مانگنا چاہتا ہو مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آئی ایم ریلی سوری

تو مشائم نے اس کی طرف دیکھا تو اک دم اریب تو اس کی آنکھوں میں کھو گیا تھا مشائم بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

کوئی بات نہیں اور واپس نظریں سامنے کی جہاں سے اس کی گاڑی آتی ہوئی نظر آ رہی تھی

سامنے سے احسن آتا ہوا نظر آ رہا تھا

اسلام علیکم مجھے چاچو نے بھیجا ہے تمہیں پک اپ کرنے کے لیے چلو آؤ

اریب تو اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو شکل سے کافی خوبرو لگ رہا تھا

یہ کون ہے سرگوشی نما آواز

میرا کزن

ایک نظر پھر احسن کو دیکھا تم اس سے دور رہو گئی اریب کو اس سے جیلسی فیل ہوئی تھی

کیوں حیران ہو کر اریب کو دیکھا

یہ کون ہے اس سے پہلے اریب جواب دیتا احسن بول پڑا جو کب سے اریب کو دیکھ رہا تھا

میں مشائم کا دوست ہو جواب اریب نے دیا

تو مشائم نے اریب کو اس طرح دیکھا جیسے کہنا چا رہی ہو ہم کب دوست بنے

اچھا نائس ٹو میٹ یو میرا نام احسن ہے احسن نے ہاتھ آگے بڑھایا جیسے ناچار اریب نے تھاما

اچھا اب ہم چلتے ہے ہمیں دیر ہو رہی ہے

اللہ حافظ احسن کے ساتھ مشائم کو بیٹھتے دیکھ اریب کی آنکھوں میں خون اترا تھا اور دور تک احسن کی گاڑی دیکھی تھی

جب سے گھر میں نکاح کی بات ہوئی تھی جیا اور ولید کا سامنا کم ہی ہوتا تھا

آج ولید آفیس سے جلدی آگیا تھا تو سب لاؤنج میں ہی

بیٹھے ہوے تھے جب کے جیا اپنے کمرے میں تھی

اسلام علیکم ولید کی آواز لاؤنج میں گونجی تھی

واعلیکم اسلام سب نے جواب دیا تھا

میں چاہتا ہو کہ اس جمعہ ولید اور جیا بیٹا کی شادی کر دی جائے لاؤنچ میں شفیق صاحب کی آواز گونجی تھی تو ولید کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی جس پہ اس نے بڑی مشکل سے سنجیدگی میں تبدیل کی تھی

بھائی صاحب اتنی جلدی صائمہ بیگم گویہ ہوئی تھی

تو شفیق صاحب نے ولید کی طرف دیکھا جو سنجیدہ نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا

جلدی کہاں ہے ابھی چار دن پڑے ہے جمعہ میں اگر آپ لوگوں کو کوئی عتراض ہے تو بتا دے ورنہ

جمعہ کا دن ایک اچھا دن ہے اور اسی دن رخصتی بھی ہو گئ

رخصتی کی بات پر سب کو شوک لگا تھا لیکن کیسی نے

کچھ نہیں کہا تھا جی بھائی صاحب جیسا آپ بہتر سمجھے

تو ٹھیک ہے سب شادی کی تیاریاں کریں

مسکان تو خوش ہو گئ تھی شادی کا سن کر

مجھے ایک قتل کروانا ہے آج صبح احمد کو کال آئی تھی جہاں کوئی اسے قتل کرنے کا کہ رہا تھا

وجہ اور ایڈریس وغیرہ

وجہ بتانا ضروری نہیں اور ایڈریس میں سینڈ کر دیتا ہو

احمد کو غصہ آیا تھا وجہ نہیں بتانی تو کیسی اور سے بات کرو ہم کیسی بے قصور کو نہیں مارتے غصے سے کہتے فون بند کر دیا

آیا بڑا وجہ جاننا ضروری نہیں احمد اس کی نقل اتراتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا تھا

آج اسے میرال سے ایک ضروری معلومات ڈیسکس کرنے جانا تھا

میرال کے ہاتھ سے آج پھر کیسی کی موت لکھی تھی

میرال اور احمد کبھی کیسی بے قصور کو نہیں مارتے تھے یہ ان کے کام کا اصول تھا اور یقیناً یہ بھی کیسی غلطی پر تھا جو سامنے اونرھے منہ پڑا تھا ہاتھ پاؤں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے منہ پہ بھی ٹیپ لگی ہوئی تھی میرال آگے آئی اور اس کے سامنے گٹنے کے بل بیٹھی تھی آنکھوں سے اس وقت سب کچھ تباہ کرنے کا جنون سوار تھا سامنے لیٹا آدمی تو اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ہی ڈر گیا تھا

کس حق سے اور کس کے کہنے پہ تم نے اس لڑکی کو کڈنیپ کیا جب بولی تو لفظوں میں چٹانوں جیسی سختی تھی

اس نے ایک لڑکی کو کڈنیپ کیا تھا وہ تو لڑکی کی قسمت اچھی تھی کہ وہاں میرال نے اسے دیکھ لیا

میرال جو یہاں احمد سے ملنے آئی تھی ابھی اپنی گاڑی سے اتری ہی تھی کہ اسے کیسی کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو اس نے وہاں دیکھا جہاں ایک آدمی کیسی لڑکی کو زبردستی گاڑی میں بیٹھا رہا تھا میرال کو

کیسی چیز کے غلط ہونے کا احساس ہوا تو اس کے پیچھے گئ اور اس ادمی سے لڑکی کو بچا کر اس کے گھر با حفاظت پہنچا دیا اور اس آدمی کو اپنے کام کی جگہ پہ لے آئی احمد بھی اس کے ساتھ تھا

می میں ن نے اس اسے کیسی کے بھی کہنے پہ نہیں کڈنیپ کیا تھا کافی بہادر ثابت ہوا تھا

میرال نے اس کا بازو پکڑا اور اس پر اپنے ہاتھ میں موجود ایسڈ پھینک دیا اور وہ بلبلا اٹھا

بتاتا ہو بتاتا ہو

گڈ پہلے بتا دیتے تو اتنی مشکل سے نہیں گزرنا پڑتا

بولو

سس سکندر صاصاحب کے کہنے پر درد سے بے حال ہو کر بتایا

سکندر میرال زیر لب بڑبڑائی

پلیز م مجھے آزاد کر دو میں نے اب بتا دیا ہے

تمہیں آزاد ہی کرنے لگی ہو یہ کہتے ہی اس نے ایک گولی اس کے سینے کے درمیان میں ماری تھی

احمد بتا کرواؤ یہ سکندر کی ساری ڈیٹیل اس سے بھی معلاقات کرنی چاہیے کہاں چھپ کر بیٹھا ہوا ہے

تو احمد نے ہاں میں سر ہلایا اور دونوں وہاں سے چلے گئے

گھر میں شادی کی تیاریاں ہو رہی تھی اور آج سب نے شاپنگ پر جانا ہے آج ولید کے ساتھ مسکان بھی جا رہی تھی

ہیلو مشائم جلدی سے تیار ہو جاؤ آج بھائی کی شادی کی شاپنگ کرنی ہے اور تم میرے ساتھ جارہی ہو اور میں کوئی بہانہ نہیں سنو گئی

مسکان مشائم کے ساتھ فون پہ لگی ہوئی تھی

یار آج تو میں بزی ہو

کوئی بزی ویزی نہیں جلدی سے تیار ہو جاؤ دس منٹ ہے تمہارے پاس

اچھا ہوتی ہو تیار مشائم اس کی جلد بازی دیکھ کر مسکرا کر بولی تھی

اوکے بائے

سب شاپنگ مال پہنچے ولید مسکان اور مشائم ایک گاڑی میں آئے تھے ولید نے اریب کو بھی کال کر دی تھی کہ وہ سب شاپنگ پر جا رہے ہیں وہ بھی آ جائے

آگے سے اریب آتا ہوا دیکھائی دیا اس کی سب سے پہلی نظر مشائم پہ گئی تھی اور یہاں دیکھ کر اریب کو چھٹکا لگا تھا

اسلام علیکم اریب ولید کے بغلگیر ہوا اور گڑیا کیسی ہو تم

جی بھائی میں ٹھیک ہو مسکان مسکرا کر بولی

اریب نے ایک نظر مشائم کو دیکھا

اسلام علیکم مشائم سے کہا

مشائم نے تو منہ ایسے بنایا ہوا تھا جیسے اس کے منہ میں کڑوا بادام آ گیا ہو

واعلیکم اسلام

کیسی ہے آپ

ٹھیک ہو

ولید نے ایک نظر اریب کو دیکھا اور کہا تم ایک دوسرے کو جانتے ہو

نہیں

ہاں

دونوں کے منہ سے نکلا تو مشائم نے گھور کر اریب کو دیکھا جو آگے سے ڈھیٹوں کی طرح دانت نکال رہا تھا

مسکان اور ولید نے حیرت سے دونوں کی طرف دیکھا تھا

جی میرا مطلب تھا بس ایک دفعہ سرسری سی معلاقات ہوئی تھی مشائم نے اپنے اوپر سب کی نظریں محسوس کر کے کہا

اچھا ٹھیک ہے چلو آؤ شاپنگ کرتے ہیں

تو سب شاپنگ کرنے چلے گے

ولید نے جیا کی ساری شاپنگ اپنی پسند کی کی تھی

ارِیب سامنے ایک خوبصورت سی پرپل کلر کی میکسی جو پاؤں سے نیچے آتی تھی کو دیکھا اور ایک نظر مشائم کو دیکھا جو مسکان کے ساتھ شاپنگ پر لگی ہوئی تھی ارِیب کو یہ ڈریس مشائم کے لیے بہت پسند آیا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کو کیسے دیا جائے

یہ پیک کر دے الگ سے اس نے کچھ سوچتے ہوئے اس ڈریس کو پیک کروا لیا

مسکان جو اپنے لیے پنک کلر کی خوبصورت سی فراق دیکھ رہی تھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے روحان جو یہاں ضروری کام سے آیا تھا مسکان کو دیکھ کر اس کا دل بے قابو ہوا تھا اور اس کی طرف قدم بڑھا لیے

مسکان جو اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی جب اسے کوئی دیکھائی نہ دیا تو وہ پھر سے شاپنگ پر لگ گئی تھی لیکن مشائم نے اسے دیکھ لیا تھا

اسلام علیکم اس نے آتے ہی سلام کیا مسکان جو اپنے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی اس نے پیچھے دیکھا جہاں روحان اپنی پوری وجیہہ پرسینیلٹی کے ساتھ کھڑا تھا

واعلیکم اسلام سر آپ یہاں مشائم نے کہا

جی وہ میں یہاں سے گزر رہا تھا تو آپ لوگوں کو دیکھا تو سوچا معلاقات ہو جائے روحان مسکان کو دیکھ کر بولا

اریب جو ڈریس پیک کروا کر ان کی طرف آ رہا تھا لیکن وہاں کیسی لڑکے کو دیکھ کر اسے غصہ آیا اور قدم ان کی طرف بڑھائے

جی کون ہے آپ اور کیا کام ہے آتے ہی سوال

روحان نے ایک نظر مسکان کو دیکھا اور ایک نظر اریب کو جو مسکان کے آگے آکر کھڑا ہو گیا تھا تو اسے اریب کو دیکھ کر غصہ آیا

بھائی یہ ہمارے سر ہیں کالج میں پڑھاتے ہیں

مسکان نے کہا

روحان کو جس طرح غصہ آیا تھا اسی طرح بیٹھ بھی گیا تھا مسکان کے منہ سے بھائی لفظ سن کر

تو روحان اریب سے ملا ولید شاپنگ سے فارغ ہو کر ان کی طرف آیا اور روحان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

تو اس نے خود ہی بتا دیا

تم سے مل کر اچھا لگا جمعہ کو میری شادی ہے تو تم ضرور آنا

جی بلکل میں ضرور آؤ گا

تو روحان پھر ان سے مل کر چلا گیا

شاپنگ کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا اریب تم مشائم کو اس کے گھر ڈراپ کر دینا

تو اریب کو اور کیا چاہیئے تھا اس نے تو ایک منٹ سے پہلے ہاں کر دی تھی

یہ گفٹ میں نے تمہارے لیے لیا تھا اریب نے اس کے گھر کے سامنے گاڑی روک کر کہا

کس لیے آئی برو اچکائی

وہ تم نے میری سوری ایکسپٹ نہیں کی تو میں نے سوچا کوئی گفٹ دے کر سوری بول دینا چاہیے

میں نے تمہاری سوری ایکسپٹ کر لی تھی اور میں یہ گفٹ نہیں لے سکتی

لیکن اگر تم نے گفٹ نہیں لیا تو میں سمجھو گا کہ تم نے مجھے معاف نہیں کیا

ٹھیک ہے میں یہ گفٹ ایکسپٹ کر لیتی ہو

تھینکیو سو مچ اب ہم فرینڈ بن سکتے ہیں

نہیں

کیوں

کیونکہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی

اچھی بات ہے کرنی بھی نہیں چاہیے اریب کو اس کی بات اچھی لگی تھی

تو مشائم دروازہ کھول کر باہر چلی گئی

جیا آج نیچے سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی مسکان اور ولید ابھی شاپنگ سے واپس نہیں آئے تھے اسی لیے وہ پرسکون سب بڑوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی ورنہ ولید کو دیکھنے سے تو اسے اپنے دل کی دھڑکن ہی نہیں سنبھالی جاتی تھی ابھی وہ سب باتیں کر رہے تھے کہ ولید اور مسکان آ گئے ولید کو دیکھنے سے اس کے دل کی دھڑکن ایک بار پھر تیز ہوئی تھی اور جب ولید نے جیا کو دیکھا تو اسے اس کی پھر باتیں یاد آئی تھی جس سے اسے پھر غصہ آیا تھا لیکن وہ ضبط کر گیا اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ جتنا اسے اس نے تڑپایا ہے وہ سب حساب شادی کے بعد بے باک کرے گا جانے انجانے میں جیا نے اس کے جنون کو اور بڑھایا ہے لیکن اب ولید کو کون سمجھاتا کہ وہ بچاری تو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے جنون دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی

آپی اوپر چلے میں آپ کو اپنی شاپنگ دیکھاتی ہو اور جیا کو اور کیا چاہیئے تھا اسے تو اس کی نظروں سے اوجھل ہوا تھا تو فورا اٹھی اور مسکان کے ساتھ اوپر چلی گئی

احمد آج سکندر کی ساری ڈیٹیل لے کر میرال کے آفیس آیا تھا جو ان لوگوں نے خفیہ طور پر شہر کے بیچھ میں ہی بنایا تھا تاکہ کوئی ان پہ شک نہ کرے

میرال سکندر کا پورا نام سکندر رحمان ہے اس کا بزنس میں مشہور نام ہے وہ نزنس کا جانا مانا نام مانا جاتا ہے سب کے سامنے تو وہ ایک بزنس مین ہے لیکن اس کے پیچھے بھی اس کا ایک چہرہ ہے وہ یہ کہ وہ لڑکیوں کی سامگلنگ کرتا ہے وہ لڑکیاں جو گھر سے بھاگ جاتی ہے یا یہ لڑکیوں کو الگ سنسان جگہ پہ گزرتے دیکھ کر بھی اٹھا لیتے ہیں احمد اس کے سامنے بیٹھا اس کو سکندر رحمان کی ہسٹری بتا رہا تھا اور کل اس کی ولید ملک سے میٹنگ ہے ولید بھی ایک بزنس مین ہے کل ان کی ایک ہوٹل میں میٹنگ ہیں

میرال جیسے جیسے سن رہی تھی اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا

ہمیں کل ان کی میٹنگ کینسل کروانی ہو گئ اور یہ ولید کون ہے اس کی بھی ڈیٹیل مجھے چاہیے

ولید بھی ایک بزنس مین ہے بہت کم عمری میں اس نے بزنس کی دنیا میں قدم رکھا اور ملک کا مشہور ترین بزنس مین بن گیا ملک میں اس کا نام بزنس میں پہلے نمبر پر آتا ہے جب کہ سکندر رحمان دوسرے نمبر پر آتا ہے اور مجھے اور انفارمیشن ملی ہے کہ سکندر ولید کو اپنا دشمن کہتا ہے کیونکہ وہ خود بزنس میں پہلے نمبر پہ آنا چاہتا ہے

ہمم

اب کیا کرنا ہے احمد نے پوچھا

کرتے ہیں کچھ

جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ ولید اور اس کی فیملی کو خطرہ ہے

تو پھر آگے تو تم جانتے ہی ہو کیا کرنا ہے

تو احمد نے ہاں میں سر ہلایا

اور دوسرے کام کا کیا بنا

اس کے بھی کچھ ثبوت ملے ہے ابھی کچھ اور ٹائم لگے گا

ٹھیک ہے دھیان سے کام کرنا

اوکے چلو ٹھیک ہے میں اب چلتا ہو

اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ

چلو سب نکالو اپنی اسائمنٹ روحان کلاس میں آتے ہی بولا آج اس کے چہرے سے لگ رہا تھا جیسے وہ کافی غصے میں ہے

آج مسکان اور مشائم بھی ٹائم سے بیٹھی تھی

سب باری باری اپنی اسائمنٹ چیک کروا رہے تھے اور جس کی خراب بنی تھی اس کو ڈانٹ بھی پڑھ رہی تھی

روحان مسکان کے پاس آیا اور اس کی اسائمنٹ چیک کرنے لگا مسکان کو بھی آج وہ کافی غصے میں لگا ورنہ وہ زیادہ ڈانٹتا نہیں تھا

مس مسکان یہ آپ نے اسائمنٹ بنائی ہے میٹرک کے بچے بھی آپ سے اچھی اسائمنٹ بناتے ہیں کل بھی آپ نے اچھی اسائمنٹ نہیں بنائی تھی روحان مسکان پر غصے سے دھاڑا تھا

تو مسکان کی آنکھوں میں نمی اتری تھی کیونکہ اس سے آج تک کسی نے غصے سے بات نہیں کی تھی

روحان جو آج صبح کالج میں داخل ہوا تو اسے مسکان کسی لڑکے سے بات کرتی ہوئی دیکھائی دی تو اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اور اب اس نے سارا غصہ مسکان کو ڈانٹ کر نکال دیا تو اب اسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اسے ایک دفعہ مسکان سے بات کر لینی چاہیے تھی کیا پتا کوئی ضروری کام ہوتا ورنہ مسکان نے آج تک کسی لڑکے سے بات نہیں کی تھی اور روحان کو اب یہ باتیں یاد آ رہی تھی لیکن وہ کیا کرتا اسے مسکان کے ساتھ کوئی اور کھڑا ایک آنکھ نہیں بھاتا ہے

روحان نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جو سر نیچے جھکائے آنکھوں میں نمی لیے معصوم سی شکل نبائے سیدھا روحان کے دل میں اتر رہی تھی

مجھے کل یہ اسائمنٹ دوبارہ چاہیے اور اس بار کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے اس بار روحان نے دھیمے لہجے میں کہا

ج جی س سر مسکان نے رونے کی وجہ سے لڑکھڑاتے ہوئے کہا

اور کلاس مجھے یہ اسائمنٹ کل دوبارہ چاہیے

Got it

Yes Sir

سب کلاس نے کہا

آج سب ہی روحان کا یہ روپ دیکھ کر ڈر گئے تھے

سمجھتا کیا ہے یہ اپنے آپ کو دیکھنا کل میں سب سے اچھی اسائمنٹ بنا کر دیکھاؤ گی مسکان نے سوں سوں کرتے معصومیت سے مشائم کو کہا

*****

اسلام علیکم مسکان جیا کے کمرے میں آتے ہوئے بولی

واعلیکم اسلام آؤ بیٹھو

آپی آپ میری دوست بن جانا شادی کے پھر ہم مل کر ولید بھائی کو تنگ کرے گے

اچھا اب میں تمہاری دوست نہیں ہو

نہیں ابھی بھی ہے لیکن شادی کے بعد زیادہ بن جانا

ایک اور بات میں شادی کے بعد آپ سے نندوں والا لڑوں گئ بھی

اچھا ایسی بات ہے تو میں بھی پھر بھابھی والا کام کروں گی

وہ کیا

میں تمہارے بھائی کے تمہارے خلاف کان بھروں گئی کہ مسکان نے میرے ساتھ یہ کیا ہے مسکان نے میرے ساتھ وہ کیا ہے

آپی آپ میرے ساتھ یہ کرے گئی مسکان کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا جیا کی باتیں سن کر

ہاں اگر تم میرے ساتھ نندوں والا سلوک کرو گی تو پھر میں بھی بھابھی بن جاؤ گی جیا نے مسکراہٹ دبائے کہا اسے مسکان کو تنگ کر کے مزا آ رہا تھا

ارے آپی میں نے کب کہا میں تو آپ کی دوست بنو گی شادی کے بعد مسکان نے مسکین شکل بنا کر کہا

تو جیا کو اپنی ہنسی چھپا مشکل لگا اور دل کھول کر ہنسی

مسکان نے اسے ہنستا دیکھ کر گھورا آپی آپ میرے ساتھ مزاق کر رہی تھی

جی میری جان میں بھلا اپنی پیاری بہن کے ساتھ ایسا کر سکتی ہو جیا اسے گلے لگاتے ہوئے بولی تو مسکان بھی مسکراہی

اچھا آپی میں آپ کو شادی کے بعد آپی بلاؤں یا بھابھی

"جو تمہیں پسند وہ ہی بلا لینا "

ٹھیک ہے پھر میں آپ کو آپی ہی بلاؤں گی

اوکے میری جان

اوکے ٹھیک ہے آپی آپ آرام کرے میں چلتی ہو

اللہ حافظ

اللہ حافظ

ولید اپنے آفیس آیا تھا اسے آج سکندر رحمان سے میٹنگ کے لیے بھی جانا تھا لیکن اس کے لیے ابھی گھنٹہ پڑا تھا وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ دروازہ نوک ہوا

آجاؤ! ولید نے مصروف سے انداز میں کہا

سر یہ باہر کوئی دے کر گیا ہے اور کہا کہ آپ کو دے دیا جائے اس نے ایک لفافہ ولید کے ٹیبل پر رکھا

کون تھا

نہیں پتا سر اس نے اپنا چہرہ ماسک سے کور کیا ہوا تھا

ٹھیک ہے تم جاؤ

ولید نے اسے اٹھا کر کھولا تو اندر کچھ لکھا ہوا تھا

"آپ کی جان کو خطرہ ہے کوئی بھی نئے انسان پر بھروسہ نہ کرے "

یہ کیا بکواس ہے اور مجھے کس سے خطرہ ہو سکتا ہے

اس نے لفافے کو پھینکا لگتا ہے کسی غلط جگہ پر آ گیا ہے

ولید یہ سوچتا ہوا میٹنگ کے لیے اٹھ کھڑا ہوا

روحان کلاس میں داخل ہوا تو سب نے اپنی اسائمنٹ بیگ سے نکالی روحان نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جو اپنا سر بیگ میں دیے اپنی اسائمنٹ نکال رہی تھی

سب نے اسائمنٹ بنائی ہے ؟

جی سر

ٹھیک ہے تو روحان سب کی اسائمنٹ چیک کرنے لگا جب مشائم کی اسائمنٹ چیک ہونے لگی تو جلدی سے اپنی سیٹ سے کھڑی ہو گئ اسے آج پورا یقین تھا کہ سر اس کی تعریف کرے گا کیونکہ صبح اس نے آتے ہی سب کی اسائمنٹ چیک کی تھی لیکن اسے اپنے سے زیادہ کیسی کی بھی نہیں پسند آئی تھی لیکن اس کا یقین تب ٹوٹا جب روحان اس کی اسائمنٹ چیک کر کے آگے بڑھ گیا مسکان تو منہ کھولے اسے ہی دیکھتی رہ گئی اسے یہ امید بلکل نہیں تھی

کیا ہوا مس مسکان آپ کو کچھ چاہیے! روحان اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر بولا

ن نہیں سر! تو وہ فورا اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

کھڑوس کہی کا مسکان نے آہستہ آواز مشائم سے کہا جو اپنی اسائمنٹ چیک کروا کر ابھی بیٹھی تھی تو

مشائم نے اسے گھور کر دیکھا

اب تم کیوں اس طرح دیکھ رہی ہو

یاد ہے جب میں نے سر کو کھڑوس کہا تھا تو تم نے کتنا مجھے لیکچر دیا تھا اور اب تم خود بول رہی ہو

ہاں تو تب مجھے تھوڑی پتا تھا کہ سر واقعے ہی کھڑ میرا مطلب ہے ایسے ہو گے مشائم کے گھورنے پر

اس نے سہی الفاظ کو دوباری سے سہی کیا تھا

اتنی اچھی اسائمنٹ بنائی تھی بندہ تھوڑی سی تعریف ہی کر دیتا ہے مسکان نے منہ بنا کر کہا تو مشائم کو

ہنسی آئی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ صبح سے کتنی خوش تھی اپنی اسائمنٹ کو لے کر لیکن کھڑوس سر نے

اس کی تعریف نہ کر کے اس کی خوشی چھین لی

آج گھر میں مایوں تھا سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے گھر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ییلو

پھولوں کی ڈیکوریشن کی ہوئی تھی

جیا نے ییلو لہنگہ ڈالا ہوا تھا جس پر وایٹ سٹون لگے ہوئے تھے بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر نیچھے سے چھٹیا کی ہوئی تھی چھٹیا پر وایٹ کلر کے چھوٹے چھوٹے پھول لگائے ہوئے تھے میک اپ سے پاک چہرہ وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی

مسکان اور مشائم نے اورینج کلر کی پاؤں کو چھوتی فراق ڈالی ہوئی تھی جس پر مشائم نے بالوں کو کھولا چھوڑا ہوا تھا جبکہ مسکان نے بالوں کی چھٹیا بنائی ہوئی تھی میک اپ پہ دونوں نے پنک لپسٹک لگائی ہوئی تھی وہ دونوں ہی پریاں ہی لگ رہی تھی

ولید اور اریب نے سیم بلیک کلر کا کرتہ پجامہ پہنا ہوا تھا اوپر سیکن کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی دونوں ہی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے

مشائم سیڈیوں سے چلتی ہوئی نیچے آ رہی تھی کہ سامنے سے آتے وجود کے سینے کے ساتھ لگی مشائم کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا شاید کوئی دیوار ہوتی تو بچ جاتی لیکن یہاں اریب کھڑا تھا تو بچنا ناممکن تھا

مشائم نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر سامنے دیکھا تو اریب کو دیکھ کر اسے گھورا

اریب تو ابھی تک اس سیچویشن سے باہر ہی نہیں نکلا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ مشائم اس کے اتنا قریب تھی کہ اس کی سانسیں وہ اپنے سینے پہ محسوس کر سکتا تھا وہ سٹیچو بنا کھڑا تھا

دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے تم ابھی میں گر جاتی تو مشائم نے اسے غصے سے کہا تو اریب حقیقت کی دنیا میں لوٹا

ہہ کیا کہا تم نے ؟

تو مشائم نے اسے گھورا کچھ نہیں کہا سائڈ ہٹو مشائم یہ کہتی وہاں سے گزرنے لگی تو اریب نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا تو مشائم دوبارہ اس کے سینے سے لگتے لگتے بچی

یہ کیا بتمیزی ہے

بتمیزی تو ابھی کی نہیں سوچ رہا ہو کر لو تھوڑی سی باقی شادی کے بعد کر لے گے اریب اس کے نزدیک ہو کر معنی خیزی سے بولا تو مشائم کا دل نے ایک دم سے تیز دھڑکنا شروع کر دیا اریب کے قریب آنے سے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی چہرہ حد درجہ سرخ ہوا تھا اسے اریب کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی تھی

ی یہ کیا بول رہے ہو اور چھوڑو مجھے مشائم نے اپنا آپ اس سے آزاد کروانے کی کوشش کی تو اریب اس کے چہرے پہ پھوک مار کر پیچھے ہٹا البتہ بازو ابھی بھی پکڑا ہوا تھا مشائم کو لگا کہ اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا اگر اریب نے اسے نہیں چھوڑا

چھوڑو مجھے مشائم نے پھر سے کوشش کی تو اس بار اریب نے چھوڑ دیا تو مشائم کے بھاگنے کی سپیڈ دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی

افففف میری جان تو شرماتی بھی ہے

مشائم وہاں سے بھاگ کر سیدھا مسکان کے پاس آ کر رو کی تھی

تمہیں کیا ہوا اور تمہارا چہرہ اتنا ریڈ کیوں ہو رہا ہے مسکان نے فکر مند لہجے میں پوچھا

ک کیا ہوا چہرے کو ؟مشائم کا دل ابھی بھی زور سے دھڑک رہا تھا

ریڈ ہو رہا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نا ؟

ہ ہاں ب بس سر میں تھوڑی سی درد تھی اب ٹھیک ہو

آر یو شیور ؟

ہاں یار ٹھیک ہو میں چلو آؤ نیچے چلتے ہیں مشائم کو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے تو وہ مسکان کو کیسے بتاتی

روحان کو بھی ولید نے بولایا تھا تو وہ بھی یہاں موجود تھا اس نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی

وہ کب سے اندر کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اس کی جانِ جاں دشمنِ جاں بنی ہوئی تھی جو اپنا دیدار نہیں کروا رہی تھی ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے مسکان آتی ہوئی دیکھائی دی

وہ تو مسکان کو دیکھتا ہی رہ گیا اس نے آج تک اتنا معصوم چہرہ کہی نہیں دیکھا تھا اس نے احتراف کیا کہ اگر یہ معصوم لڑکی اس کی زندگی میں نہیں آئی تو وہ جیتے جی مر جائے گا اس نے آج سے پہلے

اپنے اندر ایسا جزبہ محسوس نہیں کیا تھا جو وہ مسکان کے لیے کرتا ہے وہ پہلے کبھی پیار محبت پہ یقین نہیں رکھتا تھا اسے کبھی نہیں لگا تھا کہ کوئی کیسی کے لیے مر سکتا ہے اسے یہ ساری باتیں کتابی لگتی تھی لیکن اب اسے لگتا ہے کہ اگر مسکان اس کی زندگی میں نہیں آئی تو اس کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں

وہ یک ٹک مسکان کو دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظر بھی روحان پر پڑی تو اسے حیرانگی ہوئی

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ایک کی نظر میں حیرت تھی جبکہ دوسرے کی نظر میں جزبات تھے جیسے سمجھنا فلحال مسکان کے بس کی بات نہیں تھی مسکان چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

اسلام علیکم سر آپ یہاں!

جی مجھے آپ کے بھائی نے انوائیٹ کیا ہے آپ نے تو کیا نہیں روحان نے جواب کے ساتھ طنزیہ بھی کہا تو مسکان کو شرمندگی ہوئی جیسے روحان بھی اچھے سے محسوس کر گیا تھا

ویسے آپ پیاری لگ رہی ہیں روحان نے بات بدلتے کہا

جی سر ؟

میں نے کہا آپ پیاری لگ رہی ہیں روحان نے دوبارہ کہا

وہ مجھے پتا ہے لیکن آپ کیوں کہ رہے ہیں

کمال ہے لڑکی میں نے تمہاری تعریف کی ہے اور تم کہ رہی ہو کہ کیوں کر رہا ہوں یہاں لڑکیوں کی تعریف کر دو تو وہ خوش ہو جاتی ہیں تم الٹا مجھ سے سوال پوچھ رہی ہو

سر میں نے تو نہیں کہا آپ میری تعریف کرے اور لڑکیاں کیوں خوش ہوتی ہیں مسکان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ایک پل تو روحان اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"یا اللہ یہ واقع کتنی معصوم ہے اور میں اس کی معصومیت کی ہمیشہ حفاظت کرو گا "

کچھ نہیں بعد میں بتاؤ گا آپ جائے اندر

اوکے ٹھیک ہے اللہ حافظ

اللہ حافظ

مایوں کی رسم ادا ہو چکی تھی اب سے جیا اور ولید کا پردہ شروع ہو جانا تھا

ماما میں بہت تھک گئ ہو جیا نے اپنی ماما کو بلا کر کہا اس کے چہرے پر سے بھی تھکن محسوس ہو رہی تھی

ٹھیک ہے بیٹا آپ مسکان بیٹا کے ساتھ اوپر کمرے میں چلی جائے

تو جیا مسکان کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی

اچھا آپی آپ آرام کرے میں چلتی ہو مسکان یہ کہتی چلی گئ

ولید جو مسکان کو لینے جیا کمرے میں آیا تھا لیکن جیا

کو بغیر ڈوبٹے کے اپنی چوڑیاں اتراتے دیکھ کر قدم اس کی جانب بڑھائے

جیا جو اپنی چوڑیاں اترانے میں مصروف تھی کسی کی آہٹ پر پیچھے دیکھا جہاں ولید اس کی طرف قدم

بڑھا رہا تھا

آپ یہاں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟جیا نے جلدی سے اپنا ڈوبٹہ اٹھا کر اچھے سے اپنے گرد لپیٹ

کر اسے کہا

ولید بغیر اس کا جواب دیے اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ مجبورا جیا کو اپنے قدم پیچھے کی طرف

بڑھانے پڑے اور دیوار کے ساتھ لگی

آپ جائے یہاں سے میرا آپ سے پردہ ہے جیا نے اپنے ڈوبٹے کو مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں

دبوچ کر کہا

"اپنے آپ کو تیار کر کے میری دسترس میرے کمرے میں آنا"

"پل پلیز جائے کوئی دیکھ لے گا "جیا نے اس کی قربت سے کپکپاتے ہوئے کہا

ابھی تو جا رہا ہو لیکن میری دسترس میں آ کر مجھ سے امید مت رکھنا ولید یہ کہتا وہاں سے چلا گیا

بے شرم انسان!

رات کے ایک بجے میرال اور احمد اپنے آفیس بیٹھے ہوئے تھے

میرال میں نے ولید کو پیغام بھیج دیا تھا لیکن اس نے ہماری بات کو اہمیت نہیں دی اور ان لوگوں کی میٹنگ ہو گئ

"یہ ولید نامی مجھ سے مار کھائے گا " میرال نے غصے سے کہا

مجھے لگتا ہے ہمیں ان کے گھر کی سیفٹی کے لیے گارڈ ارینج کرنے چاہیے

" تمہیں لگتا ہے ہمیں یہ کرنا چاہیے "

میرال نے گھور کر احمد کو دیکھا

تو احمد گڑبڑایا تو پھر کیا کرے

تین دنوں بعد مجھے سکندر سے ملنا ہے ارینج کرواؤ ہماری میٹنگ اسے بھی تو پتا چلے کوئی اس کا کتنی بے صبری سے انتظار کر رہا ہے

ٹھیک ہے

"اور دوسرے کام کا کیا ہوا "

"اس کو ابھی کچھ ٹائم لگ جائے گا "

اسے رہنے دو مجھے اس معاملے میں بھی اس سکندر رحمان کا ہی ہاتھ لگ رہا ہے

تو احمد چوکا کیونکہ اسے اس بارے میں زرا نہیں پتا تھا

"تمھیں کیسے پتا "احمد حیران ہوتے بولس

بس شک ہے وہ یقین میں بدل جائے گا

چلو ٹھیک ہے پھر چلتا ہو اپنا خیال رکھنا

اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ

****

آج جیا کی مہندی تھی پورے گھر کو لائٹنگ اور پھولوں سے سجایا گیا تھا آخر گھر کے اکلوتے بیٹے کی شادی ہونی تھی مہندی کے لیے ہال میں جھولہ رکھا ہوا تھا جس کو ارد گرد سے ییلو اور وائٹ پھولوں سے سجایا گیا تھا

لڑکے اور لڑکی کی الگ سے رسم ہونی تھی باہر لان میں لڑکے کی رسم ہونی تھی جہاں پہ ولید کے کچھ دوست اور کمپنی کے سٹاف وغیرہ نے آنا تھا

جیا نے گلابی کلر کی کرتی اور مہندی کلر کا لہنگہ پہنا ہوا تھا بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر نیچے سے کرلنگ کیے ہوئی تھی اور پھولوں کی جیولری پہنی ہوئی تھی صائمہ بیگم جیا کو لینے آئی تو جیا کو

دیکھ کر بے ساختہ ماشاءاللہ کہا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ جو بھی دیکھے گا ماشاءاللہ کہے بغیر نہیں رہ سکے گا

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے صائمہ نے آگے آتے اس کے ماتھے کو چوما تھا تو جیا ہلکہ سا مسکرائی

چلو آجاؤ بیٹا سب انتظار کر رہے ہیں

تو صائمہ جیا کو لے کر باہر چلی گئی

\---------------

ولید اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ رہا تھا اس نے آج پیچ کلر کا کرتہ پجامہ اور اس کے اوپر ہلکے پھولوں والی واسکٹ پہنی ہوئی تھی اس نے ایک نظر آئینے میں دیکھا اور پھر ڈریسنگ سے پرفیوم اٹھا کر اپنے اوپر چھڑکائی وہ خوش تھا اور خوش ہوتا بھی کیوں نا کل اس کو اس کی منزل مل جانی تھی جس کا وہ اکیلا مسافر تھا اسے اپنے اللہ پہ پورا یقین تھا کہ وہ اس کو اپنی منزل تک پہنچائے گا تو اللہ نے بھی اس کے یقین کو نہیں توڑا تھا اگر انسان اللہ پہ یقین رکھے اسی سے مانگے اسی کے آگے روئے اسی کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اللہ بھی اس کے یقین کو بھروسے کو اس کے اٹھائے گئے ہاتھوں واپس نہیں موڑتا بس انسان کو اللہ پہ یقین رکھا چاہیے اور یہاں ولید کو بھی اپنے اللہ پہ یقین تھا اسی لیے تو اس کی مگنی اس کی من پسند لڑکی سے ہوئی تھی اور کل وہ پوری کی پوری اس کی دسترس میں

ہو گئ اور ولید کو اس کل کا شدت سے انتظار تھا ولید تیار ہو کر باہر چلے گیا جہاں اس کی آج مہندی کی رسم ہونی تھی

مسکان نے آج مہندی کے لیے ییلو کلر کی کرتی اور نیچے گہرا گلابی کلر کا لہنگہ پہنا ہوا تھا بالوں کو پشت پہ کھولا چھوڑا ہوا تھا ہاتھوں میں گلاب کے گجرے پہنے ہوئے تھے میک اپ کے نام پہ لپ سٹک اور آنکھوں میں کاجل لگایا ہوا تھا آج بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

مشائم نے بھی سیم ہی لہنگہ ڈالا ہوا تھا بس اس کی کرتی کا رنگ مہندی کلر کا تھا وہ بھی آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اریب نے بھی ولید کی طرح کا کرتہ پجامہ ڈالا ہوا تھا کیونکہ وہ اس کا اکلوتا دوست تھا تو اس نے ولید کی طرح کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بس اس کی واسکٹ پھولوں کے بغیر تھی وہ بھی ہمیشہ کی طرح ہیڈسم لگ رہا تھا

ولید باہر آیا تو اسے سامنے سے ہی سکندر رحمان آتے ہوئے دیکھائی دیے

اسلام علیکم ولید اس سے ملتا ہوا بولا

تو سکندر نے مصنوعی مسکراہٹ سے سلام کا جواب دیا

تو ولید نے اسے اپنے والد سے ملوایا

بعد میں رسم شروع ہو گئ تھی

لڑکیوں میں مہندی لگوائی جا رہی تھی

اریب جو ولید سے باتوں میں لگا تھا تو اسے سامنے سے احسن آتا دیکھائی دیا اریب کو اسے یہاں دیکھ کر غصہ آیا تھا

اسلام علیکم ولید بھائی احسن ولید سے بغلگیر ہو کر کہا

واعلیکم اسلام احسن سناؤ کیسے ہو بزنس کیسا چل رہا ہے ولید اس کو اپنے چھوٹے بھائی جیسا سمجھتا تھا

اریب جب سٹڈی کے لیے امریکہ گیا تھا تو تب ولید کی معلاقات احسن سے ہوئی تھی اسی لیے اریب احسن کو نہیں جانتا تھا

جی بھائی الحمداللہ میں بھی ٹھیک ہو اور بزنس بھی ٹھیک چل رہا تھا

اسلام علیکم احسن نے اریب کو دیکھ کر سلام کیا

تم جانتے ہو ایک دوسرے کو ولید نے پوچھا

نہیں بس ایک دفعہ ملے تھے

اچھا تو ولید نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

اچھا احسن تم اس سے ملو یہ میرا بچپن کا دوست اریب ہے اور اریب یہ احسن مشائم کا کزن تم مشائم سے تو مل ہی چکے ہو ولید نے دونوں کا انٹرو کروایا

تم ہی آئے ہو بس انکل آنٹی نہیں آئے

نہیں وہ کیسی اور جگہ گئے تھے تو بس میں ہی آیا ہو

احسن ایک پچیس سال کا ہیڈسم گڈ لوکنگ لڑکا تھا

لڑکیوں تم لوگوں کی مہندی لگ گئی سعدیہ بیگم (ولید مسکان کی ماما) نے آ کر تینوں لڑکیوں کو دیکھ کر کہا جی

ماما لگ گئی ہے مسکان نے کہا

چلو مسکان مشائم بیٹا آپ دونوں جیا بیٹا کو ان کے کمرے میں چھوڑ آ ؤ

تو وہ دونوں جیا کو ان کے کمرے میں چھوڑنے گئی

مشائم آپ کو باہر احسن بولا رہے ہیں وہ کہ رہے ہیں گھر چلے لیٹ ہو رہی ہے

جی آنٹی میں آتی ہو

مشائم سب سے مل کر باہر چلی گئی جہاں احسن اس کا ویٹ کر رہا تھا

چلے گھر احسن نے پوچھا

جی چلیے احسن بھائی

تو دونوں چلے گئے لیکن اریب کی نظروں کے ساتھ کیسی اور کی نظروں نے بھی ان کا پیچھا دور تک کیا تھا

اریب کو یہ احسن بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا اس نے ایک غصیلی نظر مشائم کے وجود پہ بھی ڈالی تھی جس نے اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا

اسے زیادہ غصہ مشائم کا احسن کے ساتھ جانے پہ آیا تھا یا مشائم کا اسے نظر انداز کرنے پر آیا تھا یہ اندازہ لگا نا مشکل تھا

مشائم جان یہ تم نے اچھا نہیں کیا اس کی سزا کے لیے اب تیار رہنا اریب خود سے بڑبڑایا اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹنے لگے تھے احسن کو اس کے ساتھ دیکھ کر

مشائم اپنے کمرے میں سونے کے لیے لیٹی تو اسے اریب کی باتیں اور اس کا مشائم کے قریب آنا یاد آیا تو اسے ایک بار پھر سے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا سنائی دیا

افففف یا اللہ اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میرا دل اتنی زور سے کیوں دھڑک رہا ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

آخر کار اس نے سونے کی کوشش کی لیکن نیند بھی آج آنکھوں سے کوسوں سے دور تھی وہ بار بار کرواٹے بدل رہی تھی کہ آخر نیند مہربان ہو ہی گئی تھی

ابھی اسے سوئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ اریب اس کے کمرے میں آیا اور اسے سکون سے سوتے ہوئے اس کے قریب آیا

یہاں میری نیندیں اڑی ہوئی ہے اور تم سکون سے سو رہی ہو وہ مشائم کے سوئے ہوئے وجود کو دیکھ کر بولا جو کمفرٹر میں لپٹی ہوئی تھی صرف چہرہ نظر آرہا تھا

وہ اس کو سوتے دیکھ کر مسکرایا وہ اسے یہاں سزا دینے کے لیے آیا تھا لیکن اس کو سوتے دیکھ اس کا ارادہ بدل گیا تھا

بس کچھ دن اور میری جان پھر میں تمہیں بتاؤ گا کیسی کو تڑپانا کیا ہوتا ہے گن گن کے بدلے لو گا وہ معنی خیزی سے بول کر جس رستے آیا تھا اسی رستے واپس چلے گیا

احمد اور میرال رات کے اندھیرے میں سکندر رحمان کے خفیہ اڈے کے سامنے کھڑے ہوئے تھے جہاں پر سکندر رحمان لڑکیوں کا دھندا کرتا تھا وہ لڑکیوں کو اغواہ کر کے اس جگہ پر لاتا تھا اور پھر یہاں سے آگے سمگلر کرتا تھا اور ان میں سے جو لڑکی اسے پسند آ جائے وہ اسے اپنی درندگی کا نشانہ بناتا تھا اس طرح کے اس کے دو اڈے اور بھی تھے جس کا ابھی انہیں پتا لگوانا تھا انہیں آج ہی اپنے

کیسی آدمی سے پتا لگا تھا کہ یہاں سکندر رحمان لڑکیوں کا دھندا کرتا ہے اور آج وہ اس جگہ پر موجود تھے

وہ اللہ کا نام لے کر اندر داخل ہوئے دونوں نے فیل بلیک پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور چہرے کو ماسک سے کور کیا ہوا تھا

وہ اندر داخل ہوئے تو ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا دو راہداریاں نظر آ رہی تھی

میں اس طرف جاتی ہو تم اس طرف جاؤ

ٹھیک ہے

میرال چلتی ہوئی آگے جارہی تھی ہر طرف کمرے بنے ہوئے تھے وہ ہر کمرے کو چیک کرتی جا رہی تھی وہ ابھی آگے جا رہی تھی کہ اسے آگے دیوار نظر آئی اسے کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا وہ دیوار کے پاس جا کر اس کو غور سے دیکھنے لگی جو دیکھنے سے تو سمپل وایٹ کلر کی دیوار لگ رہی تھی اس نے ہلکہ سا دیوار کو نوک کیا تو آواز پیدا ہوئی تو اس نے زور لگا کر دروازہ سائڈ کرنے والے انداز سے دیوار کو سائڈ کیا تو وہ کھل گیا اندر کمرہ اندھیرے سے ڈوبا پڑا تھا اس نے موبائل کی ٹارچ اون کی تو اسے سامنے پندرہ سے بیس لڑکیاں بیٹھی دیکھائی دی ان میں سے کوئی تو ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی تھی

لڑکیوں نے بھی سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں ان کے لیے اللہ نے مسیحا بھیجا تھا وہ ان کے لیے مسیحا ہی ثابت ہوئی تھی وہ جلدی سے ان کے پاس گئی

تم سب ٹھیک ہو اسے ان کو دیکھ کر کیسی کی یاد آئی تھی جس کی وجہ سے اس نے اس کام میں قدم رکھا تھا آپی ہمیں بچا لو وہ گندے انکل مجھے یہاں پر زبردستی لے کر آئے ہیں ان میں سے ایک پندرہ سال کی بچی نے روتے ہوئے میرال سے کہا تو میرال نے اسے گلے سے لگایا

کچھ نہیں ہوتا میں ہو نا میں تم لوگوں کو بچا لو میں گی

وہ ان بچیوں کو دیکھ کر آج پھر سے ٹوٹ گئی تھی آج پھر سے اسکا رونے کو دل کر رہا تھا لیکن اسے رونا نہیں تھا رونا تو اس نے چار سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا اب تو بس انتقام لینا تھا

میرال نے جلدی سے خود کو کمپوز کر کے احمد کو کال کی تھی جو آگلے دو منٹ میں اس جگہ پر پہنچ گیا تھا

تم ان بچیوں کو باہر نکالو میں اس روم کی چیکنگ کرتی ہو کیونکہ اسے وہاں کچھ پیپر نظر آئے تھے لیکن مجھے بھی تمہارے ساتھ ہوا چاہیے احمد نے کہا

احمد میں نے کہا تم بچیوں کو لے کر باہر جاؤ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر غصے سے کہا تو احمد کو نچار جانا ہی پڑا کیونکہ اسے پتا تھا اب میرال کیسے کی نہیں سنے گئی تو وہ وہاں سے بچیوں کو لے کر چلے گیا

میرال چلتی ہوئی ان پیپر کی جانب آئی اور ان کو اٹھایا جہاں پہ اسے کیسی کمپنی کے پیپر لگے وہ پھینکنے ہی لگی تھی کہ اس میں سے ایک تصویر نکل کر اس کے پاؤں میں گری

اس نے جھک کر تصویر کو اٹھا جس کے پیچھے غلط کا نشان تھا اس نے تصویر کو سیدھا کیا تو وہ ولید کی تصویر تھی

یہ تو ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ پیچھے سے کوئی آیا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں دو آدمی کھڑے تھے

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو ان میں سے ایک بولا

ابھی بتاتی ہو میرال ان کے قریب گئی اور ان کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر ایک کے پیٹ میں ٹانگ مار کر دوسرے کی گردن کو پکڑ کر ایک سائڈ پر کر دیا تو وہ وہی گر گیا پہلا اٹھ کر پھر سے اس کے سامنے آیا

کون ہو تم اس نے پھر پوچھا

ارے بتایا تو ہے کیا سمجھ نہیں آئی چلو کوئی بات نہیں دوبارہ بتا دیتی ہو

وہ اس کی طرف بڑھی کہ آدمی نے ہاتھ میں پکڑے چاقو سے اس کے بازو پر وار کیا تو ایک دم سے خون نکل کر اس کی بلیک شرٹ میں ہی جزب ہو گیا

میراں نے ایک نظر اپنے بازو کو دیکھا اور ایک نظر سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا تو آدمی تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ہی ڈر گیا تھا

میراں تیر کی تیزی سے اس کے ہاتھ میں سے چاقو نکال کر وہی چاقو اس کی گردن پر مار دیا تو آدمی وہی نیچے گر گیا

میراں باہر گئی گئی جہاں احمد کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا

میں نے ان کو ان کے گھر پہچا دیا ہے تم ٹھیک ہو احمد نے جواب دے کر سوال پوچھا کیونکہ اس نے اس کی بھیگی شرٹ کو دیکھ لیا تھا

ہاں میں ٹھیک ہو بس یہ تھوڑی سی چوٹ لگی ہے میراں نے اس کی نظروں کے تعاقب دیکھ کر کہا

یہ چھوٹی سی چوٹ ہے میراں اس بار احمد غصے سے بولا تھا

ہاں بس چھوٹی سی ہی ہے

تم چپ کر کے گاڑی میں بیٹھو تو وہ اس کی تاکید کرتی گاڑی میں بیٹھ گئی تو احمد بھی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سے ہی فسٹ ایڈ بکس نکال کر اس کے بازو کی پٹی کرنے لگا میراں نے بھی چپ چاپ اس سے بینڈج کر والی

آج کے بعد جہاں بھی تم جاؤ گئی میں تمہارے ساتھ جاؤ گا

اچھھا

اگر میں جنت چلی گئی تو تم جنت کیسے آؤ گے میرال نے حیران ہوتے پوچھا

تو احمد نے اس کی طرف دیکھا

تو میں اللہ سے کہو گا کہ یا تو مجھے اس کے ساتھ جنت بھیج دے یا اسے میرے ساتھ جہنم بھیج دے

احمد نے سنجیدہ ہوتے کہا البتہ آنکھوں سے شرارت واضح نظر آ رہی تھی

استغفراللہ میں بھلا تمھارے ساتھ جہنم کیوں جاؤ میرال نے باقائدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا

اچھا میں تمہارے لیے جنت آ سکتا ہو تم میرے لیے جہنم نہیں آ سکتی اس نے مصنوعی افسردگی سے کہا

احمممممد

میرال نے چلا کر کہا

اوکے تم نا آنا میرے لیے جہنم اللہ نے کون سا تمہیں جنت میں جگہ دینی ہے پھر تم روتی ہوئی میرے پاس آؤ گئی کہ احمد پلیز مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو تو میں کہو گا میرال میں تو جہنم میں جا رہا ہو تو تم کہو گئی کوئی بات نہیں میں بھی تمہارے ساتھ چلی جاؤں گئی

احمد باقائدہ اس کی نقل اتار کر بولا

تو میرال کو اب اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا تو پھر وہ دل کھول کو مسکرائی اور شاید احمد اس کو ہنسانا ہی چاہتا تھا

بعد میں احمد بھی مسکرا دیا

****

سر ابھی ابھی ہمیں خبر ملی ہے کہ کوئی ہمارے خفیہ اڈے میں آ کر لڑکیوں کو لے گیا ہے اور دو آدمیوں کو بھی مار گیا ہے

تو تم لوگ کہاں مرے ہوئے تھے سکندر رحمان غصے سے بولے

و وہ سر اس وقت ہم نہیں تھے آدمی نے تھوک نگلتے کہا

پتا کرواؤ کون آیا تھا کل ہمیں لڑکیوں کو آج دوسرے ملک بھیجنا تھا اگر لڑکیوں کا بندوبست نہیں کیا تو پھر اپنی خیر منانا سکندر نے اتنا کہ کر فون بند کر دیا

اسے لڑکیوں کو آج دوسرے ملک بھیجنا تھا اگر وہ نہیں بھیج سکتا تو اس کا بہت نقصان ہو جانا تھا اور وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا

تم جو بھی ہو مجھ سے پالا پانا بہت بھاری پڑے گا تم جانتے نہیں ہو ابھی مجھے سکندر رحمان غصے سے ہائپر ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی ڈھونڈ کر شوٹ کر دے

____

آج نکاح کا دن تھا باہر لان مہمانوں سے بھرا پڑا تھا اندر دلہن کو تیار کرنے کے لیے پوری ٹیم کو بلایا گیا تھا جو جیا کو تیار کرنے کے ساتھ ساتھ مسکان اور مشائم کو بھی تیار کر رہی تھیں

دلہن کا آج مہرون کلر کا لہنگہ تھا جس کے اوپر سکن کلر کے سٹون لگے ہوئے تھے جو کے ولید کی پسند کا تھا وہ اس لہنگے میں قیامت ڈھا رہی تھی اوپر سے وہ فل دلہن بنی ہوئی تھی آج وہ ولید کے چودہ طبق روشن کرنے والی تھی

مسکان نے آج بے بی پنک کلر کی پاؤں کو چھوتی میکسی ڈالی ہوئی تھی بالوں میں کروم لگا کر انہیں پشت پر کھولا چھوڑا ہوا تھا چہرے پر ہلکہ میک اپ تھا

مشائم نے اریب کی دی ہوئی فراق پہنی ہوئی تھی جو کے پرپل کلر کی تھی اس نے بالوں میں سٹون لگائے ہوئے تھے چہرے پر ہلکہ میک اپ آج وہ دونوں آسمان سے اتری کوئی پریاں لگ رہی تھی

ولید نے آج بلیک شروانی پہنی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں چمک اس کو اور پیارا بنا رہی تھی اس کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی وہ آج کیسی سلطنت کا شیزادہ لگ رہا تھا جیسے آج اپنی شہزادی کو اپنی ملکیت میں لینا تھا

اریب اور روحان نے آج فل وایٹ ڈریس پہنا ہوا تھا اریب نے اس کے اوپر بلیک واسکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ روحان نے بلیک شال کاندھے پہ ڈالی ہوئی تھی روحان نے آج پہلی دفعہ اس طرح کا ڈریس

ڈالا تھا تو اسے تو بہت اوکورڈ فیل ہو رہا تھا جہاں سے بھی وہ گزر رہے تھے وہاں ہر لڑکی انہیں دیکھتی ہی رہ جاتی تھی وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے

احسن بھی آیا ہوا تھا جیسے دیکھ کر اریب کا منہ کڑوے بادام جیسا ہو گیا تھا پتا نہیں کیوں لیکن اریب کو اسے دیکھ کر جیلسی فیل ہوتی تھی

احسن نے آج ڈریس پینٹ کوٹ ڈالا ہوا تھا جو اس کے اوپر بہت جچ رہا تھا

جیا فاروق والد فاروق ابراہیم آپ کا نکاح ولید ملک والد شفیق ملک سے سکہ حق مہر پچاس لاکھ تہ پاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے مولوی صاحب نے پوچھا

ق قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے جیا نے کہا تو مولوی صاحب لڑکے کی طرف چلے گئے

ولید ملک والد شفیق ملک آپ کا نکاح جیا فاروق والد فاروق ابراہیم سے سکہ حق مہر پچاس لاکھ تہ پاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

ولید نے کہا تو مبارک آباد کا شور اٹھا اریب نے اسے زور سے گلے لگایا

مبارک ہو یار

تو ولید نے مسکرا کر اس کی مبارک وصول کی بعد میں وہ روحان اور احسن کے بھی گلے ملا جنہوں نے اسے مبارک آباد دی

سب سے مل کر وہ بیٹھا ہی تھا کہ دلہن آنے کا شور اٹھا اس نے سامنے دیکھا جہاں مسکان اور مشائم اسے تھام کر سٹیج کی طرف لا رہی تھی ولید تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا جب وہ سٹیج کے قریب پہنچی تو ولید نے آگے بھر کر اس کا کپکپاتا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر صوفے پہ بیٹھ گیا

کیا کر رہی ہو ٹھیک سے بیٹھو کھا نہیں رہا میں تمہیں ولید نے اسے گھورتے اپنا ہاتھ اس کے پیچھے سے گزار کر کمر پر رکھا تو وہ جو پہلے ہی کپکپا رہی تھی اس کی اس حرکت پہ جیا کی جان فنا ہوئی

پل پلیز ہا ہاتھ پیچھے کرے

اچھا ریلیکس رہو کچھ نہیں کرتا اس نے اسے ریلیکس کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اس کی کمر سے نکال کر اس کے ہاتھ پہ رکھا اور اپنا انگوٹھا جیا کے ہاتھ کی پشت پر

پھیرا تاکہ وہ ریلیکس رہے

آپ تھوڑا سائڈ پر ہو کر بیٹھے تھوڑی دیر بعد جیا سبھلی تو اسے دیکھ کر ہلکی آواز میں کہا

کیا کہا ولید اس کے اور قریب ہو کر بولا

پ پلیز ت تھوڑا دور ہو کر بیٹھے اس بار التجائی بولی

میں تمہیں ڈھیل دے رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو بھی تم کہوں گئی میں مانوں گا اور تم سے دور جانا تو بلکل بھی نہیں تو اگلی بار مجھ سے دور ہونے کے بارے میں تو سوچنا بھی نہیں ولید نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا

جیا تو اسے دیکھتی رہ گئی وہ کہ تو کیا رہی تھی لیکن وہ اس کا الٹ مطلب نکال رہا تھا

اس کے بعد جیا کچھ نہیں بولی اور ولید بھی اس کے ساتھ بیٹھا رہا

دودھ پلائی کی رسم کے لیے مسکان اور مشائم آگے آئی تھی

بھائی یہ لے دودھ اور ہمیں دو لاکھ روپے دے دے

کیوں بھئی اور تم میری بہن ہو یہ رسم بہن نہیں کرتی

ہاں مجھے پتا ہے لیکن جیا آپی کی کوئی بہن نہیں تو اب میں جیا آپی کی بہن بن گئی ہو تو اس لحاظ سے مجھے یہ رسم کرنی چاہیے اور بعد میں میں آپ کی بہن بن جاؤ گئی

تو ولید نے اسے گھور کر دیکھا تم نے آتے ہی پارٹی چینج کر دی ہے

ارے نہیں بھائی جب مجھے جیا آپی کی بہن بن کر رسمیں کرنی ہے تو میں ان کی بہن بن جاؤ گئی اور جب آپ کی بہن بن کر رسمیں کرنی ہے تو آپ کی بن جاؤ گئی

تو سب اس کی چلاکی پر مسکرائے تھے

اس کا مطلب محض تم پیسوں کی وجہ سے اپنے بھائی کو چھوڑ کر تم اپنی جیا آپی کی بہن بن گئی ہو

جی بلکل ! مسکان نے اثبات میں سر ہلایا

تو سب ایک بار پھر مسکرائے اور ولید نے پیسے نکال کر مسکان اور مشائم کو دیے

تو دونوں خوش ہو کر وہاں سے چلی گئی

روحان نے مسکان کو دیکھا جو پنک میکسی پہنے اسے سیدھا اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی اسے یہ لڑکی اپنی ذات کا حصہ لگنے لگی تھی وہ اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اب وہ اس کے لیے ساری دنیا سے لڑ سکتا تھا اسے لگتا تھا کہ اگر اسے یہ معصوم پری نہیں ملی تو وہ مر جائے گا یا اس دنیا کو آگ لگا دے گا اسے اس کی معصومیت سے عشق ہو گیا تھا

مسکان جا رہی تھی کہ اس کی نظر روحان پر پڑی جو اسے ہی ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا

مسکان اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اس کی طرف آئی

اسلام علیکم سر کیا آپ کو کچھ چاہیے

ہاں تم روحان نے بے اختیار کہا

جی سر مسکان نے کنفیوز ہوتے دوبارہ پوچھا

ہاں میرا مطلب ہے کہ وہ آدمی کون ہے اس نے سکندر کی طرف اشارہ کیا جو مسلسل جیا کو دیکھے جا رہا تھا

یہ سر بھائی کا کوئی بزنس پارٹنر ہے

اوکے تم جاؤ

تو مسکان چلے گئی

مشائم کھڑی ہوئی احسن سے باتیں کر رہی تھی جب اریب کی نظر پڑی تو غصے سے ان کی طرف بڑھا اور مشائم کو پکڑ کر ایک سایڈ پر لے جانے لگا

مشائم تو اس افتادگی پر بوکھلا گئی اور کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھچتی چلی گئی

اریب اسے ایک سایڈ لا کر اپنے سامنے کھڑا کیا تو مشائم کی ٹکر اس کے سینے سے ہوتی ہوتی بچی

یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے مشائم نے سنبھل کر اریب کو ہمیشہ کی طرح غصے سے دیکھ کر کہا

یہی تو میں پوچھ رہا ہو کہ یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے

کیا کیا ہے میں نے

تم اپنے کزن سے باتیں کرنے میں کیوں لگی ہوئی تھی

وااااٹ تم مجھ سے یہ پوچھنے کے لیے اپنے ساتھ لائے ہو مشائم کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا اس کی بات سن کر

ہاں میں تم سے یہ پوچھنے کے لیے یہاں لایا ہو اور خبر دار جو تم نے دوبارہ اس سے بات کی ورنہ میں بہت برا پیش آؤ گا

اچھے تو تم اب بھی نہیں پیش آ رہے اور تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے وہ میرا کزن میں جب چاہے اس سے بات کر سکتی ہو تمہارا کوئی حق نہیں اس بار مشائم بھی غصے سے بولی تھی اسے واقعے اچھا نہیں لگا تھا اریب کا یو حق جتانا

میں کون ہوتا ہو یہ میں تمہیں بہت جلد بتاؤ گا اور حق نہیں رکھتا تو وہ بھی رکھنے لگ جاؤ گا تیاری کر لو میری دلہن بننے کے لیے بہت جلد تم میری قید میں ہو گئ اریب اسے غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا

مشائم کو اس کی باتوں سے واقع ڈر لگنے لگا تھا وہ سہم کر اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی

سکندر رحمان سٹیج پر آ کر ولید سے ملا اور اسے مبارک آباد دی لیکن اس کی نظریں جیا کے چہرے پہ ٹکی ہوئی تھی اور اسے یہ سب کرتے ہوئے کوئی اور بھی بہت غصے سے دیکھ رہا تھا

سکندر رحمان ولید سے مل کر چلا گیا کیونکہ اسے اپنے آدمیوں کا فون آیا تھا کہ جنھوں نے لڑکیوں کو بچایا تھا ان کے بارے میں کچھ بتانا ہے سکندر جاتے ہوئے ایک نظر جیا کو دیکھ کر چلا گیا

بولو کیوں مرے جا رہے تھے کیا مصبیت آ گئی تھی جو کال پر کال کیے جا رہے تھے سکندر آتے ہی اپنے آدمیوں پہ دھارے تھے

وہ سر جنھوں نے کل لڑکیوں کو بچایا تھا وہ

یہ بھی جان گیا ہو گا کہ آپ ولید ملک کو مارنا چاہتے ہیں کیونکہ وہاں ہی تصویریں پڑی تھی

ایک آدمی نے ڈرتے ڈرتے کہا تو سکندر یہ سن کر غصے سے سرخ ہوا تھا

دفا ہو جاؤ تم سب کے سب ورنہ میرے ہاتھوں مارے جاؤ گئے سکندر رحمان دھاڑا تھا تو سب ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہوئے تھے کیونکہ انہیں اپنے بوس کے ہاتھوں نہیں مرنا تھا

وقاسس سکندر نے اپنے خاص آدمی کو آواز دی

جی سر

اس احمد کو فون کرو اور اسے ولید کو مارنے کا کہوں مجھے جلد از جلد ولید ملک کی لاش اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنی ہے اور اس کی بیوی کو اپنے پاس لانا ہے اور اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا ہے سکندر یہ کہتے ہی پاگلوں کی طرح ہنسا تھا

جی سر میں کرتا ہو فون لیکن وہ ساری ڈیٹیل مانگتا ہے تو دو اسے ہماری ڈیٹیل بتاؤ کہ سکندر رحمان ولید ملک کا قتل کروانا چاہتا ہے

جی سر

وقاس یہ کہتے ہی چلا گیا

تمہیں میرے پاس آنا ہو گا وہ ولید تمہارے ساتھ بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا میں تمہارے ساتھ اچھا لگوں گا وہ یہ کہتے ہوئے کوئی پاگل ہی لگ تھا

احمد کو آج پھر سے کال آئی تھی جو اس نے پہلے تو اٹھائی نہیں لیکن کال کرنے والا بھی کوئی ڈھیٹ معلوم ہوا تھا کہ نچار اسے اٹھا ہی پڑا

بولو

ہمیں ولید کا قتل کروانا ہے

کون ہو اور کس لیے

میں سکندر رحمان کا بندہ ہو اور سکندر رحمان کے کہنے پر یہ قتل کروانا ہے

تو احمد کو شاک لگا تھا وہ یہ تو جانتا تھا سکندر ولید کے حق میں ٹھیک نہیں ہے لیکن بات اس حد تک چلی جائے گئ وہ یہ نہیں جانتا تھا

ٹھیک ہے کام ہو جائے گا اس نے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا

اسے اب صبح ہی میرال کو بتانا تھا کیونکہ رات کے بارہ بج رہے تھے تو اس وقت اسے کال کرنا ٹھیک نہیں تھا اب اسے صبح کا انتظار کرنا تھا

تم نے بہت بڑی غلطی کر دی سکندر رحمان ہمیں اپنا نام بتا کر اب تم خود بھی چاہوں گے تو بھی بچ نہیں پاؤ گے

****

سب رسموں کے بعد مسکان جیا کو ولید کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی جیا نے کمرہ دیکھا جو پھولوں سے سجا ہوا تھا تو اس کے اوسان خطا ہوئے بیڈ کے درمیان پھولوں سے دل بنا ہوا تھا دروازے سے بیڈ تک جانے کے لیے پھول بچھائے گئے تھے

مسکان جیا کو بیڈ پہ بیٹھا کر چلی گئی

ولید جو اپنے کمرے میں جا رہا تھا دروازے پہ مسکان اور مشائم کو دیکھ کر روکا اور انہیں گھور کر دیکھا

اب تم لوگ یہاں کیوں کھڑی ہو

ہمارا نیک نکالے مسکان اور مشائم نے اس کے آگے اپنے ہاتھ پھلائے

کس بات کا نیک ؟؟

ہم آپ کی بہنیں ہیں نا تو آپ تب تک اندر نہیں جا سکتے جب تک ہمیں ہمارا نیگ نہیں دیتے

شاید تم لوگ بھول گئی ہو تو میں یاد کروا دو کہ ابھی کچھ دیر پہلے تم لوگوں کا میں بھائی نہیں رہا تھا

کب ؟ دونوں نے حیران ہوتے پوچھا

تو ولید تو انہیں دیکھتا ہی رہ گیا

تم لوگوں کی یہ چلاکی میرے سامنے نہیں چلے گئ اور کوئی نیگ نہیں ملنا

آپ کو اندر جانا ہے کہ نہیں اور یہاں ولید بے بس ہوا تھا

یہ لو اور بھاگو یہاں سے ولید نے انہیں اپنا وائلٹ پکڑایا جنہیں دیکھ کر ان کی آنکھیں چمکی تھی اور

ولید کا راستہ چھوڑ کر خوشی خوشی وہاں سے چلے گئ

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ولید کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا اس نے دروازہ لوک کیا اور سامنے دیکھا جہاں اس کی جانِ جہاں اپنی پوری تیاری سے لبریز اس کے لیے امتحان بنی ہوئی تھی

دروازہ لوک کرنے کے بعد اس کے قدم بیڈ کی جانب اٹھے اور جیا کو اس کے ہر قدم پہ اپنا دل پسلیاں توڑ کر باہر آتا ہوا معلوم ہوا ولید آ کر اس کے سامنے بیٹھا اور اسے سلام کیا جس کا جواب اس نے سر ہلا کر دیا

ولید نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے دل کے مقام پہ رکھا جو بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا

دیکھو تم میرے پاس ہو اور یہ دل کیسے دھڑک رہا ہے

جیا نے اپنا ہاتھ واپس کھیچنا چاہا جو پسینے سے بھیگ گیا تھا تو ولید نے اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے پہلو سے گزار کر اس کی کمر پر رکھا

میں تمہارے منہ سے اپنا نام سننا چاہتا ہو میرا نام لو ولید گھمبیر آواز میں بولا

پلیز مجھے چھوڑے مجھے چینج کرنا ہے

پہلے میرا نام لے ولید نے سرگوشی نما آواز میں کہ کر کان کی لوح کو چوما کہ جیا نے تڑپ کر اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کی

و و ولید پل پلیز چھوڑے م مجھے چینج کرنا ہے

تو ولید نے اس کے منہ سے اپنا نام سن کر یہ احتراف کیا تھا کہ اسے اس سے پہلے اپنا نام اتنا اچھا نہیں لگا ہو گا

اور بنا اسے سمجھے کا موقعہ دیے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اس کی سانسوں کو پینے لگا

جیا اس کی اس اچانک افتادگی پر تڑپ کر ولید کی شیروانی کو کندھوں سے تھاما ولید سب کچھ بولے اس کی سانسوں کو آہستہ آہستہ پی رہا تھا جب اسے لگا کہ اب جیا سانس نہیں لے پا رہی تو اسے چھوڑا جیا اس کے چھوڑنے پر اس کے سینے پر سر رکھے تیز تیز سانسے لینے لگی

ولید نے اس کے گرد گھیرا بنا کر اس کی پیٹھ سہلا کر اس کو ریلیکس کرنا چاہا

جانتی ہو مجھے بہت غصہ آیا تھا جب تم شادی کے لیے انکار کیا میرا دل کیا میں سب کچھ تباہ کر دو ساری دنیا کو آگ لگا دو ولید بولا تو جیا تو حیران رہ گئی کہ اس نے کب منا کیا تھا

م میں کب منا کیا؟ آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی

جب تم اپنی ماما سے بات کر رہی تھی

نہیں می میرا وہ مطلب نہیں تھا

تو کیا مطلب تھا ؟آئبرو اچکا کر کہا

مج مجھے ڈر لگ رہا تھا

کس سے ولید نے اس کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا

آپ سے! تو جیا نے سر جھکا کر آہستہ آواز میں کہا

تو ولید کا جاندار قہقہ کمرے میں گھونجا

مجھ سے لائک سیریسلی جیا تو جیا نے ناراض ہوتے ولید کو دیکھا جو اس کا مزاق اڑا رہا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں نہیں کچھ بول رہا ولید نے اس کے دیکھنے پر کہا

مجھے نیند آ رہی ہے جیا نے اس کے سینے میں منہ چھپا کر کہا

اوکے ٹھیک ہے چینج کر لو پھر سو جانا ولید نے اسے اپنے حصار سے نکال کر کہا تو وہ بھاگ کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی وہ سمجھ گیا تھا ابھی جیا کو ایڈجسٹ نہیں تھی تو اس کی بھی محبت اتنی کمزور نہیں تھی اسے پہلے جیا کو اپنے ساتھ ایڈجسٹ کرنا تھا اسے اپنے آپ سے محبت کروانی تھی اور اسے یقین تھا کہ بہت جلد جیا اس کے رنگ میں رنگ جائے گئ

وہ چینج کر کے واپس آئی تو ولید بھی اپنے کپڑے چینج کر کے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا

آجاؤ ولید نے ہاتھ آگے کیا جیسے تھام کر جیا بیڈ پہ بیٹھی

ولید اسے لے کر لیٹ گیا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

سو جاؤ ورنہ بعد میں مجھ سے کچھ مت کہا ولید نے اسے حصار میں لے کر معنی خیزی سے کہا تو جیا فورا سے آنکھیں بند کر گئی ولید نے بھی اسے حصار میں لے کر آنکھیں موند لی

اریب جب سے گھر آیا تھا اسے سکون نہیں مل رہا تھا اس کا غصے سے دماغ پھٹا جا رہا تھا اسے احسن ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی مشائم کو اپنی دسترس میں لے آئے

تیار ہو جاؤ کل کے لیے اریب یہ سوچ کر مسکرایا اب اسے کل کا انتظار تھا

صبح جیا کی آنکھ اپنے اوپر کسی کا بوجھ محسوس کر کے کھلی اس نے اپنی موندی موندی آنکھوں سے

ولید کو دیکھا جو اسے اپنے ساتھ دبوچے سویا ہوا تھا

ان کا ولیمہ اک ماہ بعد ہونا تھا تو سب مہمان بھی جا چکے تھے

جیا نے آج پہلی بار اسے اتنے قریب سے دیکھا تو اس کا دل ایک بار پھر سے سپیڈ پکڑ چکا تھا وہ ولید

کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی کہ بے اختیار اپنی ہاتھ کی انگلیوں سے اس کی پلکوں کو چھوا

گڈ مورنگ میری جان

ولید نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیا نے جلدی سے اپنی ہاتھ کو پیچھے کھینچا

و وہ م میں مج مجھے چھوڑے فریش ہونا ہے جیا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے

میری جان پہلے مجھے میری مورنگ کس دو پھر چھوڑو گا ولید نے اور زور سے اسے خود میں قید کیا

ن نہیں میں کیسے مجھے نہیں دینی

ٹھیک ہے پھر مجھ سے لے لو

نہیں بلکل نہیں اسے اس کی رات والی حرکت یاد آئی

تو فورا انکار کیا

کمال ہے لینی بھی نہیں ہے دینی بھی نہیں ہے لگتا ہے تم میرے پاس سے جانا نہیں چاہتی ولید معنی خیزی سے بولا

میں دیتی ہو جیا نے یہ کہتے اپنے کپکپاتے لب اس کے گال پہ لب رکھے تو ولید گہرا مسکرایا

ویسے میں اتنی بات مانتا نہیں ہو لیکن میں تمہیں وقت دے رہا ہو تو چھوٹی موٹی گستاخی تو کر ہی سکتا ہو ولید نے یہ کہتے ہی اس کے لبوں پہ چھوٹی سی گستاخی کی اور پیچھے ہٹا تو جیا کا چہرہ شرم کی وجہ سے سرخ ہوا تھا

جاؤ فریش ہو آؤ جیا کو یہ کہنے کی دیر تھی تو وہ بھاگ کر واشروم میں چلی گئی پیچھے ولید اس کی سپیڈ دیکھ کر مسکرایا تھا

مشائم آج دیر سے اٹھی تھی کل رات کی وجہ سے وہ کافی دیر سے اٹھی تو اسے باہر سے کچھ شور سنائی دیا تو وہ فریش ہو کر نیچے چلی گئی

وہ نیچے آئی وہ اس کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک پھیل گئی کیونکہ وہاں اریب اپنی پوری شان کے ساتھ وہاں پر جمان تھا

اسلام علیکم بیٹا ادھر آؤ میرے پاس

اس کی نظر ابھی اریب پر ہی گئی تھی اس لیے اس کی فیملی کو دیکھ نہیں سکی جہاں پر ان کی والدہ والد صاحب اور چھوٹی بہن بیٹھی تھی

ان کی آواز پر مشائم نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر ان کی طرف بڑھی

ماشاءاللہ میری بہو تو بہت پیاری ہے بھائی صاحب اب آپ لوگوں نے انکار نہیں کرنا میں اسے اپنی بیٹی بنا کر اپنے گھر لے جانا چاہتی ہو

مشائم کو تو آج شوک پہ شوک مل رہے تھے پہلے اریب کا صبح صبح ان کے گھر میں ٹپک آنا ہضم نہیں ہوا تھا کہ ایک اور شوک

مشائم نے حیران ہوتے اریب کو دیکھا جو سنگل صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا تھا اس کے دیکھنے پر ایک آنکھ دبا گیا جو مشائم نے گڑبڑا کر نظروں کا زاویہ بدلا

اسے مشائم کا حیران چہرہ مزا دے رہا تھا یہ چہرہ ہی تو دیکھا تھا اسے

دیکھے ابھی ہم اتنی جلدی فیصلہ نہیں کر سکتے آپ ہمیں کل تک کا وقت دے ہم سوچ کر بتایئے گے جواب مشائم کی والدہ نے دیا

جی آپ لوگوں نے جتنا سوچنا ہے سوچ لے لیکن فیصلہ ہمارے حق میں ہو اور آپ کے جواب کے ساتھ ہی ہم نکاح کرنا چاہیے گے اریب کی ماما نے مسکرا کر کہا

جی بہتر ہم کل فون پہ بتا دے گئے اس بار مشائم کے والد صاحب نے مسکرا کر کہا نکاح کی بات کو وہ اگنور کر گے

جی ٹھیک ہے اب ہم چلتے ہے

ارے کچھ لے تو سہی

نہیں پھر آئے گے تو لے گے

اوکے اللہ حافظ وہ مشائم کو گلے لگاتی وہاں سے چلے گئی

بابا ماما یہ سب مشائم نے حیران ہوتے پوچھا

بیٹا وہ آپ کا رشتہ لے کر آئے ہے ان کے بیٹے کو آپ شادی پر پسند آئی تھی تو وہ رشتہ لے کر آئے ہیں ہمیں تو لڑکا اچھا لگا ہے باقی آپ بتا دے اگر آپ کو یہ رشتہ قبول ہے تو صبح ہاں کر دے گئے اور اگر نہیں قبول تو ہم انکار کر دے گئے مشائم ماما نے اپنی بیٹی کو گلے لگا کر کہا

نہیں ماما بابا جیسا آپ لوگ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے

بیٹیوں کے اتنا کہنے پہ ہی باپ کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے اور یہاں پہ بھی ایسا ہی ہوا تھا تو انہوں نے مشائم کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا

کل ہم بھائی صاحب سے بات کر کے انہیں جواب دے گئے آپ جایے آرام کرے

جی بابا مشائم وہاں سے اٹھ گئی

اسلام علیکم

ولید اور جیا ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولے جہاں سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کر رہے تھے

واعلیکم اسلام سب نے انہیں جواب دے کر دل میں ماشاءاللہ کہا کیونکہ وہ دونوں ساتھ میں بہت پیارے لگ رہے تھے

ولید نے آگے بڑھ کر جیا کے لیے چیئر نکالی اور اسے بیٹھایا ساتھ خود بھی بیٹھ گیا تو سب ناشتہ چھوڑے حیران ہو کر ولید کو دیکھنے لگے

ولید نے پہلے تو سب کو اگنور کیا پھر تنگ آ کر پوچھ ہی بیٹھا

کیا ہے آپ سب ایسے کیوں گھور رہے ہیں ولید جیا کی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے بولا

تو سب نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ولید کو اور مسکراہٹ دبائے ناشتہ کرنے لگے

ولید بھی اگنور کرتا ناشتہ کرنے لگا جیا سے تو سر اوپر اٹھانا ہی محال ہو گیا

*****

بھائی صاحب ہمیں آپ سے بات کرنی ہے مشائم کے والد صدیق صاحب اپنے بڑے بھائی قاسم صاحب سے بولے

وہ لیونگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے ساتھ میں ان کی بیگمات تھی سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے

بھائی آج مشائم کا رشتہ آیا تھا آپ ولید کو تو جانتے ہیں اس کا دوست ہے اریب وہ اور اس کی فیملی آج آئی تھی ہمیں تو رشتہ اچھا لگا ہے باقی آپ بتایے

اگر رشتہ اچھا ہے تو اس میں برائی کیا ہے ماشاءاللہ سے اب مشائم بڑی ہو گئ ہے تو اس کی کہی تو شادی کرنی ہے نہ تو ہاں کر دیتے ہیں قاسم صاحب نے کہا

جی بھائی مجھے بھی یہ ہی بہتر لگا اور وہ کہ رہے تھے شادی بھی ساتھ ہی کرنا ہے بعد میں ان کے والد اور والدہ نے عمرے پہ جانا ہی

ٹھیک ہے تم ہاں کر دو

جی ٹھیک ہے بھائی

اسلام علیکم

واعلیکم اسلام

جی ہمیں بتا تھا کہ ہمیں یہ رشتہ منظور ہے آپ جب چاہے آ کر منگنی کر سکتے ہیں

مشائم کی والدہ نے فون کر کے انہیں خوش خبری سنائی

مبارک ہو آپ کو ہم کل یا پرسوں آئے گے یہ کہ کر فون بند کر دیا اب انہیں اریب کو یہ خوش خبری دینی تھی

بھائی مجھے اور جیا آپی کو آئسکریم کھانی ہے مسکان نے معصوم سی شکل بنا کر ولید کو کہا

لیکن جیا نے تو ایسا کچھ نہیں کہا مجھ سے کہ اسے آئسکریم کھانی ہے ولید نے ایک نظر جیا کو دیکھ کر کہا

ارے آپ کو نہیں کہا کیونکہ وہ آپ سے ڈرتی ہے اسی لیے مجھ سے کہا ہے

"مسکان کی بچی میں نے کب کہا یہ "

"ارے ابھی تھوڑی دیر پہلے حد ہے بھئی اتنی جلدی بھول بھی گئی "

نہیں و ولی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا اس سے جیا نے ولید کو کہا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا اور اس کے اس طرح پکارنے پر تو وہ ساکن ہوا تھا اس نے اپنا نک نیم پہلی دفعہ سنا تھا

ہاؤ کیوٹ آپی آپ ولید بھائی کو ولی کہتی ہیں

تو جیا کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا

مسکان تم بہت شرارتی ہوتی جارہی ہو اس دفعہ ولید نے کہا

اچھا ٹھیک ہے سب چھوڑے ہمیں آئسکریم کھانی ہے

چلو ٹھیک ہے آ جاؤ ولید یہ کہتا کار کی کی اٹھا کر باہر چلے گیا تو جیا نے مسکان کو گھور کر دیکھا

اب آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں

"تم واقعے بہت شرارتی ہوتی جارہی ہو "جیا نے مسکرا کر کہا تو مسکان بھی مسکرائی اور دونوں باہر کی جانب چلی گئی

وہ سب آئسکریم پالر میں بیٹھے آئسکریم کھا رہے تھے کہ اچانک سے گولی کی آواز آئی جہاں ایک آدمی ہاتھ میں پستول ولید کی جانب کیے کھڑا تھا ابھی وہ گولی چلاتا کہ اس سے پہلے ہی اس کے گن والے ہاتھ پہ کیسی نے فائر کر دیا

سب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے ولید کے گارڈ جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے تھے ایک دم سے الرٹ ہو کر ولید مسکان اور جیا کو با حفاظت گاڑی تک پہنچایا مسکان تو یہ سب دیکھ کر بے ہوش ہونے والی ہو گئ تھی کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں یہ سب کبھی نہیں دیکھا تھا یہی حال جیا کا بھی تھا

ریلیکس رہو کچھ نہیں ہوا ولید جیا اور مسکان کو دیکھ کر بولا تو مسکان سے اور ضبط نہیں ہوا تو وہ رونے لگی

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے بھائی نا میں آئسکریم کھانے کی ضد کرتی نا یہ سب ہوتا مسکان روتے ہوئے بولی تو جیا نے اسے اپنے ساتھ لگایا

کچھ نہیں ہوا مسکان تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا یہ تو پتا نہیں کون تھے تم ان کی وجہ سے کیوں رو رہی ہو ولید نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے جیا کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور گاڑی گھر کے راستے ڈال دی تھی

احمد کو آج صبح ہی پتا چلا تھا کہ ولید کو مارنے کے لیے سکندر رحمان نے اس کے پیچھے آدمی لگایا ہے تب سے احمد ولید کا پیچھا کر رہا تھا جو اب آئسکریم پالر میں اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھا تھا

تبھی وہاں اس نے نکاب پوش آدمی کو دیکھا جو گن نکال کر ولید کا نشانہ باندھ رہا تھا تبھی احمد نے بنا دیر کیے اس آدمی کے گن والے بازو پہ فائر کیا کہ گن اس سے چھوٹ کر نیچے جا گری

احمد نے دیکھا کہ ولید اور اس کی فیملی کو گارڈ نے سیفلی گاڑی تک پہنچا دیا ہے تو وہ اس آدمی کو پکڑ کر اپنے آفیس لے گیا

بیٹا انہوں نے ہاں کر دی ہے اریب کی ماما نے اریب کو فون کر کے بتایا تو اریب کی خوشی دیکھنے لائک تھی اس کی آنکھوں میں کیسی کو پا لینے کی چمک تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کا اللہ اس پر اس قدر مہربان ہے کہ وہ ایک بار اپنی محبت کو مانگے گا تو وہ مل جائے گئ

اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب وہ جلد ہی اس سے نکاح کر کے اسے اپنی دسترس میں لے آئے گا

ولی یہ کون لوگ تھے جیا اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھے اپنے ساتھ بیٹھے ولید کو دیکھ کر کہنے لگی جو کیسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اس کی آواز پہ چونکا

کیا کہا ؟

میں نے کہا یہ کون لوگ تھے جیا نے دوبارہ سے کہا

نہیں اس سے پہلے ولید نے گھمبیر آواز میں کہا

"می میرا مطلب تھا و ولید " جیا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بولی

"نہیں مجھے وہی سننا ہے "ولید اس کے قریب ہو کر اس کے بالوں کو کان کے پیچھے ایک اڑسا کر بولا

تو جیا نے اپنا چہرہ اس کے چہرے سے تھوڑا پیچھے کیا

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے مجھ سے دور نا جایا کرو ولید نے دوبارہ سے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کر کے غصے سے کہا تو جیا اسے غصے میں دیکھ کر چپ ہو گئ

"اب چپ کیوں ہو گئ ہو بولو "

"م میں کیا بولوں "

"ویسے مجھے لگتا ہے مسکان ٹھیک کہتی ہے تم واقعے ہی مجھ سے ڈرتی ہو "

جی نہیں میں آپ سے نہیں ڈرتی.

"کیا واقعے ثبوت دو پھر" ولید نے آبرو اچکا کر کہا

مممممم ,"میں آپ کو پنچ مار سکتی ہو " جیا نے سوچ کر بتایا

تو ولید کا قہقہ کمرے میں بلند ہوا " یار تم واقعے ہی یہ کرو گی

"جی بلکل مار کر دیکھاؤں ؟"

ہاں بلکل

"تو جیا نے اس کے بازو پہ زور سے پنچ مارا "

پنچ اتنی زور سے تھا کہ ولید اسے دیکھتا ہی رہ گیا

کیا ہوا زور سے لگا جیا اس کے اس طرح دیکھنے پر شرمندہ ہوتے ہوئے بولی تو ولید نے اسے اپنے حصار میں لیا

"یار اگر کیسی کو پتا لگا کہ ایک بیوی نے اپنے شوہر سے نہ ڈرنے کا ثبوت دینے کے لیے اسے ہی اتنی زور سے پنچ مارا ہے تو لوگ کیا کہے گے "ولید نے ہستے ہوئے کہا

اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں

نہیں میری جان میں تمھیں شرمندہ نہیں کر رہا اچھا چلو سو جاؤ

ولید یہ کہتا اسے اپنے سینے سے لگا کر آنکھیں موند گیا

صبح مسکان کالج گئی تو آج مشائم نہیں آئی تھی جس سے اس کا موڈ سخت خراب تھا

وہ منہ بسور کے بیٹھی ہوئی تھی جب روحان کلاس میں داخل ہوا اور مسکان کو منہ بسورے دیکھ اسے اس پہ بہت پیار آیا لیکن پھر سنجیدہ ہو کر اپنی جگہ گیا اور اٹینڈس لی تو اسے پتا چلا کہ محترمہ کا منہ کیوں بنا ہوا ہے

تو کلاس آج آپ لوگوں کا ٹیسٹ ہے کیا آپ لوگ تیار ہیں

"جی سر"

تو مسکان نے حیران ہوتے پہلے کلاس کو پھر سر کو دیکھا تو روحان نے بھی اس کی طرف دیکھا اور اپنی مسکراہٹ دبائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے ٹیسٹ کا نہیں پتا اور نا ہی اسے آتا ہے

ایکسکیوز می سر! مجھے ٹیسٹ کا نہیں پتا تھا مسکان کھڑی ہو کر بولی

کیوں مس مسکان اور شادی اٹینڈ کر لیتی پڑھائی بعد میں بھی ہو جانی تھی اس کا کیا ہے شادی امپوٹینٹ تھی ہے نا؟ روحان نے طنزیہ کہا

نہیں سر مجھے پتا نہیں تھا ٹیسٹ کا ورنہ یاد کر لیتی مسکان اس کا طنز محسوس کر کے ہلکی آواز میں بڑبڑائی

"ٹھیک ہے آپ اس ٹیسٹ کی اسائمنٹ پانچ دفعہ بنائے اور ابھی سے بنانا شروع کرے"

"جی ٹھیک ہے سر"

اور باقی کلاس ٹیسٹ دے

روحان دوسروں سے ٹیسٹ لینے لگا جبکہ مسکان کو اپنے سامنے بیٹھا کر اسائمنٹ بنوانے لگا

اب وہ فرصت سے مسکان کو دیکھ سکتا تھا اور وہ یہ کام بہت ایمانداری سے کر رہا تھا

یا اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ تو جانتے تھے میرے دل کا حال آپ ہی تو میرے ہم راز تھے پھر آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں

یا اللہ مجھے وہ چاہیے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا میں نے اسے ہر نماز میں مانگا ہے آپ میری دعاؤں کو کیسے ٹھکرا سکتے ہیں آپ تو کیسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے پھر مجھے ہی کیوں

یا اللہ میں جانتا ہو کہ آپ جو بھی کرتے ہیں ہماری بہتری کے لیے ہی کرتے ہیں ہم سے زیادہ آپ کو ہماری بہتری کا پتا ہے لیکن یا اللہ میں اس کے بغیر مر جاؤ گا میں اس کے بغیر نہیں جی سکتا

یا اللہ میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے مجھ سے یہ درد برداشت نہیں ہو رہا

یا اللہ اگر اسے میرے نصیب میں نہیں لکھنا تھا تو اسے میرے دل میں کیوں جگہ دی

وہ سجدے میں گرا رو رو کر اپنے رب سے شکوے کر رہا تھا

یا اللہ مشائم کو میرے دل سے نکالنے میں میری مدد کر

اب وہ اپنے اللہ سے اپنے لیے مدد مانگ رہا تھا اور

" بے شک اللہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ کیسے نا اپنے بندے کی سنے "

یا اللہ اگر اسے میری قسمت میں نہیں لکھا تو مجھے صبر دے میں اسے بھول جاؤں

"بے شک تو جو کرتا ہے ہمارے حق میں بہتری کے لیے ہی کرتا ہے "

احسن نے سجدے سے اٹھ کر ایک گہرا سکون کا سانس لیا لیکن جس سے اس کی محبت جدا ہونے لگے

اسے سکون کہا آتا ہے لیکن احسن کو اپنے اللہ پہ پورا یقین تھا کہ

"اللہ عنقریب اس کے حق میں بہتر سے بہترین لکھے گا"

*****

احسن نے بچپن سے بس ایک لڑکی سے محبت کی تھی جو اس کی محبت کے ساتھ ساتھ اس کی کزن بھی تھی مشائم

اس نے آج تک یہ راز اللہ کے سوا کیسی کو نہیں بتایا تھا

اس نے اسے اللہ سے مانگا تھا

جب وہ اریب کو مشائم کے ساتھ دیکھتا تھا تو اسے اریب کی آنکھوں میں مشائم کے لیے جزبات دیکھ کر اس کا دل کرتا وہ یا اریب کو مار دے یا خود کو مار لے

آج جب وہ گھر پہنچا تو اسے پتا چلا کہ مشائم کا رشتہ اریب سے ہو گیا ہے اس نے یہ سنا اور اسے لگا وہ اب سانس نہیں لے پائے گا اس کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

اسے پہلی دفعہ پتا چلا کہ ایک زندہ جسم سے جان نکلے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے اس کو اپنا وجود بے جان لگا

وہ اپنے کمرے میں کیسے پہنچا اس نے کیسے وضو کیا اسے کچھ پتا نہیں چلا

اب وہ رو رو کر اللہ سے اپنے لیے صبر مانگ رہا تھا

اسے لگ رہا تھا وہ اب زندہ نہیں رہ پائے گا وہ اپنے لیے بہتری مانگ رہا تھا اور

بے شک! اللہ بہتر سے بہترین عطا کرنے والا ہے

مشائم نے کمرے میں آتے ہے غصے سے اپنا ڈوبٹہ نکال کر بیڈ پر پھینکا تھا

اس کی ہمت کیسے ہوئے میرے لیے رشتہ بھیجنے کی کیسے باہر شریف بنا بیٹھا تھا اسے رہ رہ کر اریب پہ غصہ آ رہا تھا

وہ اپنے والدین کے سامنے تو انکار نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اپنا غصہ اپنے کمرے میں آ کر نکال رہی تھی

ریلیکس مشائم ریلیکس!

اس نے اپنے آپ کو ریلیکس کیا

تو کیا ہوا میں بابا کو انکار نہیں کر سکی میں اریب کو تو انکار کر سکتی ہو وہ خود سے سوچتی اریب کا نمبر ڈائل کرنے لگی جو اس نے نیچھے سے آتے ہوئے لیا تھا

اریب تو آج بہت خوش تھا اس نے سب سے پہلے ولید کو کال کر کے یہ خوش خبری دی تھی

اور ولید تو یہ سن کر ایسے ہو گیا تھا جیسے اس نے کیسی ان ایکسپیٹڈ چیز کا زکر سن لیا ہو

"کیا کہا تم نے " ولید نے حیران ہوتے پوچھا

"یار اب تم مجھے تنگ کر رہے ہو " اریب نے کہا

نہیں تم واقع ہی مجھے دوبارہ سے بتاؤں ؟

"میں نے کہا کہ میرا رشتہ مشائم سے ہو گیا ہے اور میں بہت جلد شادی بھی کر رہا ہو " اریب نے ہر لفظ چبا چبا کر کہا

تو ولید کا قہقہہ اپنے آفیس میں گھوجا

"یار تم وہ ہی ہو نا جو کہتا تھا مجھے پیار ویار سے دور ہی رکھ یہ میرے بس کی چیز نہیں " ولید اپنی ہنسی کو قابو کرتے ہوئے بولا

"ہاں تو اب ہو گئ ہے مجھے کیا پتا تھا کہ محبت ایسے بھی ہو جاتی ہے اور مجھے لگتا ہے میں نے تمہیں بتا کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے " اریب نے پہلے محبت کا اقرار کیا بعد میں اسے چھیرا

"سہی ہے بھائی ابھی میری بہن آئی بھی نہیں اور تم نے پہلے ہی اپنے رنگ بدلنے شروع کر دیے ہیں " ولید نے مصنوعی افسردگی سے کہا

ہاں کیونکہ تو بھی شادی کے بعد بدل گیا ہے

"میں تو پھر شادی کے بعد بدلا ہو تیرا تو ابھی رشتہ ہوا ہے تو ابھی سے جوڑوں کا غلام بن گیا ہے " ولید بھی کہا پیچھے رہنے والا تھا بھگو کے طنز مارا

"او بھائی بس کر جیسے میں تجھے شادی سے پہلے جانتا نہیں وہ تو تم نے اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی امیج اچھی بنائی ہوئی تھی ورنہ مجھ سے بدتر حال تھا تیرا " اریب بھی اپنے نام کا ایک ثابت ہوا تھا

"چلو میں نے امیج اچھی تو بنائی ہوئی تھی تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں "

تو اب مجھے خود ہی بتانا تھا اپنے گھر والوں کو تمہاری طرح میرا رشتہ میری کزن سے تھوڑی ہو جانا تھا

تو ولید مسکرایا وہ واقع ٹھیک ہی کہ رہا تھا اسے تو کچھ کرنا ہی نہیں پڑا تھا اس کے ماما پاپا نے ہی اس کا رشتہ آپس میں کیا تھا

"یہ تو تم نے بلکل ٹھیک کہا " ولید نے اس بات کا احتراف کیا

"اچھا کب کر رہے ہو پھر شادی" ولید نے پوچھا

بس ماما بابا کے عمرے سے پہلے

چلو ٹھیک ہے بیسٹ اف لک! مجھے کچھ کام ہے

اللہ حافظ

اوکے ٹھیک ہے اللہ حافظ

اریب نے ابھی فون رکھا ہی تھا کہ دوبارہ سے بجا

"اسلام علیکم !جی کون بات کر رہا ہے " اریب نے فون اٹھاتے ہی کہا

"میں مشائم بات کر رہی ہو اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر رشتہ بھیجنے کی" مشائم نے غصے سے کہا

تو اریب تو اسکی آواز سنتے ہی خوش ہو گیا تھا البتہ دوسری بات اس نے ایسے اگنور کی جیسے اس نے سنی ہی نہیں

"مشائم تم وہ کیا ہے نا تمہارا نمبر میرے پاس نہیں تھا اس لیے پہچانا نہیں " اریب پہلے خوش پھر شرمندہ ہوتے ہوئے بولا

میں نے کہا تم نے میرے گھر رشتہ کیوں بھیجا ؟

مشائم نے اس بار چیخ کر کہا تو اریب کا دماغ گھوم گیا

"آواز نیچی رکھو اب اگر تمہاری آواز اونچی ہوئی تو میں تمہاری زبان کھینچ لو گا سمجھی تم ؟اور تیار ہو جاؤ یہ جو تم زیادہ میرے سامنے اپنی زبان چلاتی ہو نا شادی کے بعد دیکھتا ہو کیسے چلاؤ گی " اریب بھی تقریباً چینخ کر بولا تھا تو مشائم اریب کو غصہ کرتے دیکھ ایک دفعہ تو ڈر گئ تھی

"مجھے تم سے شادی نہیں کرنی تم منا کر دو " اس بار مشائم آہستہ آواز میں بولی

"کیوں نہیں کرنی اور یہ اب تم تم کہنا بند کرو تمہارا ہونے والا مجازی خدا ہو آپ کہنے کی عادت ڈالو ورنہ آگے سے مشکل ہو گئ " اس بار اریب بھی خود کو ریلیکس کر کے بولا ورنہ جتنا اس کے شادی سے منا کرنے پہ غصہ آ رہا تھا دل تو کر رہا تھا ایک کان کے نیچے لگائے

"آپ اور تمہیں اچھا مزاق ہے اور میں یہ شادی نہیں کرو گی تم منا کر دو میں اپنے بابا کو منا نہیں کر سکتی "مشائم نے اکتاہٹ والے لہجے میں کہا

"میری بات کان کھول کر سن لو شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہو گی اور اگر تم نے دوبارہ یہ فضول باتیں کی تو میں تمہیں زبردستی اٹھا کر لے جاؤ گا تو بہتری اسی میں ہے جو جیسے چل رہا ہے اسے ویسے ہی چلنے دو

اور دوسرا آگے سے میں تمہارے منہ سے تم لفظ نا سنو ورنہ اگلی دفعہ میں اپنے طریقے سے سمجھاؤ گا" اریب غصے سے یہ کہتا کھٹاک سے فون بند کر گیا

مشائم تو اس کی غصے میں دی گئ دھمکی سے ہی ڈر گئ تھی

میرال یہ سب سکندر ہی کروا رہا ہے اور اب تو اس نے اپنا نام بھی مجھے بتا دیا ہے

کل صبح مجھے اس کی کال آئی تھی کہ وہ ولید کو مروانا چاہتا ہے اور آج صبح ہی اس نے کیسی اور کے ہاتھوں اسے مروانے کی کوشش کی

احمد اور میرال اپنے آفیس میں بیٹھے آج پھر ولید اور سکندر پر ڈسکیشن کر رہے تھے

بہت بڑی غلطی کی ہے اس نے اب اسے بتانا ہی پڑے گا کہ اس بار اس نے غلط بندے کو اپنا پتا دیا ہے

"مجھے سکندر سے ملنا ہے لیکن اس سے پہلے اس کی دوسری فیکٹری کا پتا کرواؤ" میرال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے کل تک پتا چل جائے گا

ہممم

ولید پر جب سے حملہ ہوا ہے اس وقت سے ولید نے سکندر رحمان پر نظر رکھی ہوئی ہے لیکن اسے کوئی ایسا سراغ نہیں ملا جس سے لگے کہ اس پر یہ حملہ سکندر رحمان نے کروایا ہے اور اسے بھی یہ

نہیں لگتا ہے لیکن پھر بھی اس حملے کے بعد اس نے سکندر رحمان پر نظر رکھی ہوئی تھی لیکن اب اسے لگتا ہے کہ کیسی کی باتوں میں آ کر اس نے بے وقوفی کی ہے

دوسری طرف سکندر رحمان نے جب سے جیا کو دیکھا ہے وہ اس کا دیوانہ ہو چکا ہے وہ ولید کو جلد از جلد مار کر جیا کو اپنے پاس لانا چاہتا ہے اب تو اس کے لیے ولید کو مارنا اور بھی ضروری ہو گیا تھا کیونکہ اسے جیا کو اپنے پاس لانا تھا اور یہ سب وہ ولید کو مارنے کے بعد ہی کرنا چاہتا ہے

مس مسکان آپ یہاں کیا کر رہی ہیں روحان مسکان کے پاس آ کر بولا

مسکان جو اپنے خیالوں میں کھڑی ڈرائیور کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی کیسی کی اپنے نزدیک آواز آنے پر ایک دم سے اچھلی

س سر وہ ڈرائیور نہیں آیا تو اسی کا انتظار کر رہی تھی مسکان نے روحان کو دیکھ اپنے آپ پر قابو پا کر کہا

روحان نے بڑے غور سے مسکان کو ڈرتے اور پھر خود پر قابو پاتے دیکھا تھا جو چیز روحان کو مسکان کے بارے میں معلوم ہوئی وہ یہ تھی کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی تھی

چلیے آئے پھر میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دیتا ہو

نہیں سر تھیکیو میں چلی جاؤں گی بس ڈرائیور انکل آنے ہی والے ہو گے مسکان نے منا کرتے ہوئے کہا

"نہیں مس مسکان کالج کو اوف ہوئے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا ہے ان کو کچھ مسئلہ بن گیا ہو گا اسی لیے نہیں آئے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہو یہاں کھڑے ہونا آپ کے لیے سیف نہیں ہے " روحان نے تحمل سے اسے سمجھایا جو مسکان سمجھ بھی گئی ویسے بھی پورا کالج جا چکا تھا بس دو چار لڑکیاں ہی بچی تھی ان کے کالج میں موبائل آلاؤ نہیں تھا ورنہ وہ کیسی کو فون ہی کر لیتی

"جی ٹھیک ہے سر میں چلتی ہو آپ کے ساتھ "مسکان نے کہا تو روحان اسے لے کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

پہلے اسے بیٹھایا پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کے بیٹھا

"مس مسکان آپ کے گھر میں کون کون ہیں " روحان ڈرائیونگ کرتے ہوئے مسکان سے بولا نظریں ہنوز سامنے سڑک پر ہی تھی

"کیوں سر ؟" مسکان ایک نظر روحان کو دیکھ کر بولی تو روحان نے بھی اس کی طرف دیکھا

"اتنی بھی معصوم نہیں ہے روحان صاحب کہ تمہیں اپنی فیملی کے بارے میں بتا دے" روحان سوچ ہی سکا بس ایسے ہی پوچھا تھا اگر آپ نہیں بتانا چاہتی تو اِٹس اوکے

"نہیں سر ایسی بات نہیں ہے میرے گھر میں میرے میرے ماما پاپا میرا بھائی اور میری آپی ہے "

مسکان نے کہا

"آپی مطلب تمہاری کوئی بہن بھی ہے " روحان کنفیوز ہوتے بولا کیونکہ اسے اس کی بہن کا نہیں پتا تھا

نہیں سر آپی مطلب میری بھابھی میں اس کو آپی کہتی ہو

اووو اوکے

"اوکے اللہ حافظ سر " گھر آنے پر مسکان اللہ حافظ کرتی وہاں سے چلی گئ

***

بیٹا آج شام کو وہ کوئی رسم کرنے ہماری طرف آ رہے ہیں آپ تیار ہو جانا مشائم کی ماما نے مشائم کو دیکھتے کہا جو اس وقت کھانا کھانے میں مصروف تھی سب اس وقت ڈائینگ روم میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

جس میں احسن بھی شامل تھا

"جی ماما " مشائم بولی

احسن نے سنا تو اسے لگا کہ اس کا دل اب کبھی نہیں دھڑکے گا اس کے باوجود بھی اسے اپنے اللہ پہ یقین تھا

اس سے کھانا اپنے اندر اترانا مشکل ہو گیا تو وہ اٹھ گیا

کہا جا رہے ہو آپ بیٹا کھانا تو کھاؤ احسن کے والد صاحب بولے

جی بابا میرا کھانا ہو گیا ہے اور مجھے ضروری کام بھی ہے تو میں چلتا ہو احسن یہ کہتا وہاں سے چلا گیا

احمد اور میرال آج پھر سکندر رحمان کے دوسرے اڈے پر موجود تھے یہاں کی انفورمیشن احمد کو اس کے خاص آدمی نے دی تھی کہ یہاں پہ سکندر رحمان لڑکیوں کو کڈنیپ کرنے کے ساتھ ساتھ شراب نوشی کا بھی کام کرتا ہے تو آج میرال اور احمد اس جگہ موجود ہیں جہاں بچوں کا مستقبل خراب کیا جاتا ہے

اس بار بھی وہ دونوں بلیک یونیفام میں موجود تھے

دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر دونوں اکٹھے اندر کی جانب بڑھے

وہ اندر گئے تو ہر طرف شراب کی بوتلیں نظر آ رہی تھی وہاں دو چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو شاید بوتلوں کی پیکنگ کر رہے تھے

ارے یار آج بہت خوبصورت لڑکی آئی ہے میرا تو اس پر دل آ گیا ہے پر کیا کرو بوس کا حکم ہے کہ کیسی کو ہاتھ نہیں لگانا سب کر صیح سلامت پہچانا ہے پچھلی دفعہ بھی بوس کا بہت نقصان ہو گیا تھا ان میں سے ایک آدمی بولا

ہاں بوس کو بھی کوئی نقصان پہچا سکتا ہے یہ بات ماننے والی تو نہیں ہے لیکن اب بوس بھی اس کو نہیں چھوڑے گا پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے بوس اسے

دوسرا بولا

تم لوگ باتیں بعد میں کرنا پہلے کام کرو اس مال کو بھی لڑکیوں کے ساتھ بھیجنا ہے

تو سب اپنا کام کرنے لگے

میرال آہستہ سے چلتی ہوئی ہاتھ میں پستول پکڑے ان کے پاس گئی تو آدمی وہاں کیسی کو دیکھ کر بوکھلا گئے

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے " ان میں سے ایک بولا

"تمہاری موت " میرال نے کہا

تو آدمی تو لڑکی کی آواز سن کر ہی حیران ہو گئے تھے

"لڑکیاں کدھر ہیں " میرال نے پوچھا

تو آدمی ایک دوسرے کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنسے

ہاہاہاہا

"تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہیں بتائیں گے کہ لڑکیاں کدھر ہے اور تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے " ایک آدمی میرال کو کمینگی سے دیکھتے ہوئے بولا

تو میرال کی آنکھیں اس کے اس طرح دیکھنے سے سرخ ہوئی تھی تو اس نے زرا دیر کیے بغیر اس آدمی کو ایک گولی ماری تھی جو اس کی ٹانگ پر لگی تو آدمی کڑاہ کے رہ گیا

"ارے تمہارا خون تو بہت گندہ نکلا " میرال اس کے خون کو دیکھ کر بولی

"اب تم لوگ بتاؤ لڑکیاں کدھر ہیں " میرال دوسرے دونوں کو دیکھ کر بولی جن کے چہرے پہ ہوائیاں اڑی ہوئی تھی

لڑ لڑکیاں اوپر والے فلور پر ہیں ان میں سے ایک بولا

تو میرال نے ان تینوں کو مار کر ان کے ساتھ ایک چٹ چپکا دی جہاں سیریل کلر لکھا ہوا تھا اور اوپر کی طرف بڑھ گئی

احمد پہلے ہی سب کمرے چیک کر چکا تھا تو وہ بھی اوپر کی طرف بڑھا

وہ اوپر پہنچے تو وہاں اسے دس لڑکیاں ملی جنہیں بے ہوشی کا انجیکشن دے کر بے ہوش کیا گیا تھا

میرال اور احمد نے انہیں حفاظت سے اٹھا کر باہر نکالا اور گاڑی تک لائے اور انہیں گاڑی میں ڈالا

"اس فیکٹری کا کیا کرنا ہے " احمد نے پوچھا

تو میرال کی آنکھوں میں چمک تھی جسے احمد نے باخوبی جانی تھی وہ دونوں دوبارہ اندر گئے اور ہر طرف پٹرول ڈال کر ان آدمیوں کو باہر نکالا

میرال نے باہر آ کر لیٹر کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا تو اس کی آنکھوں میں جگنو چمکے

میرال نے وہ لیٹر ہوا میں اچھالا اور مڑ گئی پیچھے سے فیکٹری آگ کی لیپٹ میں آ گئی تھی

آج اریب اور اس کی فیملی مشائم کے گھر موجود تھی اریب کے ساتھ ولید جبکہ مشائم کے ساتھ مسکان موجود تھی

مشائم نے مسکان کو آج صبح ہی فون کر کے ساری بات بتا دی تھی مسکان پہلے تو ولید کی طرح حیران ہوئی تھی لیکن بعد میں وہ اپنی دوست کے لیے اپنے بھائی کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی وہ اریب کو بچپن سے جانتی تھی وہ اسے ولید کی طرح اپنا بھائی ہی سمجھتی تھی اور اریب بھی اسے اپنی بہن کی طرح ہی سمجھتا تھا

تو مسکان تو بہت خوش تھی

مشائم کو مسکان نے ہلکا پلکا تیار کیا تھا اس نے اوف وائٹ فل ڈریس کے اوپر پنک کلر کا ڈوبٹہ لیا تھا جو کہ مسکان کی پسند کا تھا

اریب نے بلیک پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ پہنی تھی جس میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

مسکان مشائم کو لے کر نیچے آئی جہاں اریب اور اس کی فیملی موجود تھی

مشائم کو اریب کے ساتھ بیٹھایا تھا اریب تو مشائم کو دیکھ رہا تھا جس نے اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا

اریب کی ماما نے اریب کو ایک رنگ دی جو اس نے مشائم کو پہنائی

مشائم نے بھی اریب کو رنگ پہنائی

بھائی صاحب ہم سادہ سا بس نکاح کرنا چاہتے ہیں عمرے سے پہلے اس کے بعد ہم ولیمہ سرمنی بعد میں کرے گئے

جی جیسا آپ کو بہتر لگے

تو ٹھیک ہے آج سے پانچ دن بعد نکاح کی ڈیٹ رکھ دیتے ہیں اس کے اگلے دن ہم نے عمرے کے لیے جانا ہے

جی ٹھیک ہے

اریب کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی اللہ اتنی جلدی سن لے گا

بھائی صاحب احسن کدھر ہے مشائم کے والد نے اپنے بھائی سے پوچھا

میں نے فون کیا تھا کہ رہا تھا کام زیادہ ہے تو گھر آج لیٹ ہی آئے گا

اسے بتایا نہیں گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں ؟

بتایا تھا کہ رہا تھا کوشش کرو گا جلدی آنے کی

احسن اپنے آفیس کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا اس نے چہرہ اپنے ہاتھوں میں گرایا ہوا تھا آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

یا اللہ ہمت دے میں اسے کیسی اور کا ہوتے دیکھ سکو

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا کہ اسے کال آنے لگی

"جی بابا " اس نے خود کو نارمل کرتے فون اٹھایا

قاسم صاحب تو اپنے بیٹے کی آواز سن کر ہی تڑپ گئے تھے اسے اپنے بیٹے کے دل کا پتا تھا اور کیسے نا پتا ہوتا وہ ایک باپ تھا اس نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں دیکھا تھا مشائم کے عکس کو لیکن وہ کچھ نہ کر سکے لیکن اب اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر انہیں پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کاش وہ اپنے بھائی سے بات کر لیتے

"بیٹا گھر آ جاتے مہمان آئے ہوئے تھے تمہارا چاچو پوچھ رہا تھا تمہارا " اس نے انجانے میں پھر سے اپنے بیٹے کے دل کو دکھایا تھا بھلا کیسے کوئی اپنی محبت کو کیسی اور کی ہوتے دیکھ سکتا ہے

"بابا ابھی میں مصروف تھا آپ معزرت کر لے میری طرف سے " اس نے کس ازیت سے کہا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا

تو قاسم صاحب نے بھی فون رکھ دیا

اب قاسم صاحب کو ہی اپنے بیٹے کے لیے کچھ کرنا تھا اور انہوں نے سوچ بھی لیا تھا کہ اس نے کیا کرنا ہے

ولید گھر واپس آیا تو اسے جیا کہی بھی نہیں ملی تو وہ اپنے کمرے میں چلے گیا

وہ کمرے میں آیا تو جیا ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سلجھا رہی تھی شاید وہ ابھی نہا کر آئی تھی

ولید چلتا ہوا اس کے پاس گیا اور اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا

"اسلام علیکم میری جان !" ولید گھمبیر آواز میں بولا تو جیا کے دل نے سپیڈ پکڑ لی

"وا واعلیکم اسلام! آپ کب آئے " جیا ہلکی آواز میں بولی اسے واقع ہی ولید کے آنے کا پتا نہیں چلا تھا

"بس ابھی جب آپ اپنے بال سلجھا رہی تھی " ولید نے کہتے ساتھ جیا کے نم بال اس کی گردن سے ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھے تو جیا کپکپا گئی

"ی یہ آ آپ کیا ک کر رہے ہیں " جیا نے کسمسا کر اس سے دور ہونا چاہا تو ولید نے اسے اور مضبوطی سے پکڑا

" کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھ سے دور مت بھاگا کرو " ولید نے اسے گھما کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور غصے سے گھور کر دیکھا

"م میں کب دور ہوتی ہو " جیا لرزتی پلکوں سے بولی اسے ولید کا یوں قریب آنا کنفیوز کر دیتا تھا

"ہونا بھی نہیں " ولید نے اس کے ماتھے پر شدت سے بوسہ دیا

"میرے کپڑے نکالو میں فریش ہوتا ہو " ولید یہ کہتا واشروم کی طرف بڑھ گیا اور جیا نے جلدی سے اس کے کپڑے نکالے اور کمرے سے باہر چلی گئ اسے ولید کے لیے کھانا لانا تھا

ولید شاور لے کر کمرے میں آیا تو اسے جیا کہی بھی نہیں ملی تو ولید کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے وہ جانتا تھا جیا اس سے کتراتی ہے اور وہ اس کی یہی کتراہت دور کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس سے دور بھاگتی ہے

وہ غصے سے کمرے سے باہر نکلا اور نیچے کی طرف بڑھا اور سب جگھوں پر چیک کر لیا لیکن جیا کہی نہیں ملی تو وہ کچن کی طرف بڑھا اور اسے وہاں اکیلی نظر آئی

جیا جو کمرے سے نکل کر کچن کی طرف گئی تھی

ولید نے جا کر اس کی کلائی اتنی زور سے پکڑی کہ جیا کڑاہ کر رہ گئی

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑے مجھے " جیا نے اِدھر اُدھر دیکھ کر اپنی کلائی اس سے آزاد کروانی چاہی

تو ولید نے اسے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا تو جیا تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ہی ساکت ہو گئ تھی تو ولید اسے بازو سے پکڑ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا

اسے کمرے میں لا کر دروازے کو لاک کیا جیا میں تو کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی

"کس سے پوچھ کر نیچے گئ تھی " ولید نے اسے دونوں بازؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا آنکھیں غصہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکی تھی

"و ولی آ آپ کو کیا ہو گیا ہے " جیا نے اس کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا تھا اسے ولید سے ڈر لگ رہا تھا اسے اپنے بازؤں میں ولید کی انگلیاں دھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

"جیا میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھ سے دور ہونے کی کوشش مت کیا کرو تم مجھ سے دور نہیں ہو سکتی یہ ایک بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی "

ولید اسے خود سے خوفزدہ دیکھ کر آہستہ مگر سرد لہجے میں بولا

"م میں آپ سے د دور نہیں گئ تھی ن نیچے کھانا لینے گئ تھی آپ کے لیے " جیا ابھی بھی خوفزدہ تھی

"تو میری جان میرا انتظار کرتی دونوں مل کر باہر جاتے " ولید نے اسے سینے سے لگا کر کہا

"میں آپ کی جان نہیں ہو آپ مجھے ہر روز ڈانٹتے ہیں "

اس بار جیا ناراضگی سے بولی

"کب ڈانٹتا ہو بس مجھے آپ کو کھونے سے ڈر لگتا ہے " ولید نے اسے شدت سے اپنے حصار میں قید کیا

"ولید میں بھلا کہا جاؤ گئی "

" کہی نہیں تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی " ولید نے دوبارہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو جیا نے بھی سکون سے آنکھیں موند لی

اسے ولید کا اپنے لیے اس طرح کا جنونی انداز دیکھ کر حیرانی کے ساتھ ساتھ سرشاری بھی ہوئی تھی کہ کوئی اسے اس قدر چاہتا ہے وہ ولید کی محبت پر ایمان لا رہی تھی

"چلے آپ تیار ہو جائے پھر کھانا کھاتے ہیں " جیا اس سے الگ ہو کر بولی

تو ولید بھی ہاں میں سر ہلاتا ڈریسنگ مرر کے سامنے روک کر اپنے بال سلجھانے لگا اور پھر وہ جیا کا ہاتھ تھام کر نیچے کی جانب بڑھ گیا

***

سکندر رحمان کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا آج اس کی دوسری فیکٹری کو کیسی نے آگ لگا دی تھی

اس فیکٹری میں اس کا کڑوروں کا سمان تھا جس کا اسے نقصان ہوا تھا

اس کا دماغ غصے کی وجہ سے پھٹ رہا تھا اور ابھی تک اسے ان لوگوں کا پتا بھی تو نہیں چلا جس نے یہ کام کیا تھا بس اسے اپنے آدمیوں کی لاش فیکٹری کے باہر ملی تھی اور اس میں سے ایک آدمی کے ساتھ چٹ چپکائی ہوئی تھی جہاں سیریل کلر لکھا تھا

اب اس کا یہ کون دشمن تھا وہ نہیں جانتا تھا اور دوسری طرف اس کے آدمی ابھی تک ولید کو بھی ختم نہیں کر پائے تھے اسے جلد از جلد جیا کو اپنے پاس لانا تھا لیکن اب وہ یہ کام کرنے والا تھا اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ پہلے جیا کو اپنے پاس لائے گا ولید کو وہ بعد میں بھی مار سکتا ہے اور ویسے بھی اب وہ ولید کو جیا سے دور کر کے اسے ایک سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا

"آپی آج مشائم کی شادی شاپنگ کرنے چلے " مسکان جیا کے پاس آ کر بولی

"لیکن اگر تمہارے بھائی نے منا کر دیا تو " جیا نے حتراض کیا

"نہیں بھائی کچھ کہتا آپ بھائی سے فون پہ پوچھ لے "

"ٹھیک ہے میں پوچھتی ہو " جیا یہ کہتی ولید کو کال کرنے لگی

"ہیلو اسلام علیکم! " جیا نے کال پک کرتے ہی کہا

"والیکم اسلام ! خیریت اس ٹائم کال کی " ولید نے فکر مندی سے کہا

"جی وہ میں اور مسکان شاپنگ پر جانا چاہتے تھے تو میں نے پوچھا تھا کہ میں چلی جاؤ ساتھ " جیا نے معصومیت سے کہا کہ کہی انکار ہی نا کر دے

"نہیں تم لوگ اکیلے نہیں جاؤ گے کل پرسوں تک ہم ساتھ جائے گے " ولید نے انکار کرتے کہا

"نہیں آج ہی جانا ہے پلیز مان جائے ہم ڈرائیور کے ساتھ جائے گے پلیز " جیا نے منتے کرتے کہا تو ولید کو اس کی بات ماننی ہی پڑی

"اچھا ٹھیک ہے لیکن ٹائم سے گھر واپس آنا ہے " ولید نے

ہار مانتے ہوئے کہا

"تھیکیو سسسسو مچ آپ بہت اچھے ہیں " جیا خوش ہوتے بولی تو ولید مسکرا دیا

"اوکے بائے" جیا کہتے ہی فون بند کر گئی

"مان گے بھائی؟؟ "

"ہاں مان گئے چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ "

مسکان اور جیا شاپنگ کر رہی تھی

"مسکان تم شاپنگ کرو میں یہ ڈریس پہن کر آتی ہو"

جیا نے بلیک کلر کا شرارہ اور اس کے اوپر بلیک کلر کی ہی کرتی کو پکڑ کہا جو اسے بہت پسند آیا تھا

"ٹھیک ہے آپ ٹرائے کر آئے " مسکان نے مصروف سے انداز میں کہا تو جیا چلی گئ

"سر میڈم ابھی اکیلی ہے " سکندر رحمان کے آدمی نے اسے کال کر کے کہا جو ان پر صبح سے نظر رکھے ہوئے تھا

"اٹھا لو اسے لیکن دھیان سے اسے کچھ ہوا تو میں تجھے اوپر پہچانے میں ایک منٹ نہیں لگاؤ گا" سکندر رحمان کی سخت آواز سپیکر سے گھوجی

"ج جی سر " اسے نے کہتے ساتھ فون بند کر دیا

جیا جو چینجنگ روم سے نکل رہی تھی ایک آدمی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر اسے جلدی سے بے ہوش کیا اور اسے وہاں سے لے گئے

مسکان جیا کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اسے گئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن ابھی تک جیا واپس نہیں آئی تھی مسکان کو اب فکر ہونے لگی تھی اس نے جیا کو ڈھونڈنا شروع کر دیا لیکن جیا یہاں ہوتی تو اسے ملتی

"آپی آپ کہاں ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے " مسکان کو مزید اسے ڈھونڈنے میں آدھا گھنٹہ گزر گیا اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہ رہے تھے

مسکان نے فون نکال کر ولید کو کال کی ولید جو میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا مسکان کی کال آنے پر فون اٹھایا

"بھ بھائی آ آپی نہیں مل رہی " مسکان نے روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے ولید کو بتایا

تو ولید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا " مسکان رونا بند کرو اور ٹھیک سے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے " ولید نے اسے سمجھاتے کہا اور میٹنگ روم سے باہر نکلا تو مسکان نے اسے ساری بات بتائی

"مسکان بیٹا آپ رونا بند کرو میں آ رہا ہو نا آپ نے ٹینشن نہیں لینی آپ کی آپی کو بھی میں ڈھونڈ لو گا میں آ رہا ہو آپ نے یہاں سے کہی نہیں جانا "

ولید نے ضبط سے کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے

"ج جی بھائی "

جیا کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک انجان جگہ پر پایا وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور اپنے اردگرد دیکھا

وہ ایک کمرے میں موجود تھی جس میں ایک بیڈ اور ڈریسنگ مرر کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا ساتھ میں اٹیچ واشروم تھا

"ک کون ہے ک کون لایا ہے مجھے دروازہ کھولو مجھے گھر جانا ہے "جیا نے دروازہ بجاتے ہوئے کہا لیکن باہر نا کوئی تھا اور نا کیسی نے آنا تھا

ولید مسکان کے پاس پہنچ کر اسے گھر واپس لے آیا تھا

اور خود جیا کو ڈھونڈنے چلا گیا اس نے مسکان سے کیسی کو بھی بتانے سے منا کیا تھا

وہ ڈرائیو کر رہا تھا کہ اسے ایک کال آئی اس نے جلدی سے کال پک کی

"میں نے کہا تھا تم سے کہ سکندر رحمان تمہارا دشمن ہے وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن تم نے میری بات نہیں مانی لیکن میں تمہیں ایک بات بتا دو تمہاری بیوی کو بھی اس نے اٹھایا ہے اگر میری بات پر اب بھی یقین نہیں ہے تو میں تمہیں ایک وڈیو سینڈ کرتا ہو "

احمد نے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا اور ولید کو ایک وڈیو سینڈ کی جہاں پر سکندر رحمان کے آدمی اسے اٹھا کر لے جا رہے تھے

ولید تو اس وڈیو کو دیکھتا ہی رہ گیا کہ اسے اسی نمبر سے میسج آیا جہاں پہ ایک ایڈرس لکھا تھا اور وہ یہاں سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر تھا ولید نے بنا دیر کیے اس راستے پر گاڑی ڈال لی

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا سکندر رحمان مجھ سے میری بیوی کو دور کر کے تم جانتے نہیں میں اس کے لئے کتنا جنونی ہو تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی "

سکندر رحمان اس جگہ پر آیا جہاں جیا کو رکھا گیا تھا

وہ اس کے کمرے میں پہنچا تو جیا بیڈ پہ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

سکندر چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی

جیا نے اپنی طرف ایک انجان آدمی کو بڑھتے دیکھا تو فورا اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

"ک کون ہ ہے آ آپ اور مج مجھے کیوں لائے ہیں یہاں مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے" جیا اس آدمی سے ڈرتے ہوئے بولی

"نا میری جان اب تم یہاں سے کہی نہیں جاؤ گی تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ یہی پر رہنا ہے" سکندر رحمان نے اس کے گال کو چھونے کی کوشش کی تو جیا نے جلدی سے اپنا چہرہ پیچھے کیا

"خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا ولید تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا" جیا ایک دم سے چینخی

"ہاہاہاہا ------ وہ ولید وہ زندہ رہے گا تو تجھے بچائے گا میں اسے مار دو گا" سکندر نے قہقہہ لگا کر کہا

تو یکدم سے اسے باہر سے شور سنائی دیا تو سکندر رحمان حیران ہوتے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر جیا کو کمرے میں بند کر کے باہر کی جانب بڑھ گیا

احمد سکندر رحمان کی جگہ کو ٹریس کر کے وہاں پہنچا اور اب وہ ان کے گھر موجود تھا جہاں جیا کو کڈنیپ کیا تھا

احمد راستے میں جتنے بھی گارڈ تھے انہیں مار آیا تھا اب سکندر رحمان کے خاص پانچ چھ بندے رہ گئے تھے جو سکندر رحمان کے ساتھ شور کی آواز سن کر نیچے پہنچے

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو" سکندر رحمان نے آتے ہی احمد کو گریبان سے پکڑ کر کہا تو احمد کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان اس سے آزاد کروایا اور ایک تھپڑ زور سے سکندر رحمان کے منہ پہ مارا

سکندر دو قدم پیچھے ہٹا سب ملازم نے احمد کے اردگرد پستول تان لیے

سکندر رحمان نے ایک اپنے گال پہ رکھا اور سرخ آنکھوں سے احمد کی طرف بڑھا کہ یک دم سے فائر کی آواز آئی

سب نے گردن موڑ کر آنے والی ہستی کو دیکھا جو بلیک پینٹ شرٹ پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے چہرے پہ ماسک لگائے دونوں ہاتھوں میں پسٹل پکڑے احمد کی طرف بڑھ رہی تھی احمد اسے دیکھ کر مسکرایا اور ایک آنکھ دبائی تو میرال نے اسے گھورا

میرال احمد کے پاس پہنچ کر اس کے ساتھ کھڑی ہو گئ

سکندر تو حیران نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا باقی سب کا بھی یہی حال تھا سب ہکا بکا ان دونوں کو دیکھنے لگے

"ارے سکندر صاحب پہچانا نہیں ہمیں "میرال انہیں حیرت سے خود کو دیکھتے پا کر کہا

"احمد تم نے بھی نہیں بتایا کہ ہم نے ہی سکندر صاحب کی فیکٹروں کو اڑایا تھا" میرال مصنوعی غصے سے احمد کو دیکھ کر بولی جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا

سکندر رحمان تو یہ سنتے ہی غصے سے لال پیلا ہوا تھا

"چلو کوئی بات نہیں میں خود ہی بتا دیتی ہو ہم نے ہی تمہاری فیکٹریوں کو نقصان پہچایا تھا "میرال سکندر رحمان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

تو سکندر رحمان نے غصے سے اپنے آدمی کے ہاتھ سے گن لے کر میرال کے سر پہ تان لی

تو میرال کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس سے اس کی آنکھیں بھی چمکی

"نا نا سکندر صاحب یہ غلطی نا کرنا آگے ہی تم نے بہت غلطیاں کی ہوئی ہیں جن کی سزا ابھی باقی ہے تو ایک اور غلطی کر کے اپنی سزا کو اور نا بڑھاؤ " میرال نہایت اطمینان سے بولی اور اس کے ہاتھ سے گن لے کر اسی کے بازو پہ چلائی کہ سکندر کراہ اٹھا بازو سے خون اُبل اُبل کر باہر آ رہا تھا

میرال نے وہ گن احمد کی طرف اچھالی اور اپنی گن نکال کر اس کے آدمیوں کو مارا احمد نے بھی اس کا ساتھ دیا اور ایک منٹ میں وہ سب ملازم کو بھی مار چکے تھے اب صرف سکندر رحمان بچلا تھا جو حیران و پریشان یہ سب دیکھ رہا تھا پر کچھ کر نہیں سکا

میرال واپس سے سکندر کی طرف گھومی اور اس کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑھی

سکندر تو اس کی آنکھوں میں سرد مہری دیکھ کر ہی ایک بار تو گھبرا گیا تھا

"ک کون ہو اور کیوں میرے کام میں رکاوٹ بنی ہوئی ہو " سکندر گھبراتے ہوئے بولا

"ہمم! گڈ کوسچن " میرال نے سوچنے کی ایکٹنگ کی

"تم نے میری انمول چیز مجھ سے چھینی تھی اور تم سے بدلا لینا میں اپنا فرض سمجھتی ہو " میرال اپنی سرخ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی تو کچھ دیر کے لیے سکندر اسے دیکھتا رہ گیا اس کی آنکھوں میں یک دم سے کچھ منازل گھومے تھے لیکن وہ ان منازل کو سوچنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اپنا سر جھٹکا

"ک کون " سکندر ان یادیوں سے بچ نہیں پا رہا تھا اس لیے ڈرتے ہوئے پوچھا

"چھ سال کی بچی" نام "ازنا" یاد آیا کچھ "میرال اپنے الفاظ سے اس کو ڈرا گئی تھی

"یاد آیا یا کچھ اور بتاؤں " میرال مزید بولی

"ن نہیں نہیں م مجھے کچھ نہیں سننا " سکندر لڑکھڑاتے ہوئے بولا تو میرال نے اس کی ایک ٹانگ پر فائر کیا تو وہ وہی گر گیا

"احمد اس کو یہی پر باندھ دو" میرال احمد سے بولی تو احمد نے اسے وہاں پڑی ایک کرسی پہ باندھ دیا میرال نے اپنا چاقو نکالا اور اس کے دونوں ہاتھوں کی نبض کاٹی تو وہ درد سے تڑپنے لگا

وہ اسے تڑپانا چاہتی تھی شاید وہ اسے وہی سزا دینا چاہتی تھی جو چار سال پہلے اس نے ایک بچی کو قتل کر کے اسے سزا دی تھی

اس کا خون آہستہ آہستہ نیچے فرش کو رنگین کر رہا تھا وہ تڑپ رہا تھا اس کی آخری سانسیں چل رہی تھی

میرال اور احمد نے اسے وہی چھوڑ کر جس رستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس چلے گئے

پیچھے جیا اکیلی کمرے میں بند رہ گئی

****

ولید کو اس جگہ پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگا تھا اور وہ اس جگہ پہنچ گیا وہ اندر کی طرف بڑھا

تو اسے سامنے ہی سکندر رحمان کرسی سے بندھا نظر آیا وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ

اب اس کی سانس نہیں چل رہی تھی

ولید کافی حیران ہوا لیکن ابھی اسے جیا کو ڈھونڈنا تھا تو وہ اسے چھوڑتا آگے کی طرف بڑھ گیا

ولید نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا لیکن وہ اسے کہی نہیں ملی تو ولید کو اور فکر ہونے لگی اب ایک کمرہ رہ

گیا تھا ولید نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ نہیں کھولا اس نے زور لگا

کر دروازے کو کھولا تو دروازہ ایک دم سے کھل گیا

اندر جیا بیڈ پہ بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی ولید جلدی سے اس کے پاس پہنچا تو جیا بھی ولید کو

دیکھ کر اس کے گلے لگی اور اپنے ہاتھوں سے ولید کو اپنے حصار میں لیا ولید نے بھی اسے زور سے

اپنے حصار میں لیا اسے لگ رہا تھا کہ اگر اس نے جیا کو چھوڑا تو جیا پھر سے اس سے جدا ہو جائے گی

جیا اس کے ساتھ لگی آنسو بہا رہی تھی

"بس میری جان میں آ گیا ہو نا بس اب اور نہیں رونا "ولید نے اسے اپنے حصار سے نکال کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے صاف کیے اور دوباری سے اسے اپنے حصار میں لیا

"و ولی مج مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا " جیا کے آنسو تھم گے تھے البتہ ہچکیاں ابھی بھی جاری تھی

"بس کچھ نہیں ہوا چلو آؤ چلتے ہیں " ولید نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے ہی قدم باہر کی جانب بڑھائے

ولید اسے دوسری جگہ سے لے کر گیا تاکہ وہ سکندر رحمان کی بوڈی کو نہ دیکھ سکے

ولید نے اسے لا کر گاڑی میں پیسنجر سیٹ پر آرام سے بیٹھایا اور دروازہ بند کرتے اپنی جگہ پر آیا اور گاڑی کو روڈ پر ڈال دی

ولید جیا کو لے کر گھر آیا تو سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے سوائے مسکان کے جو بے چینی سے جیا اور ولید کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

مسکان جیا کو اندر آتے دیکھ کر اس کی طرف لپکی تھی اور اس کے گلے لگی

"آپی آپ ٹھیک ہے آپ کو کچھ ہوا تو نہیں " مسکان آنسو بہاتی بولی

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہو دیکھو میں بلکل ٹھیک ہو تم رونا بند کرو " جیا نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا

ولید تو ان کا اتنا پیار دیکھ کر ہی حیران تھا

"بس کرو تم لوگ اپنا یہ پیار محبت کا ڈرامہ جانتا ہو کتنا پیار کرتی ہو تم لوگ ایک دوسرے کو " ولید نے ان کے پیار کو نظر لگائی تھی

"ہاں آپ تو جلتے ہیں ہمارے پیار سے اسی لیے نظر لگا رہے ہیں " مسکان سوں سوں کرتی بولی

"میں بھلا تم لوگوں کے جھوٹے پیار سے کیوں جلو گا "

تو جیا نے ولید کو گھوری سے نوازا

"آپی آپ بھائی کو چھوڑے آپ ریسٹ کرے " مسکان جیا کو دیکھ کر بولی تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

"جاؤ گڈیا تم بھی ریسٹ کرو اور زیادہ نہیں سوچنا اور اس بارے میں کیسی کو بتانے کی بھی ضرورت نہیں "

ولید مسکان کے سر پہ ہاتھ رکھتا بولا تو مسکان بھی مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

\-----------------

ولید اپنے روم میں آیا تو جیا کمفرٹر میں گھسی ہوئی تھی ولید مسکراتا ہوا فریش ہونے چلا گیا واپس آیا

تب بھی جیا ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی شاید وہ سو گئی تھی

ولید چلتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھا اور جیا کو بازو سے پکڑ

کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے سینے سے آ کر لگی

جیا جو ابھی ابھی سوئی تھی اس اچانک افتادگی پر اپنی موندی موندی آنکھیں کھول کر ولید کی طرف

دیکھا جو اپنی آنکھوں میں ڈھیروں جزبات لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"میں تمہیں ٹائم دے رہا ہو اب اتنا بھی نا لو کہ میں اپنے آپ پر قابو نہ پا سکو "ولید بوجھل آواز

میں جیا کے گال پہ بوسہ لیتے بولا تو جیا کے اس کی اس قدر بے باکی سے کہی بات پر گال دہکنے لگے

تو اس نے شرما کر

اپنا چہرہ ولید کے سینے میں چھپایا

"میری جان اب اس طرح تو کام نہیں چلے گا نا " ولید نے اسے شرماتے دیکھ کر کہا

"و ولی آپ ایسی باتیں مت کریں " جیا نے اس کے سینے میں منہ دیے ہی کہا

"میری جان میں کیسی باتیں کر رہا ہوں " ولید نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر اس کے

دوسرے گال پہ بھی بوسہ دیا

"و ولی مجھے سونا ہے " جیا کو یہی بہانہ بہتر لگا ولید سے بچنے کے لیے

"میری جان میں تمہیں اریب کی شادی تک کا وقت دے رہا ہو اور یہ بھی میرے لئے بہت مشکل ہے " ولید اس کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھتے بولا تو جیا نے دوبارہ سے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا

"سو جاؤ " ولید کہتا آنکھیں موند گیا البتہ ہاتھ جیا کے بالوں کو سلجھا رہے تھے

مسکان تیار ہوتی کالج کے لیے نکل گئی ان کا آج ٹیسٹ تھا جو کہ روحان نے لینا تھا جو جلدی جلدی اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ سامنے سے آتے انسان سے ٹکر ہوئے تو اس کے ہاتھ میں موجود کچھ کتابیں اور پیپر چھوٹ کر زمین پر گرے

"ایم س سوری " مسکان اسے دیکھے بغیر بولی اور نیچے بیٹھ کر اپنی چیزیں اٹھانے لگی

روحان جو اپنے موبائل کو دیکھتے ہوئے آ رہا تھا کہ سامنے سے آتے کیسی نازک وجود سے ٹکرایا نظر اٹھا کر دیکھا تو مسکان تھی جو اس سے معافی مانگ کر اپنی چیزیں اٹھا رہی تھی

"اٹس اوکے " روحان اس کے ساتھ بیٹھ کر چیزیں اٹھانے میں اس کی مدد کرنے لگا تو مسکان نے روحان کی آواز اس کے اس کی طرف دیکھا

"اسلام علیکم !سر " مسکان روحان کو دیکھ کر بولی تو روحان نے مسکرا کر اسے جواب دیا اور اس چیزیں اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا

"دھیان سے چلا کرے مس مسکان " روحان مسکان کو دیکھ کر بولا جو چہرے پہ معصومیت لیے اپنے نوٹس ٹھیک کر رہی تھی

"ای ایم سوری سر " مسکان شرمندہ ہوتے دوبارہ بولی تو روحان کا دل کیا وہ اسے اس دنیا سے چھپا لے اسے اس دنیا سے دور لے جائے جہاں کوئی اسے اس کے علاوہ دیکھ نا پائے

"اٹس اوکے چلے آئے کلاس میں " روحان اسے کہتا کلاس کی طرف بڑھ گیا تو مسکان بھی اس کے پیچھے لپکی مشائم آج پھر نہیں آئی تھی

مسکان کلاس میں آئی ان کا آج بورڈ ٹیسٹ تھا وہ آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تو ٹیسٹ شروع ہوا

"مس عائزہ آپ آئیں اور کویسچن حل کریں " روحان نے کلاس سب سے گھمنڈی لڑکی کو بلایا جو ہر وقت روحان کو دیکھتی رہتی تھی وہ بلا کی گھمنڈی اور خود غرض لڑکی تھی اسے مسکان کی معصومیت سے نفرت تھی

وہ روحان سے محبت کرتی تھی لیکن اس نے دو تین دفعہ روحان کو مسکان کی طرف دیکھتے پایا تھا جس سے اسے مسکان سے جلن ہوتی تھی اس کا بس چلتا تو وہ مسکان کو جان سے مار دیتی

وہ اٹھی اور بورڈ کی طرف بڑھی اسے آج کا ٹیسٹ بلکل بھی نہیں آتا تھا وہ پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں تھی

اس نے لکھنے کے لیے مارکل اٹھا اور جو دو تین لفظ آتے تھے لکھ دیے

"مس عائزہ یہ آپ نے ٹیسٹ تیار کیا ہے یہ کب سے ٹیسٹ میں نے دیا ہوا تھا تو یہ کی ہے تیاری اگر آپ کالج میں پڑھنے نہیں آتے تو آپ گھر بیٹھ جائے کیوں فضول میں ہم پہ اور اپنے پیرنٹس پہ احسان کرتی ہے برائے مہربانی ہم پہ یہ فضول کے احسان نا کرے " روحان بولنے پہ آیا تو بولتا ہی چلا گیا اور عائزہ کا چہرہ اتنی بے عزتی پہ سرخ ہوا تھا چہرے پہ غصہ آیا تھا

"جائے اپنی جگہ پر تشریف لے جائے "روحان اسے غصے سے دیکھتا ہوا بولا تو عائزہ سرخ چہرے کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

"مس مسکان آپ آئیں اور یہ کویسچن حل کریں "روحان کا لہجہ مسکان کو بلانے پر خودبخود ہی نرم پڑا جو کیسی اور کو تو نہیں البتہ عائزہ کو ضرور محسوس ہوا تھا تو اس نے غصے سے مسکان کی طرف دیکھا جو اپنی سیٹ سے اٹھ رہی تھی

مسکان نے روحان کے پاس جا کر اس سے بورڈ مارکل لیا

اور بورڈ پر ٹیسٹ کرنے لگی اس نے ٹیسٹ بہت اچھے سے یاد کیا تھا کیونکہ اسے اپنی پچھلی بے عزتی نہیں بھولی تھی جو روحان نے اس کے ٹیسٹ نہ پتا اور نہ یاد کرنے پہ کی تھی تو اس نے یہ ٹیسٹ دل وجان سے یاد کیا تھا تاکہ وہ روحان کو دوبارہ موقع نہ دے سکے

مسکان نے ٹیسٹ لکھ کر روحان کی طرف دیکھا جو اس کے ٹیسٹ کو پڑھ رہا تھا

"ویری گڈ مس مسکان آپ کا ٹیسٹ بہت اچھا ہے "روحان نے اس کی تعریف کی تھی اور اس کی بنتی بھی تھی

مسکان تو اپنی تعریف اپنے کھڑوس سر سے سن کر ہی خوش ہو گئ تھی اسے آج توقع نہیں تھی کہ سر اس کی تعریف کرے گا کیونکہ پچھلی دفعہ اس نے توقع کر کے دیکھی تھی لیکن روحان نے اس کی تعریف نہیں کی تھی

مسکان مسکرا کر اپنی جگہ کی طرف بڑھ گئ لیکن عائزہ کو اس کی یہ مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ مسکان کے منہ سے یہ مسکراہٹ چھین لے

"بہت خوش ہو رہی ہو اپنی تعریف پر بہت جلد تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گی کہ تم خوشی لفظ بھی اپنی زندگی سے بھول جاؤ گئ " عائزہ نے مسکان کو مسکراتے دیکھ کر سوچا اور روحان کی طرف دیکھا جو پھر سے مسکان کی طرف دیکھ رہا تھا

عائزہ نے دونوں کی طرف ایک غصیلی نظر ڈالی اسے اپنے جسم سے چنگاڑیاں نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

*****

احسن آج صبح گھر پہنچا تھا کل وہ ساری رات اپنے آفیس میں رہا تھا آج صبح ہی وہ گھر آیا تھا اور سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا لیونگ روم میں کوئی بھی نہیں تھا سب اپنے اپنے کمروں میں تھے کیونکہ ابھی صبح کے پانچ بج رہے تھے وہ ابھی کیسی کا سامنا کرنا بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ اور سوجھی ہوئی تھی ماتھے پہ بال بکھرے ہوئے تھے تو وہ اس حالت میں کیسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ اپنے کمرے میں آکر ڈریسنگ روم سے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا وہ گھنٹہ شاور کے نیچھے کھڑا ہو کر خود کو ریلیکس کر رہا تھا اپنے آپ کو ریلیکس کرنے کے بعد وہ باہر نکلا بال ڈرائے کیے اور لیپ ٹوپ لے کر بیٹھ گیا ابھی اسے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ دروازے پہ دستک ہوئی

" بابا آپ آپ مجھے بلا لیتے میں آ جاتا آپ کیوں آئے " احسن اپنے والد صاحب کو دیکھ کر بولا جو صبح صبح ان کے کمرے میں آئے تھے

"بس میں نے سوچا کل تم سے معلاقات نہیں ہوئی تو تم سے مل آتا ہو پھر تم نے آفیس کے لیے دوبارہ چلے جانا ہے " قاسم صاحب اپنے بیٹے کو گہری نظروں سے دیکھ کر بولے جس کے چہرے پہ اداسی کے سوا کچھ نہیں تھا آنکھیں بھی سوجھی ہوئی تھی

"جی بابا بس کل میں مصروف تھا اس لیے گھر نہیں آ پایا آپ بتائے خیریت تھی " احسن ان سے نظریں چھڑاتے بولا

"جی مجھے ضروری بات کرنی ہے آپ سے " قاسم صاحب بولے

"جی بولے بابا میں سن رہا ہو "

بیٹا میں چاہتا ہو کہ آپ شادی کر لے اگر کوئی لڑکی ہے تو بتا دے ورنہ تمہاری ماما نے ایک لڑکی دیکھ رکھی ہے " قاسم صاحب بیٹے کے تاسرات دیکھتے ہوئے بولے جو بات سننے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوئے تھے

"بابا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا آپ پلیز اس بارے میں دوبارہ بات نہیں کریں گے " احسن خود پہ ضبط کرتے بولے

"کیوں بیٹا آپ نے شادی نہیں کرنی ساری زندگی ایسے ہی بیٹھنا ہے " قاسم صاحب نہیں چاہتے تھے کہ احسن کو پتا چلے کہ وہ بھی اس کے راز کو جانتے ہیں جس کو چھپانے کے لیے کل ساری رات وہ گھر نہیں آیا تھا

"بابا پلیز ابھی نہیں آپ مجھے کچھ ٹائم دے دیں " احسن التجائیہ بولا

"کتنا ٹائم چاہیے "قاسم صاحب بھی آج اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

"ایک دو سال " احسن نے نظریں جھکاتے کہا

"بیٹا ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں بھی خوشیاں آئیں رونق لگے ہماری گود میں چھوٹے چھوٹے بچے آئیں ہماری زندگی کا کیا بھروسہ بیٹا ہم اپنے بیٹے کی زنزگی میں خوشیاں دیکھنا چاہتے ہیں " اس بار قاسم صاحب نے اسے ایموشنل بلیک میل کیا

"بابا آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ آپ لوگوں کو لمبی زندگی دیں "

"تو بیٹا مان جائیں پھر "

"ٹھیک ہے بابا لیکن ابھی سوچنے کے لیے ٹائم چاہیئے " احسن ہار مانتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے ایک ماہ ہے تمہارے پاس سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو اور اگر کوئی لڑکی پسند آئے تو بتا دینا ورنہ تمہاری ماں پسند کر لے گئی " تو احسن تو اپنے بابا کو دیکھتا ہی رہ گیا جیسے وہ سب پہلے سے ہی پلیننگ کر کے آئے تھے

"نہیں بابا مجھے کوئی پسند نہیں جیسا آپ لوگ چاہئے ویسا ہی ہو گا " تو قاسم صاحب نے اپنے بیٹے کو گلے سے لگایا اور ناشتے کا بول کو وہاں سے چلے گئے

احسن کتنی ہی دیر دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے قاسم صاحب گزر کے گئے

"بابا میں کیسے کیسی کو اپنی زندگی میں شامل کر سکتا ہو میں کیسے کیسی کی زندگی برباد کر سکتا ہو یا اللہ میری مدد فرما " احسن سوچ کے رہ گیا

مسکان اور مشائم کالج آئی تو عائزہ نے ان کا راستہ روکا

"بہت معصوم بنتی ہو نا یہ معصومیت کا ڈھونگ لڑکوں کو پھسانے کے لیے کرتی ہو تا کہ لڑکے تمہارے آگے پیچھے گھومیں " عائزہ اس کے سامنے آتی ہوئی اپنی زبان سے زہر اگل رہی تھی

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم اور ہٹو ہمارے راستے سے " مشائم غصے سے عائزہ کو گھورتے ہوئے بولی

البتہ مسکان ابھی تک سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

"میں تم سے بات نہیں کر رہی اور تم میرے منہ نہ ہی لگو تو بہتر ہے " عائزہ مشائم کو دیکھتی نفوہت سے بولی اسے یہ مشائم مسکان سے بھی زیادہ بری لگتی تھی جو مسکان کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو جاتی تھی

"تو بات تو ہم بھی تم سے نہیں کر رہے تو تم ہمارے منہ کیوں لگ رہی ہو " مشائم بولی تو عائزہ نے اپنا ہاتھ مشائم پہ اٹھایا جیسے بیچ راستے مشائم نے روکا

"اپنی حد میں رہوں ورنہ ہاتھ میں بھی اٹھا سکتی ہو "مشائم نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا اور مسکان کا ہاتھ پکڑتی وہاں سے چلے گئ

"دیکھ لو گی تم دونوں کو بہت اڑ رہی ہو نا تمہارے پر نہ کاٹے تو میرا نام بھی عائزہ نہیں " عائزہ پیر پٹختی

وہاں سے چلی گئ

"تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے جو تم بول نہیں سکتی ویسے ہمارے سامنے تو پٹر پٹر چلاتی ہو دوسروں کے سامنے تالو سے چپکا لیتی ہو " مشائم کلاس میں آتے ہوئے مسکان کو گھورتے ہوئے بولی جو گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی

"مجھے ڈر لگ رہا تھا " مسکان آہستہ آواز میں بولی

"میری جان تم جتنا اس دنیا سے ڈرو گی یہ دنیا تمہیں اتنا ہی ڈرائے گی اس لیے ڈرنا نہیں چاہیے مقابلہ کرنا چاہیے "مشائم نے اس بار اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"فرض کرو اگر میں نہ ہوتی تو وہ تم کو جو مرضی کہہ کر چلی جاتی تھی اور تم آگے سے چپ کر کے اس کی باتیں سنتی رہتی ایسا نہیں ہوتا کیا ؟؟" مشائم نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا جس نے فورا ہاں میں سر ہلایا

"مسکان یہ دنیا بہت خود غرض ہے یہاں پہ لوگ اپنے مطلب کے لیے ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور مطلب پورا ہوتے ہی وہ ایسے کنارہ کرتے ہیں جیسے پہلے کبھی اسے دیکھا بھی نہیں ہو اس دنیا کے لوگ تمہاری طرح معصوم نہیں ہے

تم بھی اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر نکل کر دیکھو اس دنیا کو اگر تم ایسے ہی رہی تو عائزہ جیسی تمہاری اس معصومیت کو چھین لے گئی " مشائم نے اپنی عمر سے بڑی باتیں مسکان کو سمجھائی

"میں کیا کرو" مسکان نے اس کی باتیں سن کر بس یہی پوچھا تو مشائم نے اپنا سر پکڑ لیا

"تم بس تھوڑی سی چلاک ہو جاؤ اور دنیا کا مقابلہ کرنا سیکھو"

"میں کیوں کرو میرا بھائی ہے میری آپی ہے اور تم بھی تو ہو مجھے بچانے کے لیے "مسکان مسکراتے ہوئے بولی

لیکن اگر تم اکیلی کہی ہوئی تو جہاں ہم میں سے کوئی بھی نا ہوا پھر "آج پتا نہیں وہ ایسی باتیں کیوں کر رہی تھی

"میں تم لوگوں کے بغیر کہی جاتی نہیں تو میں اکیلی کہاں جاؤں گی"

" تم اکیلی ہمارے بغیر اپنے ہیسبینڈ کے ساتھ جاؤ گی " مشائم نے شرارت سے کہا تو مسکان کے گال 'اپنے ہسبینڈ 'لفظ سن کر سرخ ہوئے تھے

" OMG you are blushing"

مشائم نے اسے اور چھیرا

"بتمیز چپ کرو ورنہ میں اریب بھائی سے تمہاری شکایت لگا دو گی " مسکان نے کہا تو مشائم نے اریب کے نام منہ ایسے کیا جیسے منہ میں کڑوا بادام آ گیا ہو

"تم اس کا نام نہ ہی لو تو اچھا ہے " مشائم برا سا منہ بناتے بولی تو مسکان ہنسنے لگی

"کیوں میرا اتنا اچھا اریب بھائی ہے میں اس کے خلاف

ایک لفظ نہیں سنو گی " مسکان مصنوعی غصے سے بولی تو مشائم تو اسے دیکھتی ہی رہ گئی جو اپنی دوست کی بجائے اپنے بھائی کی سائڈ لے رہی تھی

"مسکان میں تمہاری دوست ہو " اس نے جیسے اسے یاد کروایا

"جانتی ہو اور وہ میرا معصوم بھائی ہے "مسکان کے منہ سے اس کے لیے معصوم لفظ سن کر مشائم کو کھانسی کا دوڑا پڑا تھا

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو " مسکان اسے کھانستے دیکھ پریشانی سے بولی تو مشائم نے ہاں میں سر ہلایا

"تم کیسی دن مجھے ہیٹ اٹیک کرواؤ گی " مشائم کچھ دیر بعد سمبھلی تو مسکان کو غصے سے گھورا مسکان پہلے تو اس کی بات سمجھی نہیں لیکن جب سمجھ آیا تو کھکھلا کر ہنسی تو مشائم بھی اسے دیکھ کر مسکرائی دور کہی دو آنکھوں میں لہو اترا تھا ان کو ہستے دیکھ کر

"بہت جلد تم لوگوں سے یہ مسکراہٹ چھینوں گی " عائزہ غصے سے انہیں گھورتی ہوئی بولی اور چہرہ ان سے پھیر لیا وہ انہیں اور مسکراتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی

"اسلام علیکم ! "احسن آفیس سے آتا ہوا سب کو لیونگ روم میں بیٹھے دیکھ کر بولا جہاں سب اپنی بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے

"والیکم اسلام! برخودار کہاں بزی رہتے ہو آج کل " صدیق صاحب احسن کو دیکھ کر بولے جو آج کل زیادہ ہی مصروف رہتا تھا

"ایسی بات نہیں ہے چاچو بس آج کل آفیس میں مصروف رہتا ہو " احسن نے غلطی سے بھی مشائم کی طرف نہیں دیکھا تھا

"خیر تو ہے نا آج کل آپ آفیس میں بہت مصروف رہتے ہیں " مشائم احسن کو چھیڑتے ہوئے بولی تو احسن اداس سا مسکرایا اور اس کی یہ مسکراہٹ قاسم صاحب سے چھپی نہیں رہی تھی

"ویسے احسن بھائی آپ کب شادی کر رہے ہیں میں آپ کو پہلے بتا رہی ہو لڑکی میری پسند کی ہو گئ اور اگر آپ کیسی کو پسند کرتے ہیں تو بھی بتا دیں میں اس سے مل لو گئ اگر مجھے پسند آئ تو میں آپ کی شادی کروا دو گی "مشائم پھر سے احسن کو چھیڑتے ہوئے بولی تو احسن کو یہاں بیٹھا دنیا کا سب سے غلط فیصلہ لگا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے مجھے کوئی نہیں پسند " احسن نے یہ کس ازیت سے کہا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا

"ٹھیک ہے پھر میں آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈا شروع کر دیتی ہو " مشائم نے مسکراتے ہوئے کہا تو احسن کے علاوہ سب مسکرائے

"میں بھی تمہارے ساتھ ہو دونوں مل کر لڑکی ڈھونڈتے ہیں اور بس اب جلدی سے احسن کی بھی شادی کرواتے ہیں تاکہ تمہارے جانے کے بعد ہمیں تمہاری کمی محسوس نہ ہو " احسن کی ماما مشائم کو دیکھ کر بولی تو احسن کو وہاں سے اٹھنا ہی بہتر لگا

"ماما میں فریش ہو کر آتا ہو "احسن یہ کہتا وہاں روکا نہیں تھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

******

اریب اور اس کی بہن منال آج مشائم کے گھر آئے ہوئے تھے کیونکہ منال کو اپنی ہونے والی بھابھی سے ملنا تھا تو وہ اریب کو اپنے ساتھ لائی تھی

اریب اور مشائم کی جب سے مگنی ہوئی تھی ان کی معلاقات نہیں ہوئی تھی اریب کا کہنا تھا کہ وہ اب شادی سے پہلے مشائم سے نہیں ملے گا لیکن اس کی معصوم اور شرارتی بہن نے اپنی ہونے والی بھابھی سے ملنا تھا اور اس نے اریب کے ساتھ ہی کہی باہر جانا ہوتا تھا تو یہاں بھی وہ اپنے بھائی کو ساتھ لائی تھی اور اریب اپنی بہن کی بات ٹال نہیں سکا اس لیے اسے بھی ساتھ آنا پڑا ویسے بھی دل بے ایمان ہو رہا تھا اپنی دشمنِ جاں سے ملنے کے لیے

"اسلام علیکم ! "دونوں نے آتے ہی لیونگ روم میں بیٹھے افراد کو سلام کیا جہاں گھر کے بڑے بیٹھے ہوئے تھے

"واعلیکم اسلام !"سب نے انہیں مل کر جواب دیا

"وہ دراصل آج منال کا مشائم کو ملنے کا دل کر رہا تھا

اور وہ مشائم سے ملنا چاہتی تھی اس لیے ہم آ گئے "

اریب نے کہا تو سب مسکرائے

"ہاں بھئی ہماری بیٹی کا گھر ہے جب مرضی آ سکتی ہے" احسن کی والدہ منال کو پیار کرتے ہوئے بولی

تو منال اور اریب بھی مسکرائے

"بھابھی کدھر ہے " منال بولی

"بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے روکو میں بلواتی ہو " مشائم کی والدی بولی

"نہیں آنٹی میں چلی جاتی ہو آپ روم بتا دیں " منال مسکراتے ہوئے بولی

"جی بیٹا سیکنڈ فلور پر سیکنڈ روم مشائم کا ہے " مشائم کی والدہ نے بتایا تو منال مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھ گئی

منال اوپر آئی تو دونوں سائیڈ پر روم بنے ہوئے تھے وہ مسکراتے ہوئے دائیں سائیڈ کے سیکنڈ روم کی طرف بڑھ گئی

"اسلام علیکم !بھابھی " منال نے دروازہ کھولتے ہی چہکتی آواز میں کہا

احسن جو نہا کر پینٹ پہنے گلے میں ٹاول ڈالے واشروم سے نکل رہا تھا کیسی صنف نازک کی آواز پر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایک اٹھارہ انیس سال کی لڑکی کھڑی تھی فل بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنے سر پہ ریڈ کلر کا ڈوبٹہ اچھے طریقے سے لیے کھڑی تھی چہریں پہ معصومیت تھی

منال نے اپنے سامنے شرٹ لیس انسان کو دیکھ کر جلدی سے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا گال شرم کی وجہ سے دہکنے لگے تھے

احسن کی آنکھوں میں غصے سے سرخی آئی تھی بیڈ سے اٹھا کر شرٹ پہنی اور منال کی طرف بڑھا

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو " احسن نہایت غصے سے اس کی طرف دیکھ کر دھاڑا تو منال اپنی جگہ سے اچھلی

"و__وہ م__میں من__منال ہو بھا__بھابھی سے ملنے آ__آئی تھی " منال لڑکھڑاتی زبان میں آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر بولی بولتے وقت وہ نہایت معصوم لگ رہی تھی لیکن احسن کی آنکھوں میں اس کی بات سن کر لہو اترا تھا تو وہ اریب کی بہن تھی اور مشائم کی نند احسن یہ سوچ کر ہی اس معصوم کی طرف غصے سے بڑھا اور اس کا بازو زور سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا کہ منال گرتے گرتے بچی

"آئندہ ہر کیسی کے کمرے میں یو منہ اٹھا کر نہیں آتے یہ بات یاد رکھنا "احسن یہ کہتا اس کے منہ پہ زور سے دروازہ بند کر گیا منال کی آنکھوں سے اپنی اتنی بے عزتی پر آنسو نکل کر گالوں کو بگھو گئے تھے جنہیں منال نے بے دردی سے صاف کیا اور اپنے قدم سیڑیوں کی طرف بڑھا لیے

"منال تم تم یہاں کیا کر رہی ہو " ابھی وہ جاتی جب مشائم اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئی اور منال کو دیکھا

منال نے پیچھے مڑ کر مشائم کو دیکھا اور شرمندہ ہو کر اس کی طرف بڑھی اسے اپنا آپ چور سا لگا

"وہ میں آپ سے ملنے آئی تھی " منال مشائم کے گلے ملتی بولی

"آؤ پھر "مشائم اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لائی

"اب بولو یہاں کیا کر رہی تھی اور واپس کیوں جا رہی تھی مجھ سے ملے بغیر " مشائم اسے دیکھتے کہا جو نظریں نیچی کیے بیٹھی تھی

"نہیں وہ میں آپ سے ہی ملنے آئی تھی لیکن غلط کمرے میں چلی گئ اس لیے واپس جا رہی تھی " منال نے آدھی بات چھپا کو مشائم کو بتایا تو مشائم نے ہاں میں سر ہلایا

"آؤ پھر نیچھے چلتے ہیں " مشائم بولی

"جی نیچھے بھائی بھی بیٹھے ہیں " منال نے شرارت سے مشائم کو آنکھ ونک کرتے کہا تو مشائم کی دھڑکنوں نے سپیڈ پکڑی تھی اور منال کو گھور کر دیکھا جو اسے شرارت سے دیکھ رہی تھی

جب سے اریب اور مشائم کی مگنی ہوئی تھی مشائم کو پتا نہیں کیوں لیکن اریب سے جھجھک محسوس ہوتی تھی جب بھی کوئی اس کا نام لیتا اس کی دھڑکنے سپیڈ پکڑ لیتی تھی

"کیوں وہ یہاں کیا کر رہا ہے" مشائم بولی

"وہ آپ سے ملنے آیا ہے اور ساتھ میں مجھے بھی لے آیا تاکہ کوئی غلط نہ سمجھے" منال نے سچ میں جھوٹ مکس کر کے بولا آنکھوں میں واضح شرارت چمک رہی تھی جیسے مشائم نے بھی محسوس کیا تھا

"منااال" مشائم نے اسے گھور کر چیخ کر کہا کہ منال نے باقائدہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا

"یار بھابھی آپ کے پاس ہی بیٹھی ہو اور الحمداللہ میرے کان بھی ٹھیک ہے آپ کو اپنا گلا خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے" منال ابھی بھی باز نہیں آئی تھی وہ بھول چکی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اپنی آنکھوں سے آنسو بہا رہی تھی تو مشائم نے اس کی کمر پر ایک مکہ رسید کیا تو منال نے کراہ کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھا

اور مشائم کی طرف دیکھا جو دوبارہ سے پنچ بنا رہی تھی

"اچھا اچھا ٹھیک ہے بتاتی ہو بتاتی ہو مجھے اپنی بھابھی سے ملنا تھا لیکن یہاں تو بوکسر سے پالا پڑ گیا" منال جلدی جلدی بولی کہ کہی دوبارہ اسے مکہ نا کھانا پر جائے تو مشائم ہسنے لگی

وہ ابھی کچھ اور بولتی جب کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی

"مشائم بی بی منال بی بی آپ لوگوں کو نیچھے کھانے کے لیے بولا رہے ہیں " ملازمہ یہ کہتی واپس چلے گئی تو منال اور مشائم بھی نیچے کی طرف بڑھی

مشائم اور منال نیچے گئی تو سب ڈائینگ روم میں بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے

سامنے بڑی کرسی پر قاسم صاحب جبکہ اس کے دائیں طرف صدیق صاحب اس کے ساتھ اریب اریب کے ساتھ احسن بیٹھا ہوا تھا جبکہ قاسم صاحب کے بائیں طرف مشائم اور منال آ کر بیٹھی ان کے ساتھ احسن اور مشائم کی والدہ تھی

مشائم نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں اریب بظاہر تو صدیق صاحب سے باتیں کر رہا تھا مگر وہ مشائم کو بھی وقفے وقفے سے دیکھ لیتا مشائم اپنے اوپر بار بار اس کی نظریں اٹھتی محسوس کر رہی تھی لیکن نظریں جھکائے ہی بیٹھی رہی

منال جو مشائم کے ساتھ بیٹھی تھی اپنے سامنے احسن کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نمی آئی جسے اس نے بڑی مشکل سے پیچھے دھکیلا اور سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف ہوئی

لیکن احسن نے اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا

"مجھے کیا ضرورت تھی اتنا روڈلی بیہیو کرنے کی اگر وہ اریب کی بہن تھی تو اس میں اس کی کیا غلطی تھی " احسن سوچ ہی سکا اور پھر سر جھٹک کر کھانے میں مصروف ہوا

اریب جو کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک سے اس کے ہاتھ میں موجود پانی کا گھاس اس کے کپڑوں پہ گرا تو وہ جلدی سے اٹھا اور اپنی سکن شرٹ کو دیکھا جو بھیگ چکی تھا

"اوو شٹ "

"مشائم بیٹا آپ اریب بیٹے کی شرٹ ڈرائے کر دے " مشائم کی والدہ مشائم کو دیکھ کر بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا اور اریب کو اپنے پیچھے چلنے کا اشارہ کیا تو اریب اس کے پیچھے چل پڑا

\-------------------

مشائم نے اسے اپنے کمرے میں لا کر اس سے شرٹ اترانے کا اشارہ کیا تو اریب نے اپنی شرٹ اتار کر اسے دی مشائم تو اسے شرٹ لیس دیکھ کر گلابی پڑی تھی چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا تھا دل نے الگ شور ڈالا تھا

مشائم جلدی سے اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر ڈریسنگ روم کی طرف گئی

اریب تو اس کے چہرے پہ ایک الگ رنگ دیکھ کر سرشار ہوا تھا اسے مشائم کے چہرے پر شرم وحیا کے رنگ بہت اچھے لگے تھے اسے مشائم کا شرمانا اچھا لگا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ مشائم بھی یوں شرما سکتی ہے اریب کا دل تو کر رہا تھا کہ وہ ابھی مشائم کو اپنے سینے میں چھپا لے لیکن ابھی ایسا ممکن نہیں تھا

مشائم نے واپس آ کر اسے نظریں جھکائے ہی شرٹ پکڑائی تو اریب نے مسکراتے ہوئے اس سے شرٹ لے کر پہنی

"ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ تم بھی اتنا شرماتی ہو گئ " اریب تھوڑا سا اس کی جانب جھکتے ہوئے بولا تو مشائم جلدی سے پیچھے ہٹی اور اریب کو گھور کر دیکھا

"م میں بھلا تم سے کیوں شرماؤ " مشائم کنفیڈینس سے بولی تو اریب اس کے منہ سے اپنے لیے پھر سے لفظ 'تم' سن کر اسے غصے سے گھورا تھا

"میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ تم نہ بولا کرو تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی " اریب نہایت غصے سے اس کی طرف دیکھ کر بولا تو ایک سیکنڈ کے لیے تو مشائم اسے غصے میں دیکھ کر ڈر گئ تھی

"اور میں نے بھی کتنی دفعہ کہا ہے کہ میں تمہیں تم ہی بولو گی " مشائم پھر سے بولی تو اریب نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھیج کر اپنے غصے پر ضبط کیا

"تمہیں تو میں شادی کے بعد سیدھا کرو گا " اریب اسے کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا

"آیا بڑا 'تمہیں تو میں شادی کے بعد سیدھا کرو گا ' جیسے میں ٹیڑھی ہو " مشائم اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی اور باہر کی جانب بڑھ گئ

اریب اور منال ڈنر کر کے اپنے گھر کی طرف چلے گئے

مسکان آج پھر کالج اکیلی آئی تھی مشائم کی جمعہ کو شادی تھی تو وہ کم ہی کالج کو اپنی شکل دیکھاتی تھی

مسکان کا سارا دن مشائم کے بغیر بور گزرا

"مسکان تمہیں کوئی اس طرف بلا رہے ہیں " چھٹی کے وقت ایک لڑکی مسکان کے پاس آ کر اسے

ایک طرف اشارہ کر کے بتانے لگی

"کون " مسکان نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

"پتا نہیں کوئی لڑکی ہے کہتی مسکان کو بلا دو " وہ لڑکی لا پروائی سے بول کر وہاں سے چلی گئ

مسکان پہلے تو کنفیوز ہوتی اس طرف دیکھتی رہی جہاں وہ لڑکی اشارہ کر کے گئ تھی اور پھر اپنے قدم

اس طرف بڑھائے

مسکان اس جگہ پہنچی تو وہاں ایک پرانا سا کمرہ بنا تھا لیکن وہاں کوئی زی روح بھی نہیں تھی مسکان نے

اردگرد دیکھ کر اپنے قدم اس کمرے کی جانب بڑھائے

ابھی وہ اس کمرے میں گئ ہی تھی کہ پیچھے سے کیسی نے کمرے کو باہر سے لاک کر دیا

مسکان نے جلدی سے مڑ کر پیچھے دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا مسکان کو خوف محسوس ہوا کیونکہ کمرہ

اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کہی سے بھی باہر کی روشنی نہیں آ رہی تھی مسکان دروازے کی طرف بڑھی

اور اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ نہیں کھولا

اسے اب سہی معنوں میں خوف محسوس ہوا تھا

"کوئی ہے دروازہ کھولو "

"کک کوئی ہے پپ__پلیز میں یہاں پھس گئی ہو دروازہ کھولو " مسکان لرزتی آواز میں بولی آنکھوں سے آنسو آنا شروع ہو گئے تھے اس کو اپنا وجود کانپتا ہوا محسوس ہوا

"پپ پلیز کک کوئی دروازہ کھولو " مسکان روتے ہوئے بولی لیکن باہر کوئی ہوتا تو دروازہ کھولتا اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا

"پپ پلیز اللہ کے لیے میری مدد کرے " مسکان بند ہوتی آنکھوں سے بولی اور وہی دروازے کے پاس بے ہوش ہو

گئی

******

روحان جو آج بھی باہر مسکان کے آنے کا ویٹ کر رہا تھا

کیونکہ ابھی تک اس نے اس کا ڈرائیور نہیں دیکھا تھا لیکن ابھی تک وہ کالج سے ہی نہیں نکلی تھی سب لوگ آہستہ آہستہ کالج سے نکل رہے تھے مسکان ان میں سے کہی بھی نہیں تھی اب اسے مسکان پہ غصہ آیا تھا جو کالج سے باہر آنے کا نام نہیں لے رہی تھی روحان نے قدم کالج کی طرف بڑھائے

وہ کالج میں آیا تو اس میں بھی اِکا دُکا ہی سٹوڈنٹ رہ گئے تھے روحان کلاس میں گیا لیکن مسکان وہاں بھی نہیں تھی اب وہ سہی معنوں میں پریشان ہوا تھا اور جلدی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے وہ مسکان کو ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا لیکن مسکان اسے کہی بھی نہیں ملی

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے پچھلی جگہ پر آیا لیکن وہاں کسی کا نام و نشان نہیں تھا خستہ کمرہ بھی باہر سے لاک تھا وہ واپس سے باہر جانے لگا جب اسے ایک بلیک کلر کے کپڑے کا ٹکڑا دروازے کی سائڈ پر کیل سے اٹکا ہوا نظر آیا اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا اس نے آج مسکان کو بلیک چادر میں دیکھا تھا تو کیا وہاں مسکان تھی ؟؟یہ سوچ آتے ہی روحان پاگل ہوتا کمرے کی طرف بڑھا تھا اور دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ نہیں کھولا روحان نے زور سے دروازے کو دھکا دیا تو ایک دم سے دروازہ کھولا سامنے ہی مسکان ہوش و ہواس سے بیگانا نیچے گری ہوئی تھی روحان اندھا دھند اس کی طرف لپکا اور نیچے بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا

"مس-مسکان اٹھو کک کیا ہوا ہے ؟؟"

"ااٹھو ! مسکان پلیز اٹھو " روحان پاگلوں کی طرح اس کی چادر کو اس کے چہرے پہ رکھ کر اپنا ہاتھ اس کے گال کے ساتھ تھپتھپا رہا تھا وہ اس کے چہرے کو چھونا نہیں چاہتا تھا

"مم- مسکان ا -اٹھو " روحان کو اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوا وہ کیا کرے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر میں اس نے فون نکال کر مشائم کو فون کیا اس کے علاوہ اس کے پاس کسی اور کا نمبر بھی نہیں تھا

"ہیلو کون بات کر رہا ہے ؟؟" مشائم کال اٹینڈ کرتے بولی

" ہہ ہیلو مشائم میں روحان بات کر رہا ہو تم جلدی سے کالج میں آؤ مسکان بے ہوش ہو گئ ہے

"روحان نے اسے جلدی سے سب کچھ سمجھا کر فون بند کیا اور دوبارہ سے مسکان کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا دوسری طرف مشائم اپنی دوست کی حالت کا سن کر پریشان ہوتی جلدی سے کالج کی طرف بڑھی تھی

ولید جو اپنے آفیس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب اس کا فون بجا اس نے دیکھا تو وہاں مشائم کالنگ

نظر آیا تو ولید نے حیران و پریشان ہوتے کال پک کی کیونکہ کبھی اسے مشائم کے نمبر سے کال نہیں آئی تھی

"اسلام علیکم ! مشائم بیٹا سب خیرت ہے ؟؟" ولید نے پریشان ہوتے پوچھا تو اگے سے مشائم کا جواب سن کر اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا

"کیا ہوا ہے مسکان کو ؟" ولید جلدی سے گاڑی کی کی اٹھاتے ہوئے بولا

"پتا نہیں ولید بھائی وہ کالج کے کمرے میں بے ہوش پڑی تھی آپ جلدی سے ہوسپیٹل پہنچے " آگے سے مشائم کی نم آواز آئی تو ولید نے جلدی سے گاڑی ہوسپیٹل کے راستے پر ڈالی

\-------------------

وہ سب اس وقت ہوسپیٹل میں موجود تھے مشائم بینچ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جبکہ ولید اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا جبکہ روحان ایک جگہ کھڑا آئی سی یو کے دروازے کو گھور رہا تھا

جہاں مسکان موجود تھی

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نکل کر باہر آیا تو سب جلدی سے اس کی طرف بڑھے

"ڈاکٹر کیسی ہے وہ؟" سب سے پہلے روحان نے پوچھا تو ولید نے اس کے پریشان چہرے کو غور سے دیکھا وہ کب سے روحان کی بے چینی کو نوٹ کر رہا تھا

"ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئ تھی اب وہ ٹھیک ہے آپ انہیں ہوش آنے کے بعد لے جا سکتے ہیں لیکن اس کا پورا خیال رکھیے گا" ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز سے بتاتا وہاں سے چلا گیا پیچھے سب نے شکر کا سانس لیا

"تھینکیو آپ نے میری بہن کو بچایا" ولید روحان کے پاس آ کر بولا

بھلا خود کو بھی کوئی کچھ ہونے دیتا ہے ؟ روحان بس سوچ ہی سکا

"نہیں اس کی ضرورت نہیں یہ تو میرا فرض تھا " روحان اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا دل تو کر رہا تھا کہ ایک بار وہ مسکان کو دیکھ لے لیکن ابھی یہ وقت ٹھیک نہیں تھا اسے وہاں سے جانا ہی بہتر لگا

مسکان غنودگی میں بھی ڈر رہی تھی وہ مسلسل 'مجھے بچاؤ کوئی ہے ' ہی کہی جا رہی تھی جب ولید اس کے کمرے میں آیا

"مسکان میری جان آپ ٹھیک ہے "ولید اسے بڑبڑاتے دیکھ جلدی سے اس کے پاس آ کر بولا

"بھائی مجھے بچائے یہاں بہت اندھیرا ہے " مسکان بند آنکھوں سے آنسو بہاتے بولی تو ولید نے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیر کر اسے اپنے ہونے کا احساس کروایا

"مسکان میری جان دیکھو آپ کا بھائی آپ کے پاس ہے کچھ نہیں ہوا میری جان "ولید مسلسل اپنا ہاتھ اس کے بالوں پہ پھیرتے ہوئے اسے ریلیکس کر رہا تھا تو مسکان بھی تحفظ کے احساس سے ولید کے سینے میں منہ چھپاتی دوبارہ سو گئی

مسکان کو دوبارہ ہوش آیا تو ولید اور مشائم اسے گھر لے آئے حیا تو مسکان کی طبیعت دیکھ کر ہی گھبرا گئی تھی

ولید نے اسے اس کے کمرے میں بیڈ پر آرام سے لٹایا اور اس کے سرہانے بیٹھ گیا سب ہی اس کے کمرے میں موجود تھے سب کے چہروں پہ پریشانی تھی ولید نے سب کو تھوڑا بہت بتا دیا تھا

سب اس کے آرام کرنے کے غرض سے کمرے سے چلے گئے تھے ولید مشائم کو چھوڑنے چلا گیا جیا البتہ اس کے پاس ہی بیٹھی تھی

"میری جان جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ بلکل اچھی نہیں لگ رہی اس طرح لیٹی ہوئی " جیا اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی بولی اسے اپنی نند پلس بہن سب سے عزیز تھی وہ اسے ایسے لیٹے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی

جیا اس ماتھا چومتی ہوئی اس کے آرام کے غرض سے وہاں سے چلی گئ

منال جب سے مشائم کے گھر سے آئی تھی وہ احسن کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اسے بار بار احسن کا اپنے اوپر غصہ کرنا اسے اپنے کمرے سے نکالنا یاد آ رہا تھا اور اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی اس نے پہلی بار احسن کو ولید کی مہندی پہ دیکھا تھا

تو اس کا دل ایک الگ انداز سے دھڑکا تھا اس نے آج تک کیسی لڑکے کو بھی نہیں دیکھا تھا لیکن اس دن اس کا دل کیا وہ احسن کو دیکھتی ہی رہے منال کو اپنی یہ حرکت بہت بری لگی تھی اسے خود اپنے دل کی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی

جب وہ مشائم سے ملی جب ان کی سب فیملی مشائم کا رشتہ لینے گئی تھی تو مشائم کو دیکھ کر منال تھوڑا حیران ہوئی تھی کیونکہ مہندی والے دن منال نے احسن اور مشائم کو جاتے دیکھا تھا لیکن اس دن اس کی معلاقات احسن سے نہیں ہوئی تھی

منگنی والے دن بھی اس کی آنکھیں احسن کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھی لیکن اس دن بھی احسن اسے کہی نظر نہیں آیا پتا نہیں اس دن اسے بہت برا فیل ہوا اور اپنے آپ پہ بھی غصہ آیا جو اس کا انتظار کر رہی تھی

لیکن آج اچانک وہ اس کے سامنے تھا اور وہ بھی اتنے غصے میں پہلے تو منال کو یقین ہی نہیں ہوا لیکن اس کے یوں غصے سے بولنے پہ منال ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی

اور اب وہ اپنے بیڈ پہ بیٹھی کب سے احسن کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ شرارتی سی لڑکی محبت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اور اللہ نے اسے محبت ایسے کروائی کہ اس معصوم شرارتی لڑکی کو پتا ہی نہیں چلا

"آپ بہت برے ہیں " منال آنکھوں میں نمی لیے خود سے مخاطب ہوئی اور سونے کے لیے لیٹ گئی لیکن آج نیند اسے مشکل ہی آنی تھی

رات کے وقت وہ اس کے کمرے کی کھڑکی سے کود کر کمرے میں داخل ہوا کمرے میں روشنی تھی کیونکہ اسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا روحان کی نظریں بیڈ کی طرف گئی جہاں وہ دنیا جہاں سے بے خبر بلینکٹ میں چھپی سو رہی تھی صرف چہرہ نظر آ رہا تھا

روحان مسکراتا ہوا اس کے قریب گیا اور فرصت سے اسے دیکھنے لگا جب سے وہ ہوسپیٹل سے واپس آیا تھا اس کو ایک پل سکون کا نہیں ملا وہ جلد از جلد مسکان کو ملنا چاہتا تھا اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا اور اب وہ اس کے کمرے میں اس کے پاس کھڑا فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا

"جس نے یہ کیا ہے میں اسے چھوڑو گا نہیں " روحان اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا جو سوتے ہوئے اور معصوم لگ رہی تھی

"بہت جلد میں تمہیں اپنی دسترس میں لے لو گا اور اس دنیا سے چھپا کر رکھو گا یہ دنیا تمہارے لائک نہیں ہے "

روحان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے ابھی اپنی دسترس میں لے لے کافی دیر وہ اس کے پاس کھڑا اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا مسکان کو شاید میڈیسن کا اثر تھا جو وہ اس کی نظروں کی تپش سے آنکھیں نہیں کھول پائی

اس نے ٹائم دیکھا جہاں صبح کے تین بج رہے تھے تو وہ مسکان کو ایک نظر دیکھتا جس راستے سے آیا تھا اسی سے واپس چلا گیا اس نے اپنی زندگی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا اب اس کے دل کو سکون تھا

ولید اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھا تھا جبکہ جیا اس کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی
ولید کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے پہلے سکندر کا اس کی زندگی میں آنا پھر جیا کا کڈنیپ ہوا کسی کا جیا کے بارے میں بتا پھر سکندر کا قتل ہوا اور اب مسکان کا کالج میں بند ہوا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی اور جیا کی طرف دیکھا جو پرسکون سو رہی تھی اس نے جیا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور خود بھی سونے کی غرض سے آنکھیں موند لی

****

جیا دو گھنٹے سے ولید کے آنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اس نے آج جیا کو اریب کی شادی کے لیے شاؤپنگ پر لے کر جانا تھا آج ولید نے اسے سختی سے کیسی اور کے ساتھ جانے کے لیے منا کیا تھا اور کہا تھا میں خود تمہیں شاؤپنگ پر لے کر جاؤ گا اور اب وہ کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا جو وعدہ کر کے بھول گیا تھا جیا نے اسے کتنی بار فون بھی کیا لیکن وہ پہلے تو فون اٹھا

نہیں رہا تھا اور بعد میں بند جا رہا تھا جیا کو اب غصہ آ رہا تھا آنکھوں میں بھی تیزی سے آنسوؤں نے جگہ بنائی اب رات کے دس بج رہے تھے اور وہ ولید کا سات بجے سے انتظار کر رہی تھی باقی سب ڈنر کر کے سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جیا ولید سے دل میں ناراضگی کا عہد کر کے سو گئی اب وہ ولید سے پکا والا ناراض ہونے کا ارادہ رکھتی تھی

ولید جس نے آج جیا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے شاوٴپنگ پر لے کر جائے گا لیکن اچانک سے ایک ضروری میٹنگ اٹینڈ کرنے کی وجہ سے وہ جیا کو شاوٴپنگ پر لے جانا بھول گیا تھا اور اس کا فون بھی اپنے آفیس میں رہ گیا جس کی وجہ سے پہلے تو جیا کی کال اٹھا نہیں سکا لیکن بعد میں بیٹری ڈیڈ ہونے کی وجہ سے موبائل اوف ہو گیا

اب رات کے ساڑھے دس بجے وہ اپنے آفیس سے موبائل اور گاڑی کی کیز اٹھا کر گھر کے لیے نکلا تو اسے خیال آیا کہ جیا تو اس کا انتظار کر رہی ہو گئ ولید نے جلدی سے اپنا موبائل نکال کر دیکھا تو موبائل اوف تھا اسے جی بھر کے اپنے آپ پر غصہ آیا جو میٹنگ کے چکر میں جیا سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا تھا اب پکا جیا اس سے ناراض ہو چکی ہو گئ ؟؟ یہ سوچتے ہی ولید ہلکا سا مسکرایا اس نے آج تک جیا کی ناراضگی نہیں دیکھی تھی لیکن وہ کچھ شرمندہ بھی تھا

ولید گھر پہنچا تو سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے چلے گئے تھے ولید سب سے پہلے مسکان کے کمرے میں آیا آج مسکان کالج بھی نہیں گئی تھی اسے ہلکا سا ڈر کی وجہ سے بخار بھی ہو گیا تھا

ولید اس کے کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی ولید نے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اب اپنی متاعِ جان کی ناراضگی کا سوچتے رخ اپنے کمرے کی طرف کیا

ولید کمرے میں آیا تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا ولید کے لب مسکرائے کیونکہ جب سے اس کی شادی ہوئی تھی جیا اس کے آنے کا انتظار کرتی تھی اور اس کے ساتھ ہی رات کا ڈنر کرتی تھی لیکن آج نا اس نے ولید کے آنے کا انتظار کیا بلکہ وہ ڈنر کر کے سو بھی گئی تھی

ولید اس کی معصوم سی ناراضگی والا انداز دیکھ کر ہلکہ سا قہقہہ لگا کر ہنسا اور ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا

کپڑے چینچ کرنے کے بعد ولید بیڈ پر اپنی سائڈ پر آ کر لیٹ گیا اور جیا کو دیکھا جس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے ولید کے دل کو کچھ ہوا تو کیا وہ روتی سوئی ہے ؟؟ولید سوچ ہی سکا

"جیا میری جان! "ولید نے اس کے کان کے جھک کر سرگوشی نما آواز میں اسے محبت سے پکارا لیکن جیا ٹس سے مس نہیں ہوئی

"جانِ ولید سوری نا اپنے ولی کو معاف کر دو " ولید دوبارہ سے اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بول کر اسے بچوں کی طرح منا رہا تھا جیا جو ولید کے کمرے میں آنے سے ہی جاگ گئی تھی لیکن ڈھیٹ بنی سونے کی اکٹینگ کرتی رہی لیکن ولید نے یوں منانے پر اس کے نے سپیڈ پکڑ لی

"جیا میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو چلو اٹھو شاباش " ولید نے اس بار تھوڑا سختی سے کہ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے اٹھانے کی کوشش کی تو جیا کی آنکھوں میں آنسو نکل کر اس کے بالوں میں جزب ہوئے تو ولید نے اس کے آنسو دیکھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

"آئی ایم سو سوری جانِ ولی بس ایک دفعہ معاف کر دو پکا پرومس آگے سے کبھی نہیں بھولوں گا "

ولید اسے سینے سے لگائے اس کے بالوں میں مسلسل اپنی انگلیاں چلاتا اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا

"آآ آپ نن نے میرا فون بھی نہیں اا اٹھایا " جیا ہنوز اس کے سینے سے لگی آنسو بہاتی بولی تو ولید کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

"میری جان موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گئ تھی "

"نہیں پہلے آپ نے جان بوجھ کر نہیں اٹھایا " جیا نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی

"ایسی بات نہیں ہے دراصل مجھے میٹنگ میں جانا پڑ گیا تو موبائل آفیس میں ہی رہ گیا تھا جس کی وجہ سے تمہاری کال کا پتا نہیں چلا " ولید جس نے آج تک کیسی کو اپنی صفائی نہیں دی تھی وہ اپنی بیوی کو منانے کے لیے اپنی صفایاں دے رہا تھا

ولید نے اس کے دونوں گالوں پر شدت سے کس کی تو جیا کی پلکیں لرزی

"تم ادھر بیٹھوں میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتا ہو پھر مل کر کھاتے ہیں " ولید جانتا تھا اس نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا ہو گیا اسی لیے کھانا لیے چلا گیا

تھوڑی دیر کے بعد ولید ہاتھ میں ٹرے پکڑے جیا کے پاس آ کر بیٹھا اور اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر جیا کے سامنے کیا تو اس نے جھجھکتے ہوئے اس کے ہاتھ سے نوالہ کھایا

"یار مجھے بھی بھوک لگی ہے " ولید نے اسے یاد کروایا

"تو کھا لیں منا تھوڑی کیا ہے " جیا اس کی بات کا مطلب سمجھے بنا بولی

"مجھے بھی تمہارے ہاتھ سے کھانا ہے " ولید نے کہا تو جیا اسے ہلکہ سا گھورتے ہوئے اس کے لیے نوالہ بنا کر اس کے سامنے کیا ولید نے نوالہ اپنے منہ میں لیا تو جیا کی انگلیاں اس کے ہونٹوں سے مس ہوئی اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تو ولید کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی کھانا کھانے کے بعد ولید نے برتن وہاں ٹیبل پر ہی رکھ دیے اور جیا کو بیڈ پر لیٹا کر خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا

"کل میں تمہیں ڈبل شاوپنگ کرواؤ گا ٹھیک ہے ؟" ولید نے کہنے کے اس سے پوچھا بھی چاہا تو جیا نے نفی میں سر ہلایا

"مجھے نہیں شاوپنگ کرنی " جیا ہلکی آواز میں بولی

"یار تم ابھی بھی مجھ سے ناراض ہو " ولید نے اسے اپنے حصار میں لیتے کہا تو جیا نے پھر سے نفی میں سر ہلایا البتہ بولی کچھ نہیں

"میری جان میں معافی مانگ تو رہا ہو اب معاف کر بھی دو اپنے ولی کو " ولید نے اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہا تو جیا جلدی سے بولی

"نہیں ولی میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے صبح چلے گے شاوپنگ پر " جیا اسے پٹری سے اترتے دیکھ کر جلدی سے بولی تو ولید مسکرا کر اس کی گردن پر کس کر کے پیچھے ہٹا اور دوبارہ سے اسے اپنے حصار میں لیا جیا اس کے حصار میں آتے ہی اپنی آنکھیں بند کر گئی

آج مسکان کی طبیعت خرابی کی وجہ سے اریب اس کی فیملی اور مشائم اور اس کی فیملی ولید کے گھر موجود تھے سب بڑے ایک سائڈ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ مشائم جیا اور منال مسکان کے کمرے میں موجود تھی اور لڑکے ایک سائڈ پر بیٹھے اپنے بزنس کو ڈسکس کر رہے تھے جس میں احسن بھی شامل تھا

مسکان تو سب کو دیکھ کر ہی خوش ہو گئ تھی سب اس کے بیڈ پر چڑھ کر بیٹھی تھی

"یار جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تم ایسے لیٹی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگ رہی " مشائم اس کے ساتھ بیٹھی بولی

"ہاں یار جلدی ٹھیک ہو جاؤ پھر مشائم اور اریب بھائی کی شادی میں پیسے بھی بٹورنے ہیں " منال ہستے ہوئے بولی تو مسکان بھی مسکرائی

"ہاں میں بلکل ٹھیک ہو فکر نہ کرو میں پیسے نہیں چھوڑو گی "

"مجھے بھی اپنا پاٹنر بنا لو " جیا نے بھی بات میں حصہ لیا تھا

"آپی آپ کو کیا ضرورت ہے آپ تو بھائی کے پیسے بٹورے ہم غریبوں کے پیسوں پر کیوں ڈاکہ مار رہی ہیں " مسکان نے کہا تو جیا نے اسے گھور کر دیکھا

"ہاں یہ ہمارے پیسے ہیں " مشائم نے کہا تو مسکان اور منال نے مشائم کو حیرت سے دیکھا

"ہیلو میڈم کون ہو تم ہم تمہیں نہیں جانتے اور ویسے بھی تم دلہن ہو اور دلہن صرف شرمانے کا کام کرتی ہیں

جو تمہیں نہیں آتا تو تم اس کی پریکٹس کرو " منال اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے بولی اور مسکان نے بھی اس کی بات پہ ہاں میں سر ہلایا تو مشائم تو دونوں کا منہ دیکھتی رہ گئی جبکہ جیا مشائم کا حیران چہرہ دیکھتے قہقہہ لگا کر ہنسی

"کوئی بات نہیں مشائم اب ان دونوں نے تو پارٹی بنا لی ہے تو میں تمہاری بہن بن کر دودھ پلائی کی رسم کرو گی تو وہ پیسے ہم دونوں بانٹ لے گی " جیا مشائم کو دیکھ کر بولی تو اس بار مسکان اور منال ان دونوں کو دیکھتی رہ گئی تو دونوں ان کے چہرے دیکھ کر کھکھلا کر ہنسی

ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھی جب کھانا کھانے کا پیغام آیا جس پر وہ سب اٹھتی نیچے کی طرف بڑھی تھی

وہ سب لوگ اس وقت ڈائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے

منال نے ایک نظر احسن کو دیکھا جو کھانا کھانے میں مصروف تھا اسے پھر سے احسن کا خود پر غصہ کرنا یاد آیا تو منال نے نظروں کا ذاویہ بدلا

سب نے خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا اور پھر چائے کا دور چلا جس میں سب نے چائے پی اریب نے تو مشائم کو اپنی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا جس سے مشائم کبھی تو اریب کو گھورتی تو کبھی خود ہی نظریں جھکا کر بیٹھ جاتی ان سب میں کوئی سنجیدگی سے بیٹھا تھا تو وہ احسن تھا جو چائے کو ایسے پی رہا تھا جیسے اس سے امپوٹینٹ کوئی کام ہی نا ہو وہ یہاں آنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن قاسم صاحب کے کہنے پر اسے یہاں آنا ہی پڑا لیکن اسے یہاں بیٹھنا بہت مشکل کام لگ رہا تھا اس نے ایک بار نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے منال بیٹھی مسکان کے کان میں کچھ کہ رہی تھی احسن نے ایک نظر اسے دیکھا تو اسے اپنی غلطی یاد آئی اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر سے نظریں جھکا کر چائے پینے لگا

کچھ دیر بعد سب واپس چلے گئے تو مسکان بھی اپنے روم میں چلی گئی

******

آج احمد اور میرال اپنے آفیس بیٹھے ہوئے تھے سکندر کے قتل کے بعد وہ آج اپنے آفیس آئے تھے

"میرال ابھی تک لڑکیوں کی سیمگلنگ والا کام ختم نہیں ہوا کوئی اور بھی ہے جو یہ کام کرتا ہے لیکن وہ بہت چلاک ہے ابھی تک سامنے نہیں آیا" احمد میرال کو دیکھتے بولا تو سنجیدہ نظروں سے اس کی بات سن رہی تھی

"سکندر کے علاوہ کون ہو سکتا ہے یا یہ سکندر کا ہی کوئی آدمی ہو جو اس کے مرنے کے بعد اس کا کام آگے بڑھا رہا ہے " احمد اسے خاموش دیکھ کر پھر بولا

"نہیں یہ اس کا کوئی آدمی نہیں ہو سکتا مجھے لگتا ہے یہ کوئی ہے " میرال سنجیدگی سے بولی

"لیکن کون ہو سکتا ہے جو چھپ کر یہ کام کر رہا ہے "

احمد پریشانی سے بولا اسے اپنے خاص آدمی سے پتا چلا تھا کہ سکندر رحمان کے مرنے کے بعد بھی کوئی اور لڑکیوں کی سیمگلنگ کرتا ہے اور انہیں بیرونے ملک بھیجتا ہے احمد نے بہت کوشش کی لیکن ابھی تک اسے اس آدمی کا پتا نہیں چلا اور اب وہ میرال کے سامنے بیٹھا ہوا تھا

"جو کوئی بھی ہے بہت جلد ڈھونڈ لے گے کہاں چھپ کر جائے گا "میرال سنجیدگی سے بولی تو احمد نے گہرا سانس بھرا

"اور تم آج کل کیا کرتے پھر رہے ہو "میرال نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"میں میں نے کیا کرنا ہے " احمد کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی اسی لیے حیرانگی سے اسے دیکھ کر بولا

" اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو تم آدھی رات کیسی کے گھر میں کیسے گھس سکتے ہو وہ بھی کیسی لڑکی کے' مسٹر روحان احمد' " میرال نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تو احمد پہلے تو حیران ہوا لیکن پھر قہقہہ لگا کر ہنسا

"اوو تو آپ کو پتا چل گیا؟ " روحان اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے بولا

"روحان یہ ٹھیک نہیں ہے ہمارے کام میں یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے اور وہ تو ہے بھی بہت معصوم تم اس سے دور رہو گے " میرال پہلے اسے سمجھاتے ہوئے لیکن بعد میں حکمیہ لہجے میں تھوڑی سختی سے بولی تو روحان بھی سنجیدہ ہوا

"یہ سب مجھے نہیں پتا میں بس اتنا جانتا ہو کہ وہ میرے جینے کی وجہ ہے اور کوئی اپنی زندگی کیسے چھوڑ سکتا ہے " روحان سنجیدگی سے اسے اپنے دل کا حال بتا رہا تھا

"وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکے گی "

"میں اسے کچھ بتاؤں گا ہی نہیں " روحان اب بھی اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا

" کبھی نا کبھی تو اسے پتا چل ہی جائے گا پھر کیا کرو گے "

"جو بھی ہو میں اسے کبھی بھی خود سے دور جانے کی اجازت نہیں دو گا " روحان کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی

اگر اسے تمہاری وجہ سے کچھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑو گی نہیں " میرال اس کے سامنے ہار مانتے ہوئے بولی

"اگر اسے میری وجہ سے کچھ ہوا تو میں پہلے خود کو ختم کرنا پسند کرو گا " روحان اتنی شدت پسند سے بولا کہ میرال اسے دیکھتی رہ گئی

"کچھ پتا چلا مسکان کو کس نے کمرے میں لاک کیا تھا " میرال نے بات کو بدلا ہی بہتر سمجھا

"پتا کیا میں تو اسے سزا بھی دے چکا ہو" روحان اتنے ریلیکس انداز میں بولا کہ میرال نے اسے گھور کر دیکھا

"کون تھا وہ اور مجھے کیوں نہیں بتایا" میرال غصے سے بولی

"تھا نہیں تھی اور ابھی بھی وہ یہی موجود ہے آپ اس سے بدلہ لے سکتی ہے " روحان کا اطمینان قابلِ دید تھا

میرال نے اسے چلنے کا اشارہ کیا تو روحان اسے ساتھ لیے آفیس میں ہی موجود ایک کمرے میں آیا جہاں پر وہ بندھی ہوئی تھی

(روحان نے مسکان کے ٹھیک ہونے کے بعد کالج میں موجود سی سی ٹیوی کیمرہ میں مسکان کے پاس آئی لڑکی کو دیکھا تو روحان نے اس سے پوچھا جس پر پہلے تو لڑکی ڈھیٹ بنی کچھ بولی نہیں لیکن جب روحان نے اسے گن دیکھا تو اس نے فر فر سب بتا دیا اور اب وہ روحان کی قید میں موجود تھی)

میرال چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے منہ کو جو نیچے کی طرف جھکا ہوا تھا پکڑ کر اپنے سامنے کیا

عائزہ نے چہرہ اوپر کیا تو سامنے لڑکی کو دیکھا عائزہ میرال کو تو پہچان نہیں پائی تھی ویسے بھی اس نے چہرے پر ماسک لگایا ہوا تھا البتہ میرال کے پیچھے کھڑا روحان کو اس نے ضرور پہچان لیا تھا

(عائزہ جو کالج سے واپس گھر اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے جا رہی تھی لیکن راستے میں ہی اس کی گاڑی کے سامنے ایک اور گاڑی آ کر روکی جس میں سے چار سے پانچ آدمی نکل کر عائزہ کی جانب بڑھے اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آئے تھے)

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایک معصوم لڑکی کو کمرے میں بند کرنے کی " میرال نے اس کا جبڑا دبوچ کر نہایت سخت انداز میں کہا تو ایک دفعہ تو عائزہ بھی ڈر گئی تھی

"ہہہہ تم کمرے کی بات کرتی ہو میں اسے جان سے مار دو گی " عائزہ نقوہت سے بولی تو میرال نے ایک زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا جبکہ روحان غصے سے پاگل ہوتا اس کی طرف بڑھا تھا جیسے میرال نے پکڑتے اپنے پیچھے کیا

"اب اگر تم نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو میں تمہاری جان لینے میں ایک منٹ نہیں لگاؤ گا " روحان اس کی طرف دیکھ کر نہایت غصے سے دھاڑا تھا

"روحان سر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہو وہ ہمارے بھیج آ رہی ہے میں اسے جان سے مار دو گی اگر وہ ہمارے بھیج آئی تو " عائزہ اس بار جنونی انداز میں روحان کو دیکھ کر بولی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے بارے میں ایسے گھٹیا الفاظ ادا کرنے کی میں تمہاری زبان کاٹ دو گا" روحان آپے سے باہر ہوتا اس پر دھاڑا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے جان سے مار دے لیکن وہ لڑکیوں پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا

"مار دے مجھے مار دے لیکن میں اسے مار دو گی" عائزہ

اس بار آپے سے باہر ہوئی غصے سے چیخی تھی تو میرال جو دونوں کی گفتگو ملاحظہ فرما رہی تھی غصے سے عائزہ کی طرف بڑھتی اس کے بازو پر ہاتھ میں موجود چاقو سے وار کر چکی تھی عائزہ کی چیخ نکلی تھی

"اگر اپنی جان پیاری ہے تو چپ چاپ اس کی زندگی سے نکل جاؤ ورنہ اپنی موت کی ذمہ دار تم خود ہو گی"

میرال آنکھوں میں سختی لیے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تو عائزہ اپنا درد برداشت کرتی فورا ہاں میں سر ہلا گئی

"مم میں کک کچھ نہیں کہو گئی پپ پلیز مجھے معاف کر دو مم میں کالج چھوڑ دو گی " عائزہ روتے ہوئے بولی اس کے ہاتھ سے خون ابل اُبل کر باہر آ رہا تھا اس سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی

"گڈ گرل " میرال اس کا چہرہ تھپتھپاتے باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ روحان بھی عائزہ کو ایک نظر دیکھتا باہر نکل گیا پیچھے عائزہ اپنے ہاتھ کی تکلیف پر آنسو بہاتی رہی

آج ولید جیا کو لے کر شاپنگ پر آیا تھا اور جیا کو ساری شاپنگ اپنی پسند کی کروائی تھی اب وہ آئسکریم پالر بیٹھے آئسکریم کھا رہے تھے جب ولید کی نظر روحان پر پڑی جو وہاں سے آئسکریم لے رہا تھا تو ولید جیا کو ضروری کام کا بول کر روحان کی طرف بڑھا

"اسلام علیکم! تم یہاں "ولید روحان کے پاس آ کر بولا تو روحان نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں ولید اسے ہی دیکھ رہا تھا

"واعلیکم اسلام! جی وہ بس یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا انجوائے کر لے"روحان اسے دیکھ کر مسکرا کر بولا تو ولید اسے لیے اپنے ٹیبل کی طرف بڑھا

"جیا یہ روحان ہے مسکان کا سر اور کل مسکان کو ہوسپیٹل بھی یہی لے کر آیا تھا "ولید اپنے ٹیبل پہنچ کر روحان کا جیا سے تعارف کروانے لگا

"اسلام علیکم! بھابھی کیسی ہے آپ "روحان نے مسکرا کر جیا سے کہا

"واعلیکم اسلام! میں ٹھیک آپ کیسے ہے بھائی " جیا نے بھی مسکرا کر جواب دیا

"جی میں بھی ٹھیک " روحان ابھی تک کھڑا ہی تھا

"روحان بیٹھو "ولید اسے کھڑا دیکھ کر بولا

نہیں اس کی ضرورت نہیں مجھے بس لیٹ ہو رہی ہے تو میں چلتا پھر کیسی دن معلاقات ہو گی "

روحان انہیں اللہ حافظ کہتا وہاں سے چلا گیا تو ولید کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا اس نے

روحان کی آنکھوں میں اس دن مسکان کے لیے کچھ الگ دیکھا تھا جیا نے ولید کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں سے روحان گیا تھا

"کیا ہوا ولی آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ؟" جیا نے ولید کو کہا تو اس نے چونک کر جیا کی طرف دیکھا

"نہیں کچھ نہیں تم بتاؤ تمہاری شاپنگ کمپلیٹ ہوئی یا ابھی کچھ رہتا ہے " ولید نے جیا کے ہاتھ کو تھام کر پوچھا جس پر جیا نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

تو ولید بھی مسکرایا

****

آج اریب اور مشائم کے نکاح کا دن تھا بس سادہ سا فنکشن رکھا ہوا تھا جو مشائم کے گھر میں تھا گھر کو خوبصورت پھولوں اور موتیوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا مشائم کی طرف سے مشائم کی فیملی جبکہ اریب کی طرف سے اریب کی فیملی اور اس کے چند دوست تھے جبکہ ولید کی پوری فیملی نکاح میں شامل تھی

مشائم نے وائٹ کلر کی کرتی اور وائٹ کلر کا ہی شرارہ پہنا ہوا تھا جس پر گولڈن اور ریڈ کلر کے سٹون سے خوبصورت کام ہوا تھا سر پہ بھی وائٹ کلر کا دوبٹہ جس پر کرتی کر لحاظ سے ذیادہ کام ہوا تھا

اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا پاؤں میں کھوسہ ڈالا ہوا تھا چہرے پر ہلکا سا میک اپ ہوا تھا بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر پیچھے سے کرل کر کے دونوں سائڈوں سے آگے کیے ہوے تھے سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی بیوٹیشن نے اسے آخری ٹچ دیا تو اس کے ساتھ بیٹھی مسکان نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا

مسکان نے آج فل وائٹ کلر کی پاؤں کو چھوتی میکسی ڈالی ہوئی تھی بالوں کو سٹریٹ کر کے کھولا چھوڑا ہوا تھا چہرے پہ میک اپ کے نام پر آنکھوں میں کاجل جبکہ ہونٹوں پر پنک کلر کی لپ سٹک لگائی ہوئی تھی ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے گجرے ڈالے ہوئے تھے وہ آج آسمان سے اتری معصوم سی پری معلوم ہو رہی تھی جب سے اس کے ساتھ واقعہ پیش آیا تھا وہ کالج بھی نہیں جا رہی تھی مسکان کے منہ سے ماشاءاللہ سن کر مشائم نے نظریں اٹھا کر خود کو آئینے میں دیکھا تو بے ساختہ اس نے نظریں نیچے جھکا لی مسکان نے آگے بھر کر اس کے دونوں ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے گجرے ڈالے تو مشائم مسکرائی اور جھک کر مسکان کے گال پر کس کی جس پر مسکان نے اسے گھورتے ہوئے اپنے گال سے اس کی کس مٹائی وہ یہ سب کرتے ہوئے ایک معصوم سی بچی معلوم ہو رہی تھی جیا جو مشائم کو لینے آئی تھی ان دونوں کی حرکت دیکھ کر مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھی

جیا نے آج گولڈن کلر کی میکسی ڈالی ہوئی تھی جو کہ ولید نے اپنی پسند کی لے کر دی تھی بالوں کی کرلنگ کر کے کھولا چھوڑا ہوا تھا میک اپ کے نام پر آنکھوں میں کاجل جبکہ ہونٹوں پر ڈارک لپ سٹک لگائی ہوئی تھی ہاتھوں میں مشائم اور مسکان کی طرح گلاب کے گجرے ڈالے ہوئے تھے

جیا نے آگے بڑھتے ہوئے مشائم کو بہنوں کی طرح گلے لگایا تو مشائم نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے گرد حصار بنا وہ بھی تو اسے اپنی بڑی بہن جیسا ہی مانتی تھی جبکہ مسکان ناراضگی سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگی جو اسے سرے سے ہی نظر انداز کر چکی تھیں جیا مشائم سے جدا ہوتی مسکان کو دیکھنے لگی جو ناراض بھری نظروں سے انہی کی طرف دیکھ رہی تھی جیا نے مشائم کی طرف دیکھا جو مسکان کا ری ایکشن دیکھ کر مسکرا رہی تھی

"کیا ہوا میرے بچے کو " جیا مسکراتی ہوئی اس کے گرد باہوں کا حصار کرتی بولی جبکہ دوسری طرف سے مشائم نے اسے گلے سے لگایا

" مجھے نہیں بات کرنی آپ دونوں سے " مسکان نے روٹھتے ہوئے ان دونوں سے جدا ہونا چاہا

"ہم نے کیا کیا ہے ؟؟" جیا مسکراہٹ دباتی اسے باہوں کے حصار میں لیے ہی بولی

"آپ دونوں نے مجھے اگنور کیا ہے " مسکان خفا ہوتی بولی تو مشائم اور جیا کا قہقہہ کمرے میں لگا جس پر مسکان انہیں اور غصے سے گھورنے لگی تو دونوں نے جلدی سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے

اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر مسکان سے معافی مانگی جس پر مسکان تھوڑے نخرے دیکھاتی ان سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑی ہوتی رخ موڑ گئی

"اچھا بابا سوری اب دلہن سے پوشپ نا کروانے لگ جانا" مشائم اس کے پاس آتی بولی تو مسکان ہنسے لگی وہ کیسی سے زیادہ دیر ناراض رہ ہی نہیں سکتی تھی

"اچھا چلو اب نیچے چلو سب ویٹ کر رہے ہیں" جیا نے کہا تو مشائم کی دھڑکنے تیز ہوئی جیا اور مسکان مشائم کو لے کر نیچے کی طرف بڑھی

اریب نے آج وائٹ کلر کا کرتہ پجامہ جبکہ اس کے اوپر اوف وائٹ کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیا ہوا تھا آج وہ ضرورت سے زیادہ خوش لگ رہا تھا ہوا بھی چاہیے تھا کہ جس سے اس نے محبت کی وہ اس کی ہونے جا رہی تھی اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہی نہیں ہو رہی تھی

اریب ولید کے ساتھ بیٹھا کیسی بات پہ مسکرا رہا تھا جب دلہن کے آنے کا شور اٹھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی مشائم کے چہرے پر گھوگھٹ تھا لیکن اریب کو اپنی نظریں کسی اور جگہ کرنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا

ولید جس نے آج وائٹ ڈریس کے اوپر گولڈن واسکٹ جیا کی ڈریس سے میچنگ کر کے پہنی ہوئی تھی وہ اپنی آنکھوں میں ڈھیروں محبت کے دیپ لیتا جیا کی طرف دیکھ رہا تھا جو مشائم کے ساتھ آ رہی تھی منال اب مسکان اور مشائم سے مل رہی تھی

مشائم کو لا کر ایک سائڈ پر بیٹھایا گیا درمیان میں پردہ تھا جبکہ اریب دوسری سائڈ پر بیٹھا تھا

مولوی صاحب نے نکاح کروایا تو مشائم کی آنکھیں میں آنسو آئے تھے یہ لمحہ ہر لڑکی کے لیے مشکل ہوتا ہے

مشائم آنسو بہاتی نکاح نامے پر دستخط کر گئی

نکاح ہو گیا تو سب طرف سے مبارک باد کا شور اٹھا ولید اریب سے بغلگیر ہوا جبکہ دوسری طرف مسکان اور جیا مشائم کے گلے ملی

منال جو اپنے فون پر کسی کی کال آنے پر یہاں سے اٹھتی ہوئی باہر جا رہی تھی سامنے سے آتے ہوئے احسن سے ٹکرائی جو سامنے سے آتا ہوا اندر کی طرف جا رہا تھا منال نے سکن کلر کا کرتی شرارہ پہنا ہوا تھا جس پر بالوں کو کندھوں پر کھولا چھوڑ کر ہونٹوں پر پنک کلر کا لپ لوز لگایا ہوا تھا جبکہ احسن نے بلیک کلر کا کرتہ پجامہ اور اس کے اوپر سکن کلر کی واسکٹ پہنی تھی جو بائے چانس منال کے ڈریس سے میچ تھی

احسن نے اسے گرنے سے بچانے کے لیے اسے جلدی سے کمر سے پکڑا اور اپنے سامنے کھڑا کیا جبکہ منال کا فون زمین کو اپنے درشن کروا رہا تھا منال تو اچانک افتادگی پر آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی لیکن جب خود کو کسی کے محفوظ حصار میں دیکھا تو آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تو خود کو گھورتے ہوئے احسن سے ملی جو اسے اپنے سامنے کھڑا کیے غصے سے گھور رہا تھا

"وو وہ مم میں نے دد دیکھا نہیں" منال اسے غصے میں دیکھتی لڑکھڑاتی آواز میں بولی اسے پھر سے اپنی بے عزتی یاد آئی تو آنکھوں میں آنسو آئے جو گالوں پر لڑھک گئے

احسن اسے خود سے خوف زدہ اور اس طرح سے روتے دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا اسے اپنے پر جی بھر کر غصہ آیا تو اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی

"اٹس اوکے ریلیکس" احسن اسے روتا دیکھ کر بولا جو نظریں جھکائے آنسو بہانے میں مصروف تھی منال نے ایک نظر اسے دیکھا تو جلدی سے وہاں سے بھاگی اسے پتا نہیں کیوں احسن سے ڈر لگ رہا تھا

احسن نے اسے جاتے دیکھا تو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا پتا نہیں کیوں اسے منال کا اس سے ڈرنا اور اس طرح سے بھاگ جانا پسند نہیں آیا تھا

جب سے مشائم کا رشتہ ہوا تھا احسن نے اسے اپنے دل سے نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن انسان کی محبت اگر پاکیزہ ہو اور اس سے دور جا رہی ہو تو جو تکلیف وہ برداشت کرتا ہے وہ سب تکلیفوں سے بڑھ کر ہوتی ہے

اسے لگتا ہے جیسے وہ زندہ لاش بن گیا ہو اور یہ تکلیف احسن نے برداشت کی تھی اور بہت صبر سے برداشت کی تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ اللہ اسے اس کے صبر کا پھل دیتا ہے یا نہیں

احسن نے مشائم کو اپنے دماغ سے نکالا وہ اب کیسی اور کی عزت بن رہی تھی اور احسن کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ وہ کیسی کی عزت پر ایک بھی غلط نگاہ ڈالے

اب وہ اپنے رب کے کن کا انتظار کر رہا تھا اور

"بے شک ہمارا رب ہمیں بہتر سے بہترین نوازنے والا ہے "

روحان جیسے ولید نے آج آنے کی دعوت دی تھی وہ اس وقت سامنے سے چلتا ہوا لان کی طرف آ رہا تھا آنکھوں میں چمک تھی آج وہ کتنے دنوں بعد اپنی مسکان سے ملنے والا تھا یہ خیال ہی اسے اندر تک سرشار کر رہا تھا

ولید نے اسے آج کیسی مقصد کے لیے یہاں بلایا تھا وہ سامنے سے آتے روحان کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھا

ولید روحان سے بغلگیر ہو کر اریب کی طرف بڑھا روحان اس سے بھی خوش دلی سے ملا اور اپنی نظریں کیسی کی تلاش میں دھڑائی جو اسے کہی نظر نہیں آ رہی تھی

"بھائی آپ کو بابا بولا رہے ہیں" مسکان اندر سے آتی ہوئی ولید کو دیکھ کر بولی تو روحان نے چھپٹ سے اپنا سر اٹھا کر مسکان کی طرف دیکھا جو وائٹ ڈریس میں اسے کوئی حور ہی لگ رہی تھی وہ یک ٹک مسکان کو دیکھنے لگا ولید نے روحان کو دیکھا جو بے شرموں کی طرح اس کے سامنے ہی اس کی بہن کو تار رہا تھا

"ہمممم" ولید نے اپنا گلا کھنگالا تو روحان جو مسکان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جلدی سے بوکھلاتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدلا اسے اپنی بے خودی پر جی بھر کر غصہ آیا تھا اس نے اپنے ہونے والے سالے کے سامنے اپنی ایمیج ٹھیک کرنے کی بجائے خراب کر دی تھی

مسکان نے ولید کے گلا کھنگالنے پر سائڈ پر دیکھا تو اپنے سامنے اپنے کھڑوس سر کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی

جبکہ دل نے دماغ کے کھڑوس کہے پر ڈپٹا تھا کہ وہ کھڑوس نہیں ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اس وقت مسکان یہاں نا ہوتی اسے مشائم سے ہی پتا چلا کہ سر روحان نے اسے فون کر کے بتایا تھا ولید ان دونوں کو دیکھتا اندر کی طرف بڑھ گیا

"مس مسکان کیسی ہے آپ ؟" روحان نے ولید کے جاتے ہی مسکان سے پوچھا جو ولید کے پیچھے جانے لگی تھی

" جی الحمداللہ سر میں ٹھیک ہو آپ کا شکریہ آپ نے میری جان بچائی " مسکان روحان کو دیکھ کر مسکرا کر بولی

"اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا " روحان نے ولید کو کہی ہوئی بات کہی

"اب آپ کالج کب سے جوائن کر رہی ہیں ؟" روحان شاید اس سے بات بڑھانا چاہتا تھا

"جی انشاءاللہ کل سے "

"ہمم گڈ "

جیا جو اسے یہاں بولانے آئی تھی لیکن کسی سے بات کرتے دیکھ اس کی طرف بڑھی

"اسلام علیکم ! " جیا نے قریب آتے روحان کو پہچانتے سلام کیا جس کا اس نے جواب خوش دلی سے دیا

"آپی یہ --" مسکان ابھی اس کا تعارف کرواتی جب جیا نے اس کی بات کاٹی

"جی جاتی ہو یہ تمہارا سر ہے کل میری معلاقات ہوئی تھی اس سے " جیا نے کہا تو مسکان تھوڑا حیران ہوتے مسکرائی

"چلو آؤ مسکان تمہیں اندر مشائم بولا رہی ہے" جیا مسکان کو لیتی وہاں سے چلی گئ اور پیچھے صرف جیا کو گھور ہی سکا جو مسکان کو اس کی نظروں سے اوجھل کر گئی

******

مشائم کی رخصتی ہو چکی تھی منال نے اسے اریب کے کمرے میں چھوڑ دیا تھا وہ اب اریب کے کمرے میں موجود چہرے پہ گھوگھٹ نکال کر بیٹھی ہوئی تھی

کمرے کو سرخ گلابوں سے سجایا گیا تھا جس کی خشبو مشائم کو اپنے حواسوں میں چھاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اسے اریب پر غصہ تو تھا لیکن اس وقت اس کے دل کی دھڑکن دو سو کی سپیڈ پر تھی وہ ہاتھوں کو مڑورتی چہرے پر گھوگھٹ نکالے بیڈ پر بیٹھی اریب کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک نہیں آیا تھا تھکاوٹ سے اسے اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی تو اس نے تھوڑا سا پیچھے ہو کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور آنکھیں بند کر لی

اریب جو اپنے دوستوں کے ساتھ تھا انہیں اللہ حافظ کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازے کے نوپ کو گھمایا اور گلاب کے پھولوں کی خشبو کا ایک تیز جھوکا اس کے ناک سے ٹکرایا وہ دروازہ بند کرتا بیڈ کی طرف بڑھا جہاں اس کی بیوی اس کا انتظار کرتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوئی ہوئی تھی

جبکہ چہرے پر گھونگھٹ تھا اریب کو اسے یوں بے ترتیب سوتے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور ڈریسنگ روم سے ڈریس لے کر واشروم میں چلا گیا

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر آیا تو بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا وہ سیدھا چلتا ہوا مشائم کی طرف آیا جو ہنوز ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی اریب نے اس کا گھونگھٹ اٹھا کر دیکھا تو ایک پل کے لیے تو وہ ہل بھی نہیں سکا وہ اس وقت اریب کو اتنی حسین لگی کہ اریب کو لگا اس نے اس سے حسین لڑکی آج تک نہیں دیکھی وہ چند پل تو مشائم کے چہرے سے نظریں ہی نہیں ہٹا پایا لیکن پھر آنکھوں میں شرارتی سی چمک آئی تو وہ مشائم کے قریب جھکتے اپنے ہاتھوں کو اپنے بالوں میں الجھا کر جھٹکا دیا تو اس کے بالوں سے پانی کا قطرے مشائم کے چہرے پر گرے جس سے مشائم ہڑبڑا کر اٹھی اور اپنے سامنے کھڑے اریب کو مسکراتے دیکھ اس نے اریب کو گھور کر دیکھا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں" مشائم نے اسے ہمیشہ کی طرح غصے سے گھور کر دیکھا تو اریب جو پہلے اپنی شرارت پر مسکرا رہا تھا لیکن اس کے 'تمہیں' کہنے پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اور غصے سے مشائم کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

"کتنی دفعہ کہا ہے میں نے تمہیں کہ آپ کہا کرو لگتا ہے تمہارے دماغ کا کوئی پرزہ ڈھیلہ ہے جس سے تمہارے دماغ میں میری بات سمجھ نہیں آتی" اریب اسے اپنے سامنے کھڑا کیے غصے سے بولا تو مشائم اسے اتنے غصے میں دیکھ کر ایک پل کے لیے تو ڈر گئی تھی لیکن پھر ہٹ دھرمی سے بولی

"اور تمہارے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنی انا کے لیے مجھ سے شادی کی ہے " مشائم اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے نہایت غصے سے بولی اریب کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھی اس کی اتنی بکواس سنتے ہوئے بدن میں آگ لگی تھی وہ اس کی محبت کو اس کی انا کہ رہی تھی اریب نے بنا تاخیر کیے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور اس کے لبوں پر جھکا مشائم نے اس اچانک افتادگی پر بوکھلاتے اریب کی شرٹ کو کندھوں سے تھاما اریب اپنا سارا غصہ اس کے لبوں پر اتار کر پیچھے ہٹا اور مشائم کو دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جبکہ پلکیں چہرے پر سایہ فگن تھی چہرہ شرم وحیا سے سرخ پڑ گیا تھا

"آئندہ میں نے تمہارے منہ سے کچھ الٹا سیدھا سنا یا تم نے مجھے ' تم 'بولانے کی غلطی کی تو میں اپنے طریقے سے سزا دو گا جو تمہیں بلکل پسند نہیں آئے گی" اریب اسے زو معنی میں کہتا کپکپانے پر مجبور کر گیا اریب جانتا تھا اس کی کم عقل بیوی اس کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا ہی سوچتی ہو گئ جس کے لیے اسے تحمل کا مظاہرہ کرنا ہو گیا مشائم کی بات پر اسے غصہ تو بہت آیا تھا دل کیا ایک کان کے نیچے لگائے جو اس کی محبت کو اس کی انا کا لفظ دے رہی تھی لیکن اگر وہ اور غصہ کرتا تو اس کی بددماغ بیوی اس سے اور بدظن ہوتی جو وہ نہیں چاہتا تھا

مشائم اس کی بے باک بات سنتی بنا کوئی جواب دیے اس کے حصار سے خود کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اریب کے اپنا حصار اور مضبوط کیا اریب اس کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ دیکھ کر محفوظ ہو رہا تھا

"چچ چھوڑو مم مجھے بے شرم انسان " مشائم اس کے حصار میں مزاحمت کرتی بولی اسے ابھی تک اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

"تمہیں چھوڑنے کے لیے تھوڑی نا نکاح کیا ہے " اریب شوخ لہجے میں بولتا اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھ گیا

مشائم اس کی بے باکیوں پر بے ہوش ہونے کے قریب تھی وہ کپکپاتی ہوئی اس کے حصار میں خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اریب نے اسے کپکپاتے دیکھ کر اسے لیے ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھا اور اسے مرر کے سامنے کھڑا کیے خود اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا

اور آہستہ سے اس کی جیولری اترانے لگا مشائم اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے کان اور گردن پر محسوس کرتی لرز رہی تھی اریب نے اس کی ساری جیولری اتار کر ڈریسنگ مرر پر رکھ دی اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیے شدت سے بوسہ اس کے ماتھے پر دیا

"جاؤ چینج کر آؤ " اریب نے اسے اپنے حصار سے نکال کر کہا وہ ایک منٹ کی دیر کیے بنا وہاں سے بھاگی

اریب اس کی بھرتی دیکھ کر مسکرا دیا

مشائم کپڑے چینیج کر کے سادہ سی گلابی کلر کی شلوار قمیض میں موجود تھی اریب جو بیڈ پر نیم دراز تھا دروازے کے بند ہونے کی آواز سے اریب نے مشائم کی طرف دیکھا جو اپنے اوپر ڈوبٹہ ٹھیک کرتی ہوئی بیڈ کی طرف آ رہی تھی

اریب بیٹھتے ہوئے اسے بازو سے تھام کر اپنے سامنے بیٹھایا اور دراز سے کچھ نکال کر مشائم کی طرف بڑھایا مشائم نے نا سمجھی سے گفٹ کو تھاما اور اسے کھولا تو ایک خوبصورت سا پینڈینٹ تھا جس پر' اے ایم' لکھا ہوا تھا اریب نے اس کے ہاتھ سے پینڈینٹ لے کر اس کی گردن میں پہنایا مشائم بس نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی

"اب تمہاری زبان کیوں بند ہے ؟؟" اریب اسے ہنوز خاموش دیکھ کر آئبرو اچکا کر بولا اسے اس طرح مشائم کا خاموش ہوا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

"وو وہ مم میں یہاں سوؤں گی تم مم میرا مطلب آآ آپ صوفے پر جا کر سوئے " مشائم اپنے لہجے کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر تم کہا لیکن جب اریب نے اسے گھورا تو وہ سیدھی لائن پر آئی

"تمہیں واقع ہی لگتا ہے کہ میں صوفے پر جا کر سوؤں گا ؟؟" اریب نے آئبرو اچکاتے پوچھا جس پر مشائم بہادر بنتے زور و شور سے سر ہاں میں ہلا گئی

تو اریب بیڈ پر لیٹا اسے پکڑ کر اپنے سینے پر گرا چکا تھا یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ مشائم کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا

"اب اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہیں کوئی سبق سیکھاؤ تو آرام سے لیٹی رہو اور مجھے بھی سکون سے سونے دو" اریب اسے زو معنی انداز میں دھمکی دیتا ہوا بولا تو مشائم کے گال دہکنے لگے وہ بنا کوئی مزاحمت کیے اس کے حصار میں لیٹی ہوئی آنکھیں موند گئی

احسن بے مقصد سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتا رہا تھا جب سے مشائم کا نکاح ہوا تھا وہ ایسے ہی باہر سڑکوں پہ گاڑی دوڑا رہا تھا پتا نہیں کیوں اس کا دل پرسکون تھا جبکہ احسن کے مطابق ایسا نہیں ہوا چاہیے تھا لیکن وہ پرسکون تھا

احسن نے ایک جگہ پر گاڑی روکتے آنکھیں بند کی تو آنکھوں کے سامنے منال کا روتا اور خود سے خوف زدہ چہرہ لہرایا تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور اپنے ارد گرد دیکھا وہ اس وقت ایک سنسان سڑک پر گاڑی کو روکے ہوئے تھا اس نے دوبارہ آنکھیں بند کی تو ایک دفعی پھر منال کا چہرہ لہرایا تو اس نے غصے سے آنکھیں کھولی

"میں تمہیں جان سے مار دو گا اگر اب تم میری آنکھوں کے سامنے آئی " احسن غصے سے سرخ آنکھوں سے سنسان سڑک پر دھاڑا لیکن یہاں اس کی کوئی سننے والا نہیں تھا احسن اپنی گاڑی کو ریورس کرتے وہاں سے نکلا اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار منال کا روتا ہوا چہرہ آ رہا تھا

"آہہہہہ " وہ چیختے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڈی کی سپیڈ بڑھا گیا دو دفعہ اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا

اب وہ اپنے کمرے میں آ کر ٹھنڈے پانی سے شاور لے رہا تھا

روحان جب سے مسکان سے مل کر آیا تھا وہ اسے ہی سوچ جا رہا تھا اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس کی رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہے ایک پل کے لیے اس نے میرال کی باتیں سوچی تو اسے اپنی سانسیں بھی روکتی ہوئی محسوس ہوئی وہ اب اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا

"اب تو تمہارے بھائی سے بات کرنی پڑے گی" وہ خود سے سوچتے مسکرایا

"آہہہ مس مسکان آپ نے یہ کیسا جادو کر دیا ہے مجھ پر واقع ہی آپ بلکل معصوم نہیں ہے ایک اچھے خاصے بندے کو اپنا دیوانہ بنا لیا ہے " وہ اپنی خیالوں میں مس مسکان سے مخاطب تھا

اب ان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے اور دور نہیں رہے گا وہ بہت جلد اسے اپنے پاس لانے کا ارادہ رکھتا تھا

****

ولید کمرے میں آیا تو جیا واڈراپ سے اپنے کپڑے نکالنے

میں مصروف تھی ولید چلتا ہوا اس کے قریب پیچھے کھڑا ہو گیا جیا اپنے کپڑے نکال کر پیچھے ہٹی تو

ولید

کے سینے سے ٹکڑائی ولید نے اس کے گرد باہوں کا

حصار بنائے کھڑا ہوا جیا نے اسے غصے سے گھور کر دیکھا اور اپنے گرد اس کے بازویوں کو ہٹانے کی

کوشش

کی

"چھوڑیں مجھے ڈریس چینج کرنا ہے " جیا اس کے

حصار سے نکلنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

"لگتا ہے تمہیں میری کوئی بات یاد نہیں ہے " ولید نے

جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو جیا نے نا سمجھی سے دیکھا

"تمہیں دیا ہوا ٹائم ختم ہوا " ولید گھمبیر آواز میں بولتا

اس کے ہوش اڑا گیا اس کی بات یاد آتے جیا کے گال دہکنے لگے جبکہ دل اسے اپنے کانوں میں دھڑکتا ہوا

محسوس ہوا وہ اس کی بات تو سرے سے ہی بھول گئی تھی جبکہ ولید اس کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ دیکھتا محفوظ ہو رہا تھا

"مم مجھے چچ چینیج کک کرنا ہے" جیا اٹک اٹک کر سر جھکائے بولی

"میری جان میں ہو نا چینیج کروانے کے لیے" ولید زو معنی انداز میں بولا تو جیا کی پلکیں لرز گئی ولید اسے لرزتے دیکھ بیڈ کی طرف بڑھا اسے بیڈ پہ لیٹا کر اس پر سایہ فگن ہوا جیا سے تو پلکیں اٹھا محال تھا

ولید ہاتھ آگے کر کے لائٹ اوف کر گیا

صبح ولید کی آنکھ سورج کی روشنی سے کھولی جو کھڑکی سے آتے ہوئے ان کے کمرے کو روشن کر رہی تھی

اس نے نظریں گھما کر اپنے اوپر دیکھا جہاں اس کی معصوم بیوی اس کی شرٹ پہنے اس کے سینے سے لگی سکون سے سو رہی تھی ولید اسے دیکھ کر مسکرایا جیا نے کسمساتے ہوئے ہلکی سی اپنی آنکھیں کھولی تو پہلے تو غائب دماغی سے وہ ویسے ہی لیٹی رہی لیکن جب دماغ آہستہ آہستہ بیدار ہوا اور رات کا منظر

اپنی آنکھوں کے سامنے لہرایا تو شرم سے اس کے گال دہکنے لگے ولید تو کب سے اس کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا جب جیا کو احساس ہوا کہ وہ ولید کے سینے پر لیٹی ہوئی ہے تو جلدی سے اس سے دور ہوا چاہا جبکہ ولید اس کے تاثرات سمجھتا اس کے اوپر سایہ فگن ہوا جیا اسے جاگتے دیکھ روہانسی ہوئی تھی اس پر تضاد کہ وہ شرٹ لیس تھا اس سے نظریں اٹھانا محال ہوا تھا

"کہاں بھاگ رہی تھی ؟؟" ولید اسے روہانسے دیکھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا

"وو وہ مم مجھے وو واشروم جانا ہے " جیا ہنوز پلکیں جھکائی بولی اسے ولید سے نظر ملا کر بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگا

ولید اسے تنگ تو کرنا چاہتا تھا لیکن اسے اس طرح شرماتے گھبراتے دیکھ وہ اس کے ماتھے پر پھر سے شدت بھرا بوسہ دیتا اس پر سے اٹھ گیا

"جاؤ فریش ہو آؤ میں ضروری کال کر کے آتا ہوں" ولید اسے پیار سے بولتا ٹیرس کی طرف بڑھ گیا جانتا تھا وہ اس کے سامنے اس طرح نہیں جا سکتی اس لیے خود ہی وہاں سے چلا گیا جیا اسے جاتے دیکھ جلدی سے اٹھی اور واشروم میں گھس گئی

مسکان آج کافی دنوں بعد کالج آئی تھی اسے کالج آتے ہوئے گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ ڈری سہمی سی اپنی کلاس میں آتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی ابھی لیکچر سٹاٹ نہیں ہوا تھا اسی لیے سب اپنی اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے

روحان کلاس میں انٹر ہوا تو سب سے پہلے اس کی نظر ڈری سہمی مسکان پر پڑی تو اس نے اپنے لب بھیجے اسے نئے سرے سے عائزہ پر غصہ آیا جس کی وجہ سے اس کی معصوم سی زندگی اس قدر ڈر گئی تھی

مسکان جو بیٹھی تھی نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو روحان کو دیکھ کر اسے پتا نہیں کیوں لیکن تحفظ کا احساس ہوا اسے ایسا لگا جیسے اگر اسے کچھ ہوا تو کوئی ہے جو اسے بچا لے گا تو اس نے ایک سکون کی سانس لی

لیکچر سٹاٹ ہو چکا تھا روحان وقفے وقفے سے مسکان کو بھی دیکھ لیتا جو اب قدرے پر سکون تھی

"مس مسکان آپ میرے آفیس آئیں" روحان لیکچر ختم ہونے پر مسکان کو دیکھ کر بولا اور اس کی سنے بغیر باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ پیچھے مسکان تھوڑا حیران ہوتے اس کے پیچھے ہی چلی گئ

"May I come in Sir? "

مسکان روحان کے آفیس آئی تو روحان اپنے ٹیبل پر بیٹھا کیسی سے فون پر بات کر رہا تھا

"yes"

روحان اسے دیکھتا اپنا فون بند کرتا اپنی جگہ سے اٹھتا مسکان کی طرف بڑھا تھا

"آئیں مس مسکان بیٹھے " روحان اسے بیٹھے کا کہتا خود واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جبکہ مسکان بھی جھجھکتی ہوئی سامنے چیئر پر بیٹھ گئی

"آج تمہارا بھائی تم سے کچھ پوچھے گا جس کا تم نے ہاں میں جواب دینا ہے " روحان اس کی آنکھوں میں دیکھتا 'آپ' سے 'تم' پر آ گیا تھا جبکہ مسکان اس کی بات سنتی حیران اور نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

"ج جی سر میں سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"

مسکان تذبذب کا شکار ہوتی بولی روحان کی بات اس کے سر پر سے گزر چکی تھی

"تمہارے لیے سمجھنا ضروری بھی نہیں ہے بس اتنا یاد رہے کہ آپ نے 'ہاں' میں جواب دینا ہے اپنے بھائی کے سوال پر " وہ 'تم' سے پھر 'آپ' پر آ گیا تھا جبکہ مسکان الجھتی ہوئی ہاں میں سر ہلا گئی

"اب میں جاؤں سر ؟؟"

"جی جائیں " روحان اس کی ہاں پر دلکشی سے مسکراتا ہوا اسے جانے کی اجازت دے گیا تو مسکان ایک سکینڈ سے پہلے اس کے آفیس سے نکلی تھی جبکہ روحان کا قہقہہ اس کی سپیڈ دیکھ کر کمرے میں گوجا تھا

"میری معصوم دنیا" وہ اسے نیا خطاب دے گیا

صبح مشائم کی آنکھ کھولی تو خود کو اریب کے مضبوط حصار میں پایا اسے کل رات والی اریب کی جسارت یاد آئی تو غصے اور شرم سے سرخ پڑتی اس پر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جو اریب ناممکن بناتے ہوئے اسے اور مضبوطی سے سے اپنے حصار میں جکڑ گیا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں کیوں صبح صبح تنگ کر رہی ہو " اریب اسے مسلسل خود کو چھڑوانے پر غصے سے بولا

"چھوڑو مجھے بے شرم انسان " مشائم بھی غصے سے بولی

"تمہاری جو زبان کے جوہر ہے اسے میرے سامنے نا چلایا کرو کیسی دن میرے ہاتھ سے کٹ جائے گی " اریب اسے پھر سے غصے میں دیکھ کر بولا

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی چھوڑے مجھے " اس بار مشائم تمیز کے دائرے میں رہتی ہوئی بولی جبکہ اریب خود کو 'آپ' کہلانے پر خوش ہوا تھا البتہ کہا کچھ نہیں کہی پھر سے نا 'تم' کہنے لگ جائے

"یہ بات نہ کرنے والی بات غلط ہے اس کے تو بغیر میرا گزارہ نہیں ہونا " اریب اسے بات نہ کرنے والی بات پر کہتا ہوا بولا

"تو جب آپ میری زبان کاٹے گے تب بھی تو آپ کا گزارہ ہو ہی جائے گا " مشائم اسے اس کی کچھ دیر پہلے کی بات یاد کرواتی بولی تو اریب کا قہقہہ کمرے میں گوجا جبکہ مشائم تو اس کی مسکراہٹ میں ہی کھو گئی

"میری جان وہ تو میں مزاق کر رہا تھا " اریب اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تو مشائم جو اس کی مسکراہٹ میں کھوئی ہوئی تھی وہ بوکھلاتے ہوئے نظریں جھکا گئی جبکہ ہونٹوں پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

"اچھا چھوڑے مجھے جانا ہے " مشائم نے اس بار قدرے دھیمے لہجے میں کہا تو اریب نے جھکتے ہوئے اس نے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے چھوڑ دیا اور خود دوبارہ سے بستر پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا شاید اس کا اور سونے کا ارادہ تھا جو بھی تھا مشائم تو اس کے حصار سے چھوٹی جس پر وہ خوش ہوتے واشروم کی طرف بڑھ گئی

****

ولید مسکان کا کمرہ نوک کرتے اندر داخل ہوا تو مسکان جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی ولید کو آتے دیکھ جلدی سے اٹھتی ڈوپٹے کو سر پر اچھی طرح جمائے کھڑی ہوئی

"اسلام علیکم بھائی " مسکان ولید کو دیکھ کر بولی تو اس نے آگے بڑھ کر مسکان کو گلے لگا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"واعلیکم اسلام میرا بچہ کیسا ہے " ولید لہجے میں محبت سموئے بولا

"ٹھیک ہو بھائی " مسکان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولید اسے اپنے حصار میں لے کر بیڈ پر بیٹھا

"بچے مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے " ولید تمہید باندھتے بولا تو مسکان نے نظریں اٹھا کر ولید کی جانب دیکھا جبکہ روحان کی بات وہ سرے سے بھول چکی تھی

"جی بھائی کہے آپ کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں " مسکان نے مسکراتے ہوئے اسے اجازت دی تو ولید نے اس کے ڈوبٹے کے اوپر سے بالوں کو چوما

"روحان کو تو آپ جانتی ہیں " ولید نے مسکان کی طرف دیکھا تو اس نے ہلکے سے ہاں میں سر ہلایا

"وہ آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہے " اور یہاں ولید نے مسکان کے سر پر دھماکہ کیا تھا اسے فورا سے روحان کی باتیں یاد آئی

(آج تمہارا بھائی تم سے کچھ پوچھے گا جس کا جواب ہاں میں دیا ہے)

(آپ کے لیے سمجھنا ضروری بھی نہیں بس آپ نے ہاں کہنی ہے)

تو کیا یہ بات تھی ؟؟ لیکن روحان سر نے بھائی سے کب بات کی ؟؟ بھائی سے کب ملا ؟؟ وہ صرف سوچ کر رہ گئی

"لیکن میں نے اسے صاف منا کر دیا ہے کہ جب تک میں اپنی جان سے نہیں پوچھو گا تمہیں ہاں نہیں کر سکتا" ولید اسے سر جھکائے سوچو میں دیکھ کر بولا تو مسکان نے اپنی آنسوؤں سے لبریز پلکیں اٹھائی اور ولید کی طرف دیکھا ولید تو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ہی تڑپ گیا اور اسے اپنے سینے سے لگایا

"مسکان میری جان کیا ہوا ؟؟ آپ کو اس سے نکاح نہیں کرنا کوئی بات نہیں۔۔اس میں رونے والی کیا بات ہے بس میرا بچہ چپ " ولید اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا ہوا بولا

"آآ آپ مم مجھ سے جج جان چھڑوانا چاہتے ہیں اسی لیے میرا نکاح کر رہے ہیں ابھی تو میں چھوٹی ہو " مسکان روتے ہوئے بھرائی آواز میں معصومیت سے بولی جبکہ ولید اس کی بات سنتا تڑپ گیا وہ تو اس کی جان تھی وہ اس سے بھلا کیوں جان چھڑوانے کے لیے نکاح کرواتا ؟؟ یہ تو دنیا کی ایک رسم تھی جیسے پورا کرنے کے لیے اپنے جان کے ٹکڑے کو دوسروں کے حوالے کیا جاتا ہے ! ولید صرف سوچ ہی سکا

"بس میرے بچے میں بھلا تم کو کیوں اپنے سے الگ کرو گا ٹھیک ہے آپ نکاح ابھی نہیں کرنا چاہتی ابھی تو میرا بچہ چھوٹا سا ہے ہم ابھی نکاح نہیں کرتے جیسے میری مسکان چاہے ویسا ہی ہو گا ٹھیک ہے ؟؟ ولید اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے بولا تو مسکان نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا اس ٹائم وہ روحان کی بات کو سرے سے نظر انداز کر گئی

"چلو شاباش میرے بچے اب ریلیکس ہو کر سو جاؤ "

ولید اسے کہتا بیڈ پر لیٹا گیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے باہر نکل گیا پیچھے مسکان کچھ بھی سوچے بنا سو گئی

جس دن مسکان بے ہوش ہوئی تھی تو روحان اسے ہوسپیٹل میں لے کر آیا اور ولید سے ملتا چلا گیا لیکن ولید اس دن اس کے پیچھے گیا تھا

روحان جو اپنی سرخ آنکھوں سے ہوسپیٹل سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا ولید نے اسے پکارا

"روحان "

ولید اس کے پاس جاتا بولا تو روحان نے مڑ کر دیکھا جبکہ ولید تو اس کی سرخ نم آنکھیں دیکھ رہا تھا

"جی " روحان خود کو کمپوز کرتا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"تم کیسی کو پسند کرتے ہو ؟؟" ولید کے اچانک اس طرح کے سوال پر روحان ایک پل کو تو گڑبڑایا

"نن نہیں تو کیوں کیا ہوا " ان کے بھیج ایسی دوستی نہیں تھی جس طرح کے ولید اس سے سوال پوچھ رہا تھا انفیکٹ وہ تو ایک یا دو بار پہلے ملے تھے " روحان صرف سوچ ہی سکا

"لیکن تمہاری آنکھیں تو کچھ اور بتا رہی ہے " ولید کیسے نہ پہچانتا اس نے بھی تو اپنی جیا جان سے عشق کیا تھا

"مجھے ابھی لیٹ ہو رہی ہے بعد میں ملے گے " روحان یہ کہتا فورا سے پلٹا جب ولید کے اگلے الفاظوں نے روحان کو آگے قدم بڑھانے سے جکڑا

"کیا تم میری بہن کو پسند کرتے ہو ؟؟" ولید نے پوچھا تو روحان نے حیران نظروں سے ولید کی طرف دیکھا

وہ اس سے ایک بار ملنے سے ہی اس کے دل کا حال جان گیا تھا ولید اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی بات کی یقین دہائی اس کے چہرے کے تاثرات سے چاہتا ہو اور واقع ہی اس کے چہرے کے تاثرات سے اسے اس کا جواب مل گیا تھا جبکہ روحان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے اس اچانک سوال پر کیا جواب دے

روحان نے گہرا سانس بھرا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

" Yes 'I love her "

" I love her so much that I can take anyone's life and give my own for her "

(میں اس سے اتنا پیار کرتا ہو کہ اس کے لیے کسی کی جان لے بھی سکتا ہو اور اپنی دے بھی سکتا ہو) روحان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انتہائی شدت پسند سے بولا کہ ولید اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"اوفیشلی تو تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی میری بہن کے متعلق لیکن یہاں مجھے خود بات کرنی پڑ رہی ہے " ولید اسے دیکھ کر ہلکا پلکا سا بولا اسے زرا برا نہیں لگا تھا اس کے منہ سے اپنی بہن کے

متعلق سن کر کیونکہ اس نے اس کی آنکھوں میں مسکان کے لیے سچی محبت دیکھی تھی روحان اس کی بات پر خود بھی ہلکہ سا مسکرایا جبکہ وہ حیران ضرور تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس کے ساتھ

"لیکن میں مسکان سے پوچھے بغیر تمہیں فلحال کوئی امید نہیں دے سکتا اگر مسکان اس رشتے سے راضی ہوئی تو میں خود تمہارا نکاح مسکان سے کرواؤ گا " اس بار ولید سنجیدہ ہوتے بولا تو روحان کی آنکھیں میں اپنی دعا اتنی جلدی اور وہ بھی اس انداز سے پوری ہونے پر نمی سی آئی تھی جیسے اس نے بڑی مہارت سے چھپا لی اور آگے بھر کر ولید کے گلے لگا تو ولید نے بھی اس کے گرد حصار بنایا

پھر اریب کے نکاح والے دن ولید نے اسے اپنے والدین سے ملانے کے لیے اس نکاح پر بلایا تھا اور شفیق صاحب اور سادیہ بیگم اس سے مل کر خوش بھی ہوئے تھے لیکن ابھی مسکان سے پوچھنا باقی تھا

احسن گاڑی چلاتا ہوا اپنے آفیس جا رہا تھا آج اسے کافی دیر ہو گئ تھی اس لیے وہ کچھ جلدی میں تھا وہ گاڑی چلا رہا تھا جب اسے سامنے سے کوئی لڑکی بھاگتی ہوئی اپنی طرف آتی دیکھائی دی جب کے اس کے پیچھے دو تین آدمی بھی تھے جو دیکھنے سے تو کوئی نشیی ہی دکھائی دیتے تھے احسن ابھی اسی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو بھاگتے ہوئے بار بار پیچھے بھی دیکھ رہی تھی روڈ خالی تھا اسی لیے اسے کوئی بچانے نہیں آیا وہ لڑکی جو گاڑی نہیں دیکھ سکی اس سے ٹکرائی احسن نے بروقت بریک لگائی ورنہ اس

کا بری طرح ایکسیڈنٹ ہونا تھا احسن نے ابھی اس لڑکی کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ اس نے اپنے ڈوبٹے سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا

احسن جلدی سی گاڑی سے اترتا ہوا لڑکی کی طرف بڑھا جو اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ نشیی اس کے بہت قریب پہنچ چکے تھے

"آپ ٹھیک۔۔۔۔احسن کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے اپنے سامنے منال کو اس حالت میں دیکھا کیا وہ منال تھی ؟؟ ہاں وہ منال ہی تھی لیکن وہ یہاں کیا کر رہی تھی ؟؟ اور اس کے پیچھے یہ نشیی کیوں لگے ہوئے تھے ؟؟ اور اگر اس کی جگہ کوئی اور یہاں ہوتا یا یہ گنڈے اس کے ساتھ کچھ غلط کر دیتے تو ؟؟ اس سے آگے احسن سوچ بھی نہیں سکا اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا پتا نہیں کیوں لیکن منال کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے دل کو دھکا سا لگا تھا جبکہ احسن کو اپنے سامنے دیکھ کر منال نے جلدی سے

اس کے دونوں بازو اتنی زور سے پکڑے کہ اگر وہ اسے چھوڑ دے گی تو وہ وہاں سے چلا جائے گا منال جو آج مسکان سے ملنا چاہتی تھی لیکن اریب کو اس نے ڈسٹرب نہیں کیا اس لیے آج وہ خود ڈرائیو کر کے جا رہی تھی لیکن راستے میں گاڑی خراب ہونے پر وہ باہر نکلی جبکہ رستہ سنسان تھا وہ ابھی اپنی گاڑی چیک کر رہی تھی جب وہاں دو تین گنڈے نما نشیی آدمیوں نے منال کو اکیلے یہاں دیکھ کر غلیظ نظروں سے قدم اس کی جانب بڑھائے

"کک کیا ہوا بے بی گاڑی خراب ہو گئ ہے چلو آؤ ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں " ایک آدمی شراب کے نشے میں دھند لڑکھڑاتی آواز میں اسے غلیظ نظروں سے دیکھتا ہوا بوا

جبکہ منال کی تو اپنے سامنے ان گنڈوں کو دیکھ کر ہی
چینخ بلند ہوئی تھی

"کک کون ہہ ہو تم لوگ " منال نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"ارے بے بی ہم تمہارے عاشق ہے " دوسرا آدمی کمینگی والا قہقہہ لگا کر بولا تو منال کی آنکھوں میں ڈر سے آنسو آئے

جب ایک آدمی نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسے پکڑنا چاہا تو منال نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے پیچھے دھکیلا اور بنا ادھر ادھر دیکھے وہاں سے بھاگی کہ اچانک گاڑی سے ہٹ ہو گئ

"اا۔۔احسن ی۔۔۔۔یہ گندے۔۔۔۔۔آدمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔چھونے۔۔۔۔۔کی ۔۔۔۔کوشش کی " منال روتے ہوئے احسن کے دونوں بازویوں کو پکڑے اٹک اٹک کر بولی جبکہ احسن نے اس کی باتیں سن کر زور سے آنکھیں میچ کر کھولی اس نے کس ضبط سے یہ سنا تھا وہی جانتا تھا

احسن نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا اور سرخ آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے ان نشیوں کو دیکھا جو لڑکھڑاتے ہوئے ابھی پہنچے تھے

"اا بے۔۔۔کون ہے تو چل چھوڑ اسے۔۔۔ہم نے پہلے دیکھا ہے اسے تو بھاگ یہاں سے " ایک آدمی لڑکھڑاتا ہوا بولا تو احسن کا ضبط اس کی باتوں سے ٹوٹا اور پھر احسن نے گنڈوں کی طرف بڑھتے ان کی اسی درگت بنائی کہ وہ زخمی حالت میں ہاتھ جوڑنے پر مجبور ہو گئے

"ہمیں۔۔۔معاف کر دو۔۔۔ہم سے غلطی ہو گئ "ان سے ایک آدمی زمین پر کراہتا ہوا بولا لیکن احسن ان کی سنے بغیر سرخ آنکھوں سے انہیں اور لہولہان کر رہا تھا اور پیچھے منال اپنے منہ پر ہاتھ رکھے احسن کا جنون دیکھتے اپنی سسکیوں کو روک رہی تھی

"اا۔۔۔احسن۔۔۔پلیز۔۔۔چھوڑے۔۔۔انہیں " منال اسے اور شدت سے انہیں مارتے دیکھ بامشکل بول پائی وہ احسن کا یہ روپ دیکھ کر اس سے اور ڈر گئی تھی جبکہ احسن منال کی آواز پر پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے منال کو دیکھا اور اس کی طرف بڑھا جبکہ منال اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر لرز رہی تھی اسے احسن کے اس طرح کے ری ایکشن کی بلکل امید نہیں تھی جبکہ احسن بھی اپنی کیفیت سے انجان تھا

****

احسن اسکی کلائی پکڑے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اور فرنٹ سیٹ پر اسے بیٹھا کر خود اپنی سیٹ پر بیٹھا جب کہ منال اسے اتنے غصے میں دیکھ کر بری طرح سے لرز رہی تھی

"تم یہاں اکیلی کیا کر رہی تھی؟؟" احسن اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا تو منال نے تھوک نگلا

و۔۔وہ۔۔۔مم۔۔میں۔۔۔مس۔۔مسکان سے۔۔۔ملنے۔۔۔جارہی۔۔۔تھی۔۔۔ت۔۔تو۔۔۔راستے ۔۔۔میں۔۔۔گاڑی۔۔۔خ۔۔خراب۔۔۔ہوگئی۔۔۔تھی" منال آنسو بہاتے اس سے ڈرتے ہوئے اٹکتے اٹکتے بولی تو احسن نے آنکھیں بند کر کے کھولی غصہ ضبط کرنے سے اس کا چہرہ لہو چھلکا رہا تھا

"کیا تمہارے گھر میں تمہارا باپ بھائی نہیں ہے جس کے ساتھ تم آ نہیں سکتی تھی" احسن نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا جبکہ منال کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا وہ نظریں جھکائے ہوئے آنسو بہا رہی تھی

احسن نے ایک نظر اسے دیکھا جو آنسو بہانے میں مصروف تھی تو احسن نے خود کو نارمل کرنے کے لیے گہری سانس ہوا کے سپرد کی

"کہا جانا ہے تمہیں میں چھوڑ دیتا ہوا اور یہ اپنے آنسو صاف کرو" اس بار احسن نے قدرے نرم لہجے میں کہا تو منال اسے دیکھا جبکہ احسن کا اس کی گہری ڈارک براؤن نم آنکھوں میں دل ڈوب کر ابھرا اور بے ساختہ اس نے نظروں کا زاویہ بدلہ

" مج۔۔مجھے۔۔۔اپنے۔۔۔گھر۔۔۔ج۔۔جانا ہے" منال سوں سوں کرتی معصومیت سے اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی

"اچھا ٹھیک ہے تمہاری گاڑی ڈرائیور لے آئے گا" احسن گاڑی اس کے گھر کے راستے ڈال کر بولا

روحان اپنے گھر جا رہا تھا جب اسے ایسا لگا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو اس نے گاڑی کے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا جہاں ایک کالے رنگ گاڑی اسے فولو کر رہی تھی تو روحان نے اپنی سپیڈ بڑھائی جب ایک گاڑی اس کی گاڑی کے سامنے آئی تو بے ساختہ اس نے اپنی گاڑی کو بامشکل بریک لگائی راستہ کافی سنسان تھا کوئی بھی انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا

آگے والی گاڑی اور پیچھے والی گاڑی سے سات آٹھ آدمی نکلے جو خود بھی بلیک یونیفام میں موجود تھے

روحان نے اپنی گن اٹھائی اور باہر نکلا

ان سے دو آدمی روحان کی طرف بڑھے تو روحان نے اپنے ایک ہاتھ کا پنچ اس کے پیٹ پر مارا جبکہ دوسرے کو گھما کر اپنی ٹانگ اس کے منہ پہ ماری تو دونوں لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے گرے تو دوسرے آدمی ان کی طرف بڑھے جب روحان نے گن نکال کر ان پر فائرنگ کی جوابا ان میں سے اس آدمی نے خود کو بچاتے ہوئے اپنی گن نکال کر روحان کندھے پر فائر کیا تو روحان ایک قدم پیچھے لڑکھڑایا اور پھر خود کو ایسے نارمل کیا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں ویسے بھی ایک معمولی سی گولی سے اس کا کچھ نہیں ہونے والا تھا

روحان نے خود کو قابو کرتے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اس آدمی کو دیکھا جو دوبارہ گولی چلانے کے لیے اپنی گن کو سنبھال رہا تھا روحان نے بنا دیر کیے اپنی گن کی دونوں گولیاں سیدھا اس کے دل پر ماری تھی جبکہ باقی سب کو وہ پہلے ہی زمین پر پٹک چکا تھا

اس سب معاملے میں روحان حیران ضرور ہوا تھا کہ اسے کون اس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے کیونکہ اس نے تو اپنی پہچان دنیا سے چھپا رکھی تھی کوئی بھی اسے احمد کے چہرے سے نہیں پہچان سکتا تھا تو کیا کوئی روحان کا بھی دشمن ہو سکتا ہے ؟؟ بھلا معصوم روحان سے کس کی کیا دشمنی ؟؟ وہ اپنے لیے معصوم لفظ استعمال کر رہا ہے یہ سراسر زیادتی ہے۔۔ہاں ہاں سراسر زیادتی ہے

روحان نے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جہاں سے خون ابل ابل کر باہر آ رہا تھا تو اس نے اپنے ہونٹ بھیجے اور اپنی جیکٹ اتار کر زور سے کندھے پر باندھی اور اپنے خاص آدمیوں کو فون کر کے انہیں یہاں سے اٹھانے کا کہتا اپنی گاڑی کو اپنی منزل کی طرف بڑھا گیا

روحان نے گھر آ کر سب سے پہلے اس نے اپنی جیکٹ اور شرٹ اتاری جبکہ شرٹ پوری خون سے رنگی ہوئی تھی روحان نے فسٹ ایڈ بوکس نکالا اور ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہوا اوراپنے کندھے پر لگی گولی کو ہاتھ کی مدد سے کھینچ کر نکالا تکلیف سے آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھی جبکہ خون نکلنے کی رفتار میں بھی تیزی آئی تھی

گولی نکال کر روحان نے کاٹن اور پائیوڈین سے اپنا زخم صاف کیا پھر کندھے پر پٹی باندھی جب اس کا موبائل رنگ ہوا روحان نے ڈریسنگ سے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ولید' کالنگ' جگمگا رہا تھا روحان نے یس کر کے فون کو کان سے لگایا جبکہ دل دھڑک دھڑک کے پاگل ہو رہا تھا روحان کو پتا تھا اس نے کس لیے فون کیا ہے

"اسلام علیکم "

"واعلیکم اسلام! کیسے ہو روحان " ولید نے کہا

"جی ٹھیک ہو آپ بتائے کیا کہا اس نے " روحان جواب دیتا بے چینی سے بولا

" مجھے لگتا ہے مسکان ابھی چھوٹی ہے تو۔۔۔ابھی ولید بول ہی رہا تھا جب روحان نے اس کی بات کاٹی

" کیا یہ اس کا جواب ہے ؟؟" روحان کو اپنے کندھے کی درد اب محسوس ہوئی تھی

" مجھے بھی یہی لگتا ہے " ولید نے بات گول کی

"آپ نکاح کی تیاریاں کریں اسے میں دیکھ لو گا " روحان سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے اپنے درد کو دباتے ہوئے بولا اب پتا نہیں یہ کندھے کا درد تھا یہ دل کا۔۔

" وہ میری بہن ہے اور میں اس کی ہاں کے بغیر کوئی کام نہیں کرو گا " ولید کو اس کے ایٹیٹیوڈ سے غصہ آیا تھا

"جی میں بھی وہی کہہ رہا ہو وہ مان جائے گی بس آپ نکاح کی تیاری کریں اسی ہفتے کے اندر اندر "

روحان نے اپنا غصہ دباتے قدرے تحمل سے کہا جبکہ ولید نے خود کو کھوسا جس نے اسے شادی کی آفر کی تھی

" میری بہن سے زبردستی نہیں کرنا " ولید جیسے اس کے ارادے جانتا تھا اسی لیے پہلے ہی وارن کیا

جبکہ روحان نے اس کی بات پر مسکراہٹ ضبط کی

" بلکل نہیں کرتا سالے صاحب آپ کی بہن خود کہے گی"

روحان نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا جبکہ ولید نے اپنا غصہ اپنے آفیس میں موجود فائل کو نیچے گراتے نکالا

تھوڑی سی بات کیا کر لی زیادہ ہی فری ہو گیا ہے بے شرم انسان " ولید اسے مختلف لقامات سے نوازتا اپنے کام میں مشغول ہوا

" زیادہ نہیں پر نکل آیئے ہیں آپ کے مس مسکان میرے منا کرنے کے باوجود بھی آپ انکار کیسے کر سکتی ہے "

" آپ کو تو اپنی بات نہ ماننے کی سزا دینی ہی پڑے گی"

روحان خود سے کہتا دوبارہ سے اپنے کندھے کے زخم کو دیکھنے لگا

____

احسن منال کو اس کے گھر ڈراپ کرنے آیا جب سامنے ہی اسے اریب کھڑا کیسی سے فون پر بات کرتا دیکھائی دیا اریب نے بھی اسے منال کے ساتھ دیکھ لیا تھا اس لیے فون بند کرتا اس کی طرف بڑھا تو مجبورا احسن کو بھی گاڑی سے نکلنا پڑا لیکن اب اسے اریب سے یا مشائم سے کوئی سروکار نہیں تھا جبکہ منال پہلے ہی گاڑی سے نکل چکی تھی تو اریب کو دیکھ کر وہی پر رک گئ جبکہ آنکھوں میں پھر تیزی سے آنسو آئے تھے

اریب منال کے آنسو دیکھتا جلدی سے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا

"منال کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو ادھر دیکھو میری طرف " اریب نے اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر اس کے آنسو صاف کیے اور غصے سے احسن کو گھورا احسن نے اسے اپنی طرف گھورتا پا کے آئی برو اچکائی جیسے کہنا چاہ رہا ہو 'کیا ہے اسے کیوں گھور رہا ہے '

"و۔۔وہ۔۔۔بھائی۔۔.راستے۔۔۔میں گنڈے۔۔۔میرے۔۔۔پیچھے۔۔۔لگ گئے۔۔۔تھے " منال اسے احسن کو گھورتا پا کے اٹکتے ہوئے بولی جبکہ اریب منال کی بات پہ چونکتے ہوئے منال کو دیکھا

"کیا؟؟ کون تھے وہ لوگ؟؟ اور تم اکیلی کیوں گئی اگر کہی جانا تھا مجھے بتاتی ؟؟ اریب نے ایک ساتھ کہی سوالات کر ڈالے جس پر منال نے آنسو بہاتے اسے ساری بات بتائی تو اریب نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیجی

مشائم جو یہاں اریب کو بولانے آئی تھی احسن کو یہاں دیکھ وہ حیران ہوتی ان کی طرف بڑھی

"اسلام علیکم احسن بھائی آپ یہاں سب خیریت تو ہے نا ؟؟" مشائم فکر مندی سے بولی جب نظر منال پر پڑی جو ہنوز اریب کے سینے سے لگی ہوئی تھی آنسو اب خشک تھے لیکن پلکیں بھیگی ہوئی تھی مشائم نے فکرمندی سے منال کو دیکھا

" منال تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں رو رہی ہو ؟؟" مشائم بولی تو اریب نے اسے چند الفاظ میں ساری بات بتا دی تو مشائم نے آگے بڑھتے ہوئے منال کو اپنے ساتھ لگا کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی

" چلو آؤ اندر چلے " مشائم منال کو لے کر اندر بڑھ گئ

" چلو ٹھیک ہے اب میں بھی چلتا ہو " احسن نے اس سے مصحافہ کرتے کہا تو اریب نے اسے اندر اپنے ساتھ آنے کے لیے کہا جیسے وہ پھر کبھی کا کہ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تو اریب بھی اندر چلا گیا

جیا تو آج ولید سے چھپتی پھر رہی تھی اس وقت بھی وہ مسکان کے کمرے میں بیٹھی مسکان سے باتیں کر رہی تھی جب ولید اسے اپنے کمرے میں نہ دیکھ کر مسکان کے کمرے میں آیا اور اسے یہاں مسکان سے ہنس ہنس کے باتیں کرتے دیکھ کر اس کا پارا ہائی ہوا وہ کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور وہ تھی جو اس سے چھپتی ہوئی یہاں بیٹھی تھی

ولید کو یہاں آتے دیکھ جیا کے چہرے پر ہوایاں اڑی تھی جبکہ مسکان مسکراتی ہوئی اپنے بھائی کے سینے سے لگی تھی

"کیسی ہے میری گڑیا ؟؟" ولید نے اس کے سر پہ موجود ڈوبٹے پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے بولا جبکہ نظروں کا زاویہ جیا بنی ہوئی تھی

" میں ٹھیک ہو بھائی " مسکان نے مسکراتے ہوئے کہا

" جیا آؤ میرے کپڑے نکالو مجھے فریش ہوا ہے " ولید اسے گھور کر دیکھتے ہوئے بولا تو جیا سٹپٹائی وہ صبح سے اس کے سامنے نہیں گئی تھی اور اب وہ اس طرح اچانک کمرے میں بولا رہا تھا

"جی آپی جائیں آپ بھائی بولا رہے ہیں " مسکان نے جیا کو کہا ولید دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا تو جیا بھی نچار اٹھتی ہوئی ولید کے پیچھے گئی

****

میرال اپنے سامنے بیٹھے روحان کو گھور رہی تھی جو اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف تھا

"کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تمہیں یہ گولی کیسے لگی ؟؟" میرال دانت کچکچاتے ہوئے بولی اسے روحان کی لاپروائی پر شدید غصہ آ رہا تھا

"کچھ نہیں یار ایک چھوٹی سی گولی ہی تو ہے تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے مسکان بیوہ ہو گئی ہے

" روحان نے دہائی دیتے کہا تو میرال نے اسے گھورا

" مسکان کو بیوہ کرنے کا ثواب میں اپنے ہاتھوں سے کماؤں گی اس کے لیے دوسروں کو تمہیں گولی مارنے کی ضرورت نہیں ہے " میرال نے بظاہر مسکرا کر لیکن دانت کچکچا کر کہا تو روحان نے منہ بسورا اسے قطعاً اپنی دوست سے اس بات کی امید نہیں تھی

"خدا کا خوف کرو لڑکی ابھی میں کنوارہ ہو اور تم پہلے ہی میری بیوی کو بیوہ کرنے کے چکروں میں ہو

" روحان نے اسے احساس دلانا چاہا

"ہاں جیسے تمہاری شادی ہونے والی ہے تمہاری نہ ہونے والی بیوی نے تم سے شادی کے لیے صاف الفاظوں میں انکار کر دیا ہے " میرال نے اس پر گہرا طنز کیا تو روحان کے تاثرات بدلے جنہیں میرال نے بھی باخوبی نوٹ کیا تھا

"میری نہ ہونے والی بیوی ہی میری ہونے والی بیوی بنے گی اور وہ بھی بہت جلد " روحان اپنے ہر الفاظ پر زور دے کر کہا تو میرال نے اسے گھور کر دیکھا

"کام کی بات پر آؤ یہ گولی کیسے لگی؟؟" میرال نے کہا تو روحان نے گہری سانس لی اور اسے سب بتایا جیسے سن کے میرال کی آنکھیں غصے سے سرخ انگارہ ہوئی تھی وہ بھی روحان کی طرح حیران ہوئی تھی کہ کوئی روحان پر کیوں حملہ کرے گا؟؟ وہ تو ایک عام انسان کی طرح زندگی گزار رہا تھا

"ان سے پوچھا کس نے بھیجا تھا انہیں ؟؟" میرال نے ان آدمیوں کے بارے میں جاننا چاہا جنہوں نے روحان پر حملہ کیا تھا اور اب وہ ان کے بیسمنٹ پر موجود تھے

" نہیں انہوں نے کہا کہ کیسی نے انہیں فون کر کے مجھ پر حملے کا کہا تھا ؟؟" روحان نے سنجیدگی سے کہا تو میرال نے بھی سنجیدگی سے ہاں سر ہلایا اور کچھ اہم پوائیٹ ڈسکس کرتے وہ الوداعی کلمات کہتے وہاں سے چلے گئے

جیا ولید کے پیچھے پیچھے اپنے کمرے میں آئی تو ولید نے اسے اندر کر کے دروازہ بند کیا اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا جبکہ جیا اس اچانک افتادگی پر بوکھلاتے ہوئے اس کے چٹانی سینے کو اپنے ہاتھوں سے تھاما اور نظریں اٹھا کر ولید کی جانب دیکھا جو اسے غصے سے گھور رہا تھا

"کیا کر رہی تھی وہاں ؟" ولید اپنے ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر بولا

" و۔۔وہ م۔۔میں مسکان سے باتیں کر رہی تھی " جیا اس سے نظریں جھکاتی ہوئی بولی

"تمہیں اپنے شوہر کا کچھ خیال ہے یا نہیں ؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا اور ایک تم ہو جو وہاں آرام سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی " ولید اس کے گالوں پر بوسہ دیتا گھمبیر لہجے میں بولا

"م۔۔مجھے۔۔۔پتا۔۔۔نہیں۔۔۔چلا۔۔۔ٹائم۔۔۔کا " جیا اسے اپنے اوپر جھکتے دیکھ کر کانپتی آواز میں بولی جبکہ ولید اس کی بات سنتا اس کے گالوں پر اپنے ہلکے سے دانت گاڑھے کہ جیا نے سسکی بھری

"یہ میری بات اگنور کرنے کی چھوٹی سی سزا ہے" ولید اسے دیکھتے بولا تو جیا اپنا سرخ چہرہ جھکا گئی

"کپڑے نکالو میرے میں شاور لے کر آتا ہو" ولید اسے پیار سے کہتا واشروم کی طرف بڑھ گیا تو جیا نے بھی جلدی سے اس کے لیے کپڑے نکالے

مسکان آج پھر روحان کے آفیس میں بیٹھی اسے معصومیت سے گھور رہی تھی اور روحان تو اسے یوں اپنی طرف گھورتے پا کر دل وجان سے فدا ہوا رہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی لیکچر لینے کے بعد روحان نے اسے اپنے آفیس بولایا تھا اور اب وہ اس کے سامنے موجود تھی

" تمہیں کل میں نے کچھ کہا تھا اور تم نے سراسر میری بات کو رد کر کے میری خلاف ورزی کی ہے مس مسکان " روحان اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑ کر بولا تو مسکان جو اسے معصومیت سے گھور رہی تھی اس کی بات پر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا

"سر مجھے نہیں کرنی شادی میں بھائی کو بتا چکی ہو" مسکان آہستہ آواز میں بولی تو روحان نے اسے غصے سے گھورا

"کیوں نہیں کرنی ابھی شادی ؟؟" روحان نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا

"کیونکہ ابھی میری عمر نہیں ہے ابھی میں چھوٹی ہو "

مسکان نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے کہا تو روحان اتنی سیریس ڈسکشن میں بھی اس کے ایکسپریشن دیکھ کر مسکرایا تھا

(محترمہ کی ابھی عمر شادی کی نہیں ہے لیکن ایک جیتے جاگتے انسان کو اپنا دیوانہ بنایا ہوا ہے) روحان نے دل میں سوچا

"ٹھیک ہے ابھی آپ کو شادی نہیں کرنی تو صرف نکاح کر لیتے ہیں بعد میں رخصتی ہو جائے گی جب آپ چاہیے " روحان نے ایک اور حل بتایا

"لیک۔۔ابھی مسکان کچھ بولتی جب روحان نے اس کی بات کاٹی

"اب اگر اس کے بعد بھی تم نے منا کیا تو خدا کی قسم میں آپ سے زبردستی نکاح کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا جو تمہیں قطعاً پسند نہیں آئے گا " روحان اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا تو مسکان اسے دیکھتی ہی رہ گئی

"س۔۔سر۔۔۔یہ آپ بتمیزی کر رہے ہیں " مسکان اپنی لڑکھڑاتی زبان کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

"میری معصوم سی جان میں اتنی مجال جو میں تم سے بتمیزی کروں بس میں نے تمہیں ایک بات سمجھائی ہے اور اگر اس بار تم نے میری بات نہ مان کر اپنی من مانی کی تو میں اپنی بات پر عمل کر کے ضرور دیکھاؤں گا "

روحان پہلے اپنے لفظوں میں محبت سموئے جبکہ بعد میں کھولے عام دھمکی دیتے بولا تو مسکان اس کے لفظ 'میری معصوم سی جان' کہنے پر گال دھک کر سرخ ہوئے تھے روحان نے یہ منزل دل میں اتارا تھا

" آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں نہ؟؟" مسکان نے انگلی اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر ناک چڑھا کر کہا تو روحان تو اس کے کیوٹ سے ایکسپریشن دیکھ کر اندر تک سرشار ہوا تھا اس نے مسکان کو کبھی اس طرح بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

" اچھا پوائیٹ پر آتا ہو تمہارے پاس دو آپشن ہیں ایک یا تو مجھ سے نکاح کرو یا پھر شادی کے ساتھ رخصتی بھی ساتھ کرو" روحان ریلیکس انداز میں بولتا اسے اپنے الفاظ میں پھسا رہا تھا اور ہماری معصوم سی مسکان پھس بھی رہی تھی

"مجھے شادی نہیں کرنی " مسکان اس کی بات سنتی فوراً سے بولی

"اچھا تو نکاح کرنا ہے ؟" روحان نے مسکراہٹ دباتے پوچھا تو مسکان نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تو روحان کو اپنا قہقہہ روکنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا اس نے واقع ہی اس سے معصوم لڑکی آج تک نہیں دیکھی تھی

"لیکن میں صرف نکاح کروں گی رخصتی نہیں کرنی مجھے ابھی " مسکان نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کرتے کہا (ہماری معصوم مسکان) تو روحان فرمابرداری کے سارے رکاڈ توڑتے ہوئے اچھے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا

"تو اب تم اپنے بھائی کو نکاح کے لیے ہاں کرو گی ؟؟" روحان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے کہا جس پر مسکان نے دھیرے سے ہاں میں سر ہلایا تو روحان فتح مندی سے مسکرایا اسے لگا تھا مسکان کو منانا تھوڑا سا مشکل ہو گیا لیکن وہ اتنی جلدی مان جائے گی یہ اسے نہیں پتا تھا

احسن اپنے کمرے میں موجود آج کا سارہ واقعہ سوچ رہا تھا اور یہ سوچتے سوچتے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اگر وہ وہاں نہ جاتا تو ؟؟ یہ سوچ سوچ کر اسے اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہو رہا تھا اسے اپنی کیفیت کی بلکل سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ منال کے بارے میں کیوں اتنا سوچ رہا ہے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیوں ایسا ہو رہا ہے البتہ جب سے مشائم کی شادی ہوئی تھی اس نے اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا اب وہ ایک شادی شدہ لڑکی کے بارے میں سوچ کر گناہگار نہیں بن سکتا تھا وہ کب سے انجانے میں منال کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا

دوسری طرف منال بھی آج کا سارا واقعہ سوچ رہی تھی اس نے آج سے پہلے احسن کا اس طرح کا جنونی روپ نہیں دیکھا تھا اس نے پہلی معلاقات سے لے کر اب تک احسن کو غصے میں ہی دیکھا تھا

اور اب اسے اس کے غصے سے ڈر لگتا تھا آج کے واقعیے کے بعد تو وہ احسن سے اور زیادہ ڈر گئی تھی لیکن دوسری طرف اس کا دل اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا وہ جب بھی احسن کو دیکھتی تو اس کا دل ایک الگ انداز سے دھڑکتا تھا وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے باہر تھی

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اندر سے سسکیوں کی آواز آ رہی تھی جب کہ کمرے میں مکمل اندھیرا تھا وہ وجود اپنے بیڈ کے پاس نیچے بیٹھی سر گھٹنوں میں دیے رویے جا رہی تھی کہ اس کی سسکیاں بندھ گئی

وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوا اور لائٹ اون کی قدم اس کی جانب بڑھائے اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر دیکھا تو اس کے دل کو کچھ ہوا جیسے اس کے دل کو کیسی نے کچل دیا ہو "کیا ہوا میری جان" اس نے اس وجود کی آنکھوں سے آنسو اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے اسے کہا تو اس وجود نے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جس نے آج تک اس کی ہر ناجائز خواہش پوری تھی اور اب وہ اس کے چہرے پر اپنے لیے پریشانی دیکھ کر وہ اس کے سینے سے لگی تو اس شخص نے اس کے گرد حصار بنا کر اس کے بالوں کو آہستہ سہلایا اس نے آج تک اسے اس طرح سے روتے نہیں دیکھا تھا رولانے تو دور کی بات کوئی اس سے بتمیزی بھی کرے تو وہ خود ہی اس سے نیپٹ لیتی تھی لیکن اس بار اس کے ساتھ کیا ہوا تھا یہ بات

بھی وہ جانتا تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ انگارہ ہوئی تھی اور وہ اسے بخشنے کے بھی موڈ میں نہیں تھا

****

دو دن بعد۔۔

اریب کے والدین عمرے کے لیے جا چکے تھے اس وقت گھر میں مشائم اور منال کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی ہوئی کوئی ہورر مووی دیکھ رہیں تھی جب اریب گھر میں داخل ہوا وہ دونوں مووی میں اتنی مگن تھی کہ انہیں اریب کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا

"کیا ہو رہا ہے بھئی؟؟ " اریب پیچھے سے آتا ان دونوں کو مووی میں اس طرح مگن دیکھ کر بولا تو وہ جو دونوں مووی دیکھ رہیں تھیں اچانک سے آواز آنے پر اپنی اپنی جگہ ساکت ہوئی اور پھر ایک دم سے چینخیں مارتی اچھل کر اپنے صوفے پر دونوں پاؤں سمٹ کر بیٹھیں پیچھے دیکھنے کی غلطی ان دونوں نے نہیں کی جبکہ اریب ان دونوں کو یوں چینختے دیکھ کر بوکھلاتے ہوئے ان کی جانب بڑھا جو آنکھیں بند کیے چینخے جا رہی تھی

"یار کیا ہوا؟؟ میں ہو اریب " اریب ان دونوں کو دیکھ کر بولا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ضرور اس کے یوں اچانک آنے سے ڈر گئی ہو گئیں وہ مشائم کو یوں چینختے دیکھ کر حیران بھی ہوا تھا اس نے کبھی

نہیں سوچا تھا کہ مشائم جیسی لڑکی بھی کیسی چیز سے ڈر سکتی ہو گئ اریب نے انہیں دیکھا جو ابھی بھی اس کی بات سنے بغیر یوں ہی آنکھیں بند کیے چینخے جا رہیں تھیں

" چپ! ایک دم چپ! اب اگر تم دونوں کی آواز بھی آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا " اس بار اریب غصے سے تیز آواز میں ان کی طرف دیکھ کر بولا تو وہ دونوں ایک دم سے چپ ہوئی اور ایک ایک آنکھ کھول کر دونوں نے اریب کی جانب دیکھا جو انہیں ہی آنکھیں دکھائے گھور رہا تھا ان کے اس طرح دیکھنے سے بے ساختہ اریب کو ہنسی آئی جیسے اس نے ضبط کر کے بامشکل روکی

" بھائی آپ!" "تم' م۔۔میرا مطلب آپ " دونوں نے یک زبان ہو کر اریب کو دیکھ کر کہا جبکہ اریب کی گھوریوں نے اسے سہی الفاظ کہنے پر مجبور کیا

"یہ کیا تم لوگ پاگلوں کی طرح چینخی جا رہیں تھیں " اریب ان دونوں کو آنکھیں دیکھاتا گھور کر بولا

"اور آپ کیوں چوروں کی طرح گھر میں گھسے تھے " مشائم بھی اسے آنکھیں دیکھاتی بولی

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی ویسے تو بڑی بہادر بنتی ہو " اریب نے طنزیہ کہا مشائم نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا

"مجھے بھی نہیں لگتا تھا کہ آپ یوں زگوٹا جن کی طرح ہر جگہ نازل ہوتے ہیں " مشائم نے بھی طنزیہ کہا اریب تو اپنے لیے لفظ زگوٹا جن سن کر ہی حیران ہوا تھا

"مجھے بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ ہر جگہ بہادر بننے والی اندر سے اس طرح کی ڈرپوک نکلے گی " ابھی مشائم اس کی بات کا کوئی جواب دیتی کہ منال کا قہقہہ بلند ہوا جو کب سے ضبط کیے بیٹھی ان دونوں کو ٹوم اور جیری کی طرح لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ بھی فری ٹکٹ کے

دونوں نے منہ کھولے منال کی طرف دیکھا جو ہنس رہی تھی

" ہر جگہ کھڑوس دیکھنے والا اس طرح کا بھی ہو سکتا ہے مجھے یہ امید نہیں تھی بھائی " منال اپنی ہنسی کو قابو پاتے اریب کو دیکھ کر بولی تو مشائم اور منال کا مشترکہ قہقہہ گھوجا تو اریب نے ان دونوں کو آپس میں اس طرح ہنستے دیکھ ان دونوں کو گھورا تو دونوں نے اس کی گھوریوں پر ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر اپنی ہنسی کو روکا جبکہ اریب ان کے اس طرح کے ریکشن پر اپنی ہنسی ضبط کر گیا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اس کے جانے کے بعد وہ دونوں نے پھر سے قہقہہ لگایا جو اریب کو بھی سنائی دیا تو اس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئی

ولید نے روحان کے کہنے پر مسکان سے ایک بار پھر پوچھا تھا جس پر مسکان نے روحان کی باتیں ذہن میں رکھ کر ولید کو ہاں کہی تھی لیکن اسے بھی 'صرف نکاح' کہنے کا نہیں بھولی تھی جس پر ولید نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور کہا تھا 'جیسا میرا بیٹا چاہیے ' جس پر مسکان خوش ہوتے ہوئے اس کے گلے لگی

آج روحان نے ولید کے کہنے پر ان کے گھر آنا تھا روحان کی کوئی فیملی تو نہیں تھی جو باقاعدہ اس کا رشتہ لے کر مسکان کے گھر جاتی اس لیے روحان نے خود آنا تھا مسکان کے گھر

"اسلام علیکم !"روحان لاؤنج میں آتا ہوا بولا جہاں اس وقت شفیق صاحب, بیگم سعدیہ اور ولید بیٹھے ہوئے تھے تو سب نے مسکراتے ہوئے اس کا ویلکم کیا ولید نے اسے گلے لگایا تھا جیا اس وقت مسکان کے کمرے میں موجود تھی جیا اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی جس پر(ہماری معصوم) مسکان اسے گھور رہی تھی

"کیا ہے آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہے مجھے ؟؟" مسکان نے آخرکار اس کی نظروں سے تنگ آتے اس سے پوچھ ہی لیا جس پر جیا کھکھلا کر ہنسی

"ہمیں تو تم نے خبر بھی نہیں ہونے دی کہ کوئی ہماری معصوم سی مسکان کو اتنا چاہتا ہے " جیا اس کے گال پیار سے کھینچ کر مسکرا کر بولی تو مسکان کے گال اس کی بات سن کر شرم سے لال سرخ ہوئے تھے کہ جیا نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہہ کر اسے گلے سے لگایا تھا

"اللہ تعالیٰ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دیں " جیا اسے گلے لگاتی مسکرا کر بولی

"چلو تم یہاں بیٹھو میں تمہارے ہونے والے شوہر کا حال حوال پوچھ کر آتی ہو " جیا اس اسے دیکھ آنکھ دبا کر بولی جس پر مسکان کی پلکیں لرزی تھی گال جو پہلے ہی سرخ تھے اب لہو چھلکانے جیسے ہو

گئے تھے جیا اسے اس طرح شرماتے دیکھ باہر کی جانب بڑھ گئی تو مسکان کے چہرے پر بے ساختہ مسکان آئی تھی

مشائم اپنے کمرے میں آئی تو اریب واشروم سے شاور لے کر نکلا اس وقت وہ شرٹ لیس بلیک ٹراؤز میں موجود تھا ٹاول سے بال رگڑتا وہ کمرے میں داخل ہوا تو نظریں مشائم پر پڑی جو اسے اس طرح شرٹ لیس دیکھ کر سٹپٹاتی ہوئی رخ موڑ چکی تھی

"س۔۔سوری " ابھی وہ باہر جاتی جب اریب نے اسے ایک چسٹ میں بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تو مشائم سیدھا اس کے برہنہ سینے سے ٹکرائی اس کی ناک زور سے اریب کے چٹانی سینے سے لگی تھی

"آہہہ " اس کے منہ سے بے ساختہ کراہ نکلی تو اریب اس کے منہ سے کراہ سنتا جلدی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا تو اس کی ناک سرخ ہو چکی تھی

"ایم سوری میری جان " اریب جھکتے ہوئے اس کی ناک پر اپنے ہونٹ رکھ کر بولا مشائم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اریب بار بار اس کی ناک پر اپنے ہونٹ رکھ رہا تھا

"""م۔۔میں۔۔۔ٹھیک۔۔ہو" مشائم اسے بار بار اپنی ناک کو چھوتے دیکھ کر لرزتی آواز میں اس کے حصار سے نکلنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی تو اریب نے اسے دیکھا جو پلکیں جھکائے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

"ویسے باہر تم کیا کہ رہی تھی مجھے ؟؟" اریب اسے اور مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بولا تو مشائم کو اپنی بات یاد آئی

"میں۔۔میں نے تو آپ کو کچھ نہیں کہا" مشائم اپنی بات سے صاف مکرتے ہوئے اس سے نظریں چڑاتے ہوئے بولی اس وقت وہ شرٹ لیس اس کے اتنا قریب کھڑا تھا کہ مشائم کو اپنے چہرے پر اس کی گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھی

" اچھاا! باہر تو مجھے کوئی زگوٹا جن بول رہا تھا" اریب نے اپنی ہنسی دباتے سیریس انداز میں کہا

" چھوڑے مجھے باہر منال بولا رہی ہے" مشائم اس کے حصار سے نکلنے کی جدوجہد کرنے لگی تو اریب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس کی پشت پر لوک کرتا اس کے ہونٹوں پر جھکا مشائم جو مزاحمت کر رہی تھی اس اچانک افتادگی پر بوکھلائی اریب آہستہ آہستہ اس کی سانسیں پینے لگا جبکہ مشائم کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی اریب اپنے آپ کو سیراب کرتا اس سے پیچھے ہوا تو مشائم اس کے سینے پر سر ٹکائے گہرے گہرے سانس لینے لگی جبکہ اریب کو اپنے سینے پر اس کی گرم سانسیں محسوس ہوئی تو اس نے مسکراتے ہوئے اس کی کمر کو سہلایا

"کیسا لگا تمہیں تمہارا زگوٹا جن ؟؟" اریب مسکراہٹ دباتے اسے دیکھ کر بولا جو ابھی تک اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی

" آ۔۔آپ۔۔۔بہت۔۔۔بے شرم۔۔ہے " مشائم نے جیسے اسے اس کی خوبی بتائی تھی تو اریب قہقہہ لگا کر ہنسا

" میں جانتا ہو میری جان کوئی نئ بات بتاؤ ؟؟" اریب نے اپنی خوبی کو خوش اسلوبی سے قبول کیا

" آ۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔مشائم اس کے حصار سے نکلتی ہوئی دروازے کے قریب پہنچ کر بولی

"آپ زگوٹا جن بھی ہے " مشائم ہنستے ہوئے جلدی سے باہر کو بھاگی کہ کہی پھر سے وہ اس زگوٹا جن کی قید میں نہ آ جائے جبکہ اریب تو اپنی بیوی کی چلاکی ہی دیکھتا رہ گیا

پانچ دن کے بعد روحان اور مسکان کے نکاح کی ڈیٹ رکھی تھی روحان کھانا وغیرہ کھاتا اپنے گھر کی طرف جا چکا تھا مسکان آج اسے کہی نظر نہیں آئی تھی جس سے وہ سخت بدمزہ ہوا تھا مسکان اپنے کمرے میں ہی موجود رہی تھی وہ روحان کے سامنے بلکل نہیں آئی تھی لیکن جو بھی تھا روحان اپنے نکاح کو لے کر خوش تو بہت تھا

اب اس کی زندگی اس کی دسترس میں آنے والی تھی جیسے اس نے اس پوری دنیا سے چھپا کر رکھنا تھا جیسے اس نے اس کی معصومیت کی حفاظت کرنی تھی لیکن یہ وقت ہی بتائے گا کہ وہ اسے دنیا سے بچا کر رکھ پاتا ہے یہ نہیں یا اس کی معصومیت کی حفاظت کر پائے گا یہ نہیں

*****

وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہا تھا اسے اس طرح سے روتے دیکھ وہ خود ازیت میں تھا

"بس میری جان چپ کرو میں خود اسے اپنے ہاتھوں سے سزا دو گا اسے خود اپنے ہاتھوں سے ماروں گا جس نے میری بہن کو دھتکارا ہے " وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا جبکہ وہ اس کی بات سن کر تڑپی تھی

"نہیں بھائی آپ اسے کچھ مت کہیے گا میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی میں اسے کیسی بھی طرح سے حاصل کرو گی چاہے اس کے لیے مجھے اس مسکان کو ختم ہی کیوں نا کرنا پڑے " عائزہ اپنے لہجے میں مسکان کے لیے نفرت لیے جبکہ روحان کے لیے جنون لیے بولی تو اس شخص نے بھی ہاں میں سر ہلایا

" جیسا میری بہن چاہے میں اس کے لیے کچھ بھی کرو گا, تمہیں اس سے شادی کرنی ہے میں خود اپنی بہن کی شادی اس سے کرواؤں گا بس اب تم نے رونا نہیں ہے " وہ اس کے آنسو صاف کرتا بولا تو عائزہ نے بھی دھیرے سے سر ہاں میں ہلایا

" بھائی میں اس سے بہت پیار کرتی ہو میں اس کے بغیر مر جاؤں گی ل۔۔لیکن بھائی وہ۔۔وہ اس مسکان سے محبت کرتا ہے بھائی م۔۔میں اسے مار دو گی ہاں میں اسے مار دو گی وہ ہم دونوں کے بیچ آنا چاہتی تھی میں اسے رستے سے ہی ہٹا دو گی پھر میں روحان سے شادی کر کے اس کے ساتھ رہو گی میں رہو گی نا بھائی اس کے ساتھ ؟؟" وہ دیوانوں کی طرح اپنے بھائی کے ساتھ لگی پاگلوں کی طرح بول رہی تھی وہ اس وقت کوئی ابنارمل ہی لگ رہی تھی اس کے انداز سے لگتا تھا وہ واقع ہی روحان کو پانے کے لیے سب کو تہس نہس کر دے گی جبکہ اس کا بھائی اسے ساتھ لگائے ہاں میں ہاں ملا رہا تھا وہ اپنی بہن کی حالت سے واقف تھا اگر اسے کوئی چیز پسند آ جاتی تھی تو وہ اس کو پانے کے لیے کیسی بھی حد تک جاتی تھی وہ یہاں تو بات ہی اس کی محبت کی تھی تو وہ کیسے نا اسے پانے کے لیے کوئی بھی حد پار کرتی

"جی میری جان میں خود اس لڑکی کو اپنی بہن کے قدموں میں لاؤں گا جس نے میری بہن کی کوشیوں کو برباد کیا ہے " وہ اس ریلیکس کرتے بولا جبکہ اس کے انداز سے بھی نفرت جھلک رہی تھی اپنی بہن کے لیے ہی تو اس نے روحان پر حملہ کروایا تھا

وہ اپنی بہن کو ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اپنی بہن کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا روحان پر حملہ کروانا تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا

عائزہ نے اپنے بھائی کو دیکھتے ایک منٹ میں ایک گھٹیا آئڈیا سوچا تھا جسے سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ایک کمینگی مسکراہٹ تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ اس ترکیب سے کس کس کی زندگی برباد ہوتی ہے

مسکان کالج سے گھر واپس اپنے ڈرائیور کے ساتھ آ رہی تھی جب راستے میں اس کی گاڑی سامنے والی گاڑی سے ٹکرائی گاڑی کو یک دم بریک لگی

"ک۔۔کیا ہوا انکل " مسکان گاڑی کو یک دم بریک لگتے دیکھ سنبھلتی ہوئی بولی

"کچھ نہیں بیٹا میں دیکھتا ہو "ڈرائیور باہر نکلتے ہوئے سامنے گاڑی کی طرف بڑھا جب سامنے سے ایک پچیس چھبیس سال کا نوجوان بلیک ڈریس پینٹ کوٹ میں چہرے پر غصہ لیے گاڑی سے باہر نکلا

"اندھے ہو دیکھ کر نہیں چلا سکتے تھے تم " وہ شخص لہجے میں غصہ و نفرت کے ملے جلے تاثرات لیے ڈرائیور کو دیکھ کر دھاڑا تو ڈرائیور اس کو اتنے غصے میں دیکھ کر گھبرایا

"معزرت صاحب اندر بی بی بیٹھی ہے ہم آپ کا جتنا بھی نقصان ہوا ہے اس کا خرچہ دینے کو تیار ہے " ڈرائیور گڑبڑاتے ہوئے بولا تو اس شخص کی نظریں گاڑی کی طرف اٹھی جہاں مسکان چہرے پر پریشانی لیے ڈرائیور کی طرف دیکھ رہی تھی گاڑی کا تھوڑا سا شیشہ نیچے تھا جس کی وجہ سے اسے

مسکان کا چہرہ نظر آ رہا تھا مسکان نے اس وقت بلیک چادر سے خود کو کور کیا ہوا تھا بس چہرہ نظر آ رہا تھا

اس کی مسکان سے نظریں اٹھانا محال ہوئی وہ اس کی معصومیت میں کھو سا گیا آج تک اس نے اس قد حسین اور خوبصورت لڑکی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تھی آنکھوں میں ہوس جبکہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی اس نے آج تک جتنا بھی حسن دیکھا سب اسے اس لڑکی کے سامنے پھیکا سا محسوس ہو رہا تھا دل نے اس کو پانے کی خواہش کی

"صاحب ہمیں بتایئے آپ کا کتنا نقصان ہوا ہے ؟؟" ڈرائیور نے دوبارہ سے پوچھا تو وہ جو اس کے حسن میں کھویا ہوا تھا ایک دم ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور ڈرائیور کو غصے سے گھورا

"جاؤ یہاں سے " وہ ڈرائیور کو غصے سے کہتے ہوئے بولا تو ڈرائیور جلدی سے اپنی گاڑی میں آیا

"کیا ہوا انکل سب خیریت ہے نا ؟؟" مسکان نے پریشانی سے پوچھا

"جی جی بیٹے سب ٹھیک ہے " ڈرائیور اسے حوصلہ دیتا گاڑی کو آگے بھاگا لے گیا جب کہ اس شخص کی آنکھوں نے دور تک ان کی گاڑی کا پیچھا کیا تھا اس کے چہرے پر ایک شیطانی سی مسکراہٹ تھی آنکھوں کے سامنے سے وہ حسین چہرہ جا ہی نہیں رہا تھا

"ایک بار تو نزدیک سے مولاقات بنتی ہے نا " وہ کمینگی سے کہتا خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسا

پانچ دن بعد۔۔

آج مسکان اور روحان کا نکاح تھا جو مسکان کے ہی گھر لاؤن میں رکھا گیا تھا گھر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا سجاتے بھی کیوں نا گھر کی اکلوتی بیٹی کا نکاح جو ہونا تھا سادہ سا نکاح کا اریجمنٹ تھا جس میں مشائم کی فیملی اور اریب کی فیملی والے موجود تھے

لائٹ پنک اور وائٹ کلر کے پھولوں سے گھر کو سجایا تھا لائٹ پنک اور وائٹ پھولوں سے ہی ایک دیوار بنائی تھی جس کے ایک سائڈ پر لڑکے جبکہ دوسری سائڈ پر لڑکی نے بیٹھنا تھا

مسکان نے اس وقت لائٹ پنک کلر کی کرتی اور وائٹ کلر کا گرارہ پہنا ہوا تھا جس کے اوپر گولڈن کلر کے سٹون کا کام ہوا تھا سر پر بھاری وائٹ کلر کا ڈوبٹا سجائے ہاتھوں میں گجرے پہنے چہرے پر ہلکا سا میک اپ کا ٹچ دیے بالوں کی مانگ نکال کر اسے کھولا چھوڑے وہ آج روحان کے چاروں شانے چت کروانے کے چکروں میں تھی اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا وہ آج اس قدر حیسن سی پری لگ رہی تھی کہ جو اسے ایک بار دیکھ لیتا پھر نظریں ہٹانا بھول جاتا سعدیہ بیگم اور جیا نے تو اس کی کتنی بار ہی نظر اتار دی تھی جیا اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ (ہماری مسکان) کو اس وقت گھبراہٹ ہو رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی جیا کو اپنے پاس ہی بیٹھایا ہوا تھا

جیا نے اس وقت پنک اور وائٹ تھیم کی مناسبت سے لائٹ پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جس پر وائٹ کلر کے سٹون لگے ہوئے تھے بالوں کو کڑل کر کے پشت پر کھولا چھوڑا ہوا تھا چہرے پر ہلکا سا

میک اپ تھا جبکہ ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے گجرے تھے جیا اس کی گھبراہٹ سمجھتی اس کے ہاتھ تھامے ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کر منال اور مشائم اندر داخل ہوئیں اور مسکان کو دیکھ کر وہ وہی پر رکھ گئی

مشائم اور منال نے وائٹ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی ہلکے سے میک اپ پر بالوں کو کھولا چھوڑے ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ دونوں اس وقت بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں

"ماشاءاللہ میری جان آج کیا ہمارے کھڑوس سر کو اوپر پہچانے کا ارادہ ہے ؟؟ " مشائم دل میں اس کی نظر اتارتی ہوئی بولی جبکہ مسکان اس کی بات سن کر جھنپ سی گئی اور مشائم کو گھورنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

"اب تم اسے اس طرح کھڑوس نہیں کہ سکتی وہ آخر ہمارے جیجاا جی ہیں " منال مشائم کو آنکھ مارتے ہوئے بولی تو مسکان کے گال دہکنے لگے جب جیا نے انہیں گھورا

"ویسے مسکان ہمارے جیجا جی کتنے چھپے رستم نکلے ہے نا؟؟" مشائم مسکان کے پاس آتی ہوئی بولی

"کیوں بھئ چھپے رستم کیسے ہوئے ڈنگے کی چوٹ پر اظہارِ محبت کر کے نکاح کروا رہے ہیں " منال بھی اس کے پاس آتی ہوئی بولی جبکہ مسکان ان کی باتیں سنتی اب روہانسی ہو رہی تھی

"ارے یار تمہیں نہیں پتا وہ محبت کرنے کے باوجود مسکان کو کتنا ڈانٹتے تھے " مشائم نے مصنوعی اداسی سے کہا جبکہ مسکان نے روہانسے ہوتے جیا کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ دبا رہی تھی

"کیا واقع ہی یار مجھے بھی ان کی لو سٹوری بتاؤں نا تمھیں تو پتا ہو گا نا ؟؟" منال بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے ایکسائٹمنٹ سے بولی

"یہ تو ہم روحان جیجو سے سنے گے کیوں مسکان وہ سنائے گے نا اپنی لو سٹوری " مشائم مسکان کو دیکھتے بولی جو بس اب رو دینے کو تھی

" ارے وہ کیوں نہیں سنائے گے جب ہماری مسکان اپنی اسے کہے گی 'اے جی سنتے ہو انہیں ہماری لو سٹوری سنا دے ' تو وہ کیوں نہیں سنائے گے " منال باقائدہ اپنا ڈوبٹا منہ میں لے کر شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تو سب کا قہقہہ کمرے میں بلند ہوا جس میں سب سے اونچا جیا کا تھا جیسے مسکان کے ایکسپریشن دیکھتے ہوئے اور ہنسی آ رہی تھی مسکان نے رونی صورت بنا کر جیا کی طرف دیکھا تو وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتی مسکان کو اپنے حصار میں لے کر ان دونوں کو مصنوعی گھور کر دیکھنے لگی جس پر وہ دونوں چپ ہوئی اب اگر وہ اور مسکان کو تنگ کرتی تو مسکان نے واقعے ہی رونے لگ جانا تھا

"چلو اب چپ کرو ورنہ اب مجھ سے مار کھاؤں گی تم دونوں " جیا ان دونوں کو ڈپٹتی ہوئی بولی جس پر دونوں نے اس کی بات مانتے ہوئے مزید مسکان کو تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیا

"چلو اب مسکان کو باہر لے کر چلو " جیا ان دونوں کو کہتی ہوئی مسکان کا ڈوبٹا درست کرنے لگی اور اس کے اوپر ریڈ رنگ کے ایک الگ ڈوبٹے سے گھوگھٹ کر دیا جس پر منال اور مشائم جیا کی بات پر ہاں میں سر ہلاتی مسکان کو لیے باہر کی طرف بڑھی

******

لڑکے اس وقت سارے وائٹ ڈریس میں موجود تھے ولید, اریب اور احسن نے فل وائٹ ڈریس پہنے ہوئے تھے جبکہ واسکٹ کے رنگ چینج تھے ولید اور اریب نے بلیک جبکہ احسن نے ڈارک براؤن واسکٹ پہنی ہوئی تھی اور روحان نے لائٹ پنک کلر کی پہنی ہوئی تھی وہ سب اس وقت ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیڈسم لگ رہے تھے احسن کی نظریں آج کیسی کی تلاش میں تھی اور وہ اپنی اس حرکت پر بری طرح جھنجھلایا ہوا تھا چہرے پہ سنجیدگی لیے وہ بار بار لاؤنج کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا

روحان کے چہرے پر خوشی سے بھرپور مسکراہٹ تھی

آج اس کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی جو ہر کوئی محسوس کر سکتا تھا کچھ ہی دیر میں نکاح شروع ہونا تھا سب اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے

مشائم اور منال مسکان کو لے کر نیچے آئیں تو سب کی نظریں دلہن پر اٹھی جس کا چہرہ گھوگھٹ سے چھپایا ہوا تھا ایک طرف منال نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جبکہ دوسری طرف سے مشائم نے اسے پکڑا ہوا تھا روحان جو کیسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا دلہن کے شور پر نظریں بے ساختہ مسکان کی طرف اٹھی تو پلٹنا بھول گئی لائٹ پنک کرتی پر وائٹ گرارہ پہنے ریڈ ڈوبٹے سے چہرے پر گھوگھٹ لیے ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ چاروں طرف سے روحان کے ہوش اڑا چکی تھی اگر روحان اسے اس وقت گھوگھٹ کے بغیر دیکھ لیتا تو اس نے اپنا آپ ہی بھول جانا تھا اور وہ کچھ ہی دیر میں اپنا آپ بھولنے والا تھا وہ یک ٹکی باندھے مسکان کو دیکھے میں مصروف تھا اسے اس وقت کیسی چیز کا ہوش نہیں تھا اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اسے کچھ پتا نہیں تھا بس پتا تھا تو اتنا کی سامنے والی لڑکی اس کی ہونے جا رہی تھی وہ اس کی ملکیت میں آ رہی تھی جس پر وہ اپنی جان وارتا تھا اریب جو روحان کے ساتھ بیٹھا تھا اسے بے شرموں کی طرح سامنے دیکھتے دیکھ اریب نے اسے کہنی ماری جس پر وہ یک دم سے ہوش کی دنیا میں آیا اس نے چونک کر اریب کی طرف دیکھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھا اسے اپنی طرف گھورتا پا کر روحان نے اپنے جیل سے سیٹ کیے بالوں میں ہاتھ پھیر کر نظریں سامنے سے ہٹائی جو کے اس کے لیے مشکل ترین کام تھا

"ہمارے جیجو کے تو ابھی سے ہوش اُڑ گئے ہیں جب چہرہ دیکھے گا تب کیا بنے گا" مشائم مسکراتے ہوئے شرارت سے مسکان کے کال میں بولی تو مسکان کا دل جو پہلے ہی دھک دھک کر رہا تھا اس کی بات سن کر سرپٹ دوڑنے لگا

مسکان کو لا کر پھولوں نما دیوار کے ایک طرف بیٹھا دیا گیا جبکہ روحان دوسری طرف بیٹھا تھوڑی ہی دیر میں نکاح شروع ہوا تو سب کی آنکھوں میں آنسو آئے مسکان کے آنسو تیزی سے عارضوں کو بھگو کر اس کے سائن کرنے کی جگہ پر گر رہے تھے بامشکل خود کو سنبھالتے اس نے سائن کیے تو مولوی صاحب روحان کی طرف بڑھے تین دفعہ قبول ہے کرنے کے بعد روحان نے سائن کرنے کے لیے رجسٹر تھاما تو اس پر مسکان کے آنسو دیکھ کر روحان نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی جبکہ کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیجی اسے مسکان کے یو آنسو بہانے بہت ناگوار گزرے تھے جسے اس نے بامشکل ہی برداشت کیا تھا سائن کرنے کے بعد سب طرف مبارک آباد کا شور اٹھا ولید نے نم آنکھیں سے روحان کو اپنے گلے لگایا بہت مشکل ہوتا ہے اپنی نازو سے پلی بہن کو کیسی دوسروں کے حوالے کرنا روحان نے مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگایا اریب اور احسن بھی روحان سے بغلگیر ہوئے

احسن تو آج منال کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا جس نے اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا اس کے دیکھنے پر وہ نظریں پھیر گئی تھی جس پر احسن نے مشکل سے ہی ضبط کیا شاید وہ اسے اگنور کر رہی

تھی؟ احسن کو تو یہی لگا تھا لیکن وہ اسے بھلا اگنور کیوں کریں ؟؟ اور وہ اس کے بارے میں کیوں اتنا سوچ رہا ہے یہ سب سمجھنے سے وہ قاصر تھا منال اپنے اوپر احسن کی نظریں محسوس کر رہی تھی لیکن وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی اسے ابھی تک احسن کا وہ جنونی انداز نہیں بھولا تھا اور یہ سب سوچتی منال جھرجھری لے کر رہ جاتی وہ اس سے محبت کرتی تھی لیکن یہ بات وہ کبھی کہ نہیں پائے گی اور اس واقعیے کے بعد تو وہ کبھی احسن کے سامنے اپنی محبت کا اظہار نہیں کر سکتی تھی

منال فون پر اپنی دوست سے بات کرتی قدرے الگ جگہ پر آگئی تھی جہاں اس وقت کوئی بھی تھا احسن جو اسے ہی اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوا تھا اسے الگ جگہ پر جاتے دیکھ وہ بھی اس کی طرف بڑھا اور یہ وہ کیوں کر رہا تھا یہ وہ قطعاً نہیں جانتا تھا احسن اس کے پاس پہنچ کر بلکل اسے کے پیچھے کھڑا ہو گیا

منال جو اپنی دوست سے بات کر کے پیچھے پلٹی لیکن اپنے سامنے احسن کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اور بڑا کر کے اپنے سامنے کھڑے احسن کو دیکھ رہی تھی جو اسے فرصت سے نہار رہا تھا

"آ۔۔آپ۔۔۔یہاں۔۔کیا کر رہے ہیں ؟؟" منال اسے اپنے سامنے دیکھتی لڑکھڑاتی زبان میں بولی

" تم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو " احسن اسے دیکھتا اپنے دل میں مچلتا سوال زبان پر لے آیا جو اسے کب سے اگنور کر کے اس کے ضبط کو آزما رہی تھی جبکہ منال اس کی بات سنتی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جو اس سے بے تکا سوال کر رہا تھا (بقول منال کے)

"م۔۔میں۔۔۔نے آ۔۔آپ۔۔کو۔۔ا۔۔اگنور نہیں۔۔کیا " منال اس کے سوال پر کنفیوز ہوتے بولی احسن کا سوال اس کے سر سے گزر گیا تھا

"ہمم! تو تم نے مجھے اگنور نہیں کیا ؟؟" احسن نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر منال نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلایا

"اس دن کے لیے آئی ایم سوری میں کچھ زیادہ ہو روڈ ہو گیا تھا " احسن اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا شاید ہی اس نے اپنی زندگی میں کیسی لڑکی کو سوری بولا ہو گا لیکن سامنے کھڑی لڑکی اس کے لیے خاص سی ہوتی جا رہی تھی جبکہ منال اس کے منہ سے سوری سنتے پہلے حیران ہوئی تھی لیکن بعد میں اس کی آنکھوں میں نمی بھی چمکی تھی جیسے چھپانے کے لیے وہ جلدی سے چہرہ جھکا گئی لیکن احسن سے اس کی آنکھوں میں نمی چھپی نہیں رہ سکی

"آئی ایم سوری ' پلیز ڈونٹ کرائیگ " احسن التجائیہ بولا اسے اس کی آنکھوں میں نمی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی جبکہ منال اس کا کوئی بھی جواب دینے کی بجائے جانے لگی جب احسن نے اس کا ہاتھ پکڑا

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہو کیا کانوں میں پرابلم ہے کوئی جو تمہیں میری بات سنائی نہیں دے رہی " احسن اس کا بازو پکڑتا غصے سے بولا جبکہ منال اس کے غصے سے سہمتے ہوئے اسے دیکھنے لگی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا اور اب پھر سے غصہ کر رہا تھا احسن نے اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر اس کے ہاتھ کو چھوڑا اور دوسری طرف چہرہ کر کے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جب واپس سے اُدھر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا احسن کو اس پر جی بھر کے غصہ آیا وہ جان بوجھ کے اس کے غصے کو ہوا دیتی تھی اور پھر تھوڑے سے غصے سے اس کی جان بھی جاتی تھی

" بے عقل لڑکی " احسن بڑبڑاتا ہوا واپس سے لاؤن کی طرف بڑھ گیا جب باہر آیا تو منال پہلے سے ہی باہر مشائم کے ساتھ کھڑی تھی احسن اسے گھور کر دیکھتا ولید کی طرف بڑھ گیا

نکاح کے بعد اریب مشائم اور منال کو لے کر وہاں سے چلے گیا تھا جبکہ احسن کی فیملی بھی اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے تھے مسکان تھکن کی وجہ سے اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے جیا کے ساتھ چلی گئ تھی اس نے اپنے کمرے میں آتے سب سے پہلے اپنا ڈوبٹا اتارا اور پھر واشروم میں وضو کرنے کی نیت سے بھرنے لگی جب اس کے کمرے کی لائٹ اوف ہوئی مسکان کمرے میں اندھیرا دیکھ کر ڈری اور آہستہ آہستہ قدم سوئچ بورڈ کی طرف بڑھائے جب کیسی نے برق رفتاری سے اسے

دیوار کے ساتھ پن کیا مسکان نے اس اچانک افتادگی پر ڈرتے ہوئے ہلکی سی چینخ ماری جب مقابل نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھا

"شش ' ڈرو نہیں میری جان " روحان جھک کر اس کے کان کے قریب بولا اور اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے اٹھانے کے بعد اس نے مسکان کے دائیں طرف دیوار پر رکھا جبکہ مسکان نے اپنے اتنے قریب روحان کی آواز محسوس کر کے اپنی آنکھیں حیرت سے کھولی جبکہ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا وہ اس وقت مسکان کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ مسکان کو شرم وحیا نے آن گھیرا

"پ۔۔پلیز۔۔۔لا۔۔لائٹ۔۔اون۔۔کر۔۔کریں۔۔۔مجھے۔۔۔ڈر۔۔لگ۔۔رہا۔۔ہے " مسکان نے ڈرتے ہوئے کانپتے لہجے میں کہا

"میری جان جب میں تمہارے ساتھ موجود ہو تو تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے " روحان نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس کی بائیں طرف دیوار پہ رکھا کہ وہ اس کے پورے حصار میں چھپ گئی

"آ۔۔آپ جائیں۔۔یہاں سے اگر کسی نے دیکھ لیا تو ؟" مسکان کو اب اس کے اس طرح کمرے میں آنے سے پریشانی نے آن گھیرا

" میرے پاس پرمیشن ہے آپ کے کمرے میں آنے کا بلکہ آپ کو میں یہاں سے ڈائریکٹ اپنے کمرے میں بھی لے جا سکتا ہو " روحان نے گھمبیر تا لہجے میں کہا تو مسکان جھنپ سی گئی

"رو کیوں رہی تھی ؟؟" روحان نے اس کے آنسو نکاح نامے پر یاد کرتے دیکھ اسے کہا

" م۔۔میں۔۔نہیں رو رہی تھی " مسکان نے نظریں جھکائے معصومیت سے جھوٹ بولا

"آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی میں نے خود دیکھے ہیں آپ کے آنسو اور پتا ہے آپ کے آنسو دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی " روحان مدھم لہجے میں کہتے اسے اپنے الفاظوں میں قید کر رہا تھا

"مج۔۔مجھے۔۔۔خود۔۔ہی۔۔رو۔۔رونا۔۔۔آ۔۔رہا۔تھا " مسکان مدھم لہجے میں نظریں جھکائے بھرائی آواز میں بولی تو روحان نے نیچے جھکتے اس کی دونوں آنکھوں پر اپنے لب شدت سے رکھے

"اب میں آپ کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھنا چاہتا " روحان نے کہتے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی جبکہ مسکان اس کی جسارت پر دہکتے گالوں سے نظریں جھکائے ہوئے تھی روحان نے لائٹ اون کی تو دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائی ایک کی نظر میں پیار محبت عشق کیا کچھ نہیں تھا جبکہ دوسرے کی نظروں میں شرم و حیا تھی جس سے وہ اپنی نظریں جھکا گئی روحان کو آج اپنا آپ اس کی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور وہ ڈوبنا چاہتا تھا

"آ۔۔آپ جائے یہاں سے مجھے نماز پڑھنی ہے " مسکان نظریں جھکائی بولی تو روحان کو بھی یہاں سے جانا ہی بہتر لگا تو وہ دوبارہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر کی جانب اپنے قدم بڑھا گیا اور پیچھے مسکان کتنی ہی دیر اس کی خشبو اپنے اردگرد محسوس کرتی رہی وہ اسے اپنے سحر میں جگڑ کے جا چکا تھا اس نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اپنی آنکھیں بند کر لی کچھ دیر وہ اس کی خشبو محسوس کرتی رہی پھر نماز کا خیال آتے وہ واشروم کی طرف بڑھی۔۔

****

"بہت بہت مبارک ہو تمہیں تمہاری شادی " میرال خوش ہوتے اپنے سامنے بیٹھے روحان احمد کو دیکھ کر بولی تو وہ خوش دلی سے مسکرایا

"شکریہ میم! " اس نے سر کو نیچے جھکا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک ادا سے کہا تو میرال ہولے سے مسکرائی

"رخصتی کا کب پلین ہے ؟" میرال نے سنجیدہ ہوتے ہوئے اسے سلگایا جس پر روحان نے منہ کے زاویے بگاڑے

"اُڑا لے جتنا مزاق اُڑانا ہے رخصتی بھی کروا ہی لو گا جس طرح نکاح کروایا ہے " اس بار روحان نے اسے سلگایا تو میرال نے غصے سے اسے گھورا

"خبردار جو تم نے اب زبردستی مسکان کو منانے کی کوشش کی " میرال نے انگلی اٹھاتے اسے تنبیہ کیا تو روحان کا دلکش قہقہہ کمرے میں گوجا وہ اسے تپانا چاہتا تھا اور وہ تپ بھی گئی تھی میرال اسے قہقہہ لگاتے دیکھ گھوریوں سے نوازتی ایک فائل کھول گئی

"یہ آدمی ہے جو لڑکیوں کی سیمگلنگ کرتا ہے اور حیرت کی بات ہے جو تم اسے ڈھونڈ نہیں پائے جب کہ اس کا گہرا تعلق تھا سکندر سے " میرال اسے ایک فوٹو دیکھاتی طنزیہ انداز میں بولی جبکہ

روحان نے حیرت سے تصویر میں موجود اس آدمی کو دیکھا اس نے اس آدمی کو کہی دیکھا تھا لیکن کہاں یہ اسے یاد نہیں آ رہا تھا

"کون ہے یہ ؟ اور سکندر سے اس کا کیا تعلق ؟" روحان سنجیدگی سے بولا اس نے شاید ہی آج سے پہلے کیسی آدمی کو نہ پہچاننے کی غلطی کی ہو گئ "

" ' شہریار خان' خان گروپ اوف انڈسٹری کا مالک " میرال نے سنجیدگی سے اس کی بات کا جواب دیا جبکہ روحان کے دماغ میں جھمکا سا ہوا اسے یاد آیا جب اس نے ولید ملک کی انفارمیشن نکالی تھی تب اسے پتا چلا تھا کہ حال ہی میں ولید کا جھگڑا خان انڈسٹری کے اونر سے ہوا تھا اور اس دن روحان نے شہریار کو ولید کے آفیس میں آتے دیکھا تھا تو کیا شہریار خان ہی وہ انسان تھا جو لڑکیوں کی زندگی سے کھیلتا تھا ان کی سیمگلنگ کر کے دوسرے ملک بھیجتا تھا روحان کو اپنے دماغ کی شرانیں پھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وجود سے چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہوئی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ انگارہ ہوئی تھی اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی اسے خود پر بھی بے تحاشہ غصہ آیا تھا جس نے اس شخص کو پہچاننے میں اتنی دیر کر دی تھی اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھیجی میرال سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے کے بدلتے تاثرات سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس شخص کو پہلے کہی دیکھ چکا ہے

"کہا مولاقات ہوئی تھی تمہاری ؟" میرال اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی

"ولید کے آفیس " اس نے گہری سانس بھرتے مختصر سا جواب دیا تو میرال نے چونک کر اس کی طرف دیکھ

"کب ؟ اور کیوں ؟" میرال حیران ہوتے بولی

"ولید کی کمپنی کا اس کی کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ تھا لیکن کیسی وجہ سے ولید کا اس کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کا کنٹریکٹ کینسل ہو گیا تھا " روحان نے اسے تفصیل سے بتایا

"تو تم نے پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا ؟" میرال نے غصے سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

"مجھے نہیں لگا تھا یہ اتنی بڑی بات ہو گی " روحان نے سنجیدگی سے کہا

"اور یہی ہمارا وہ آخری دشمن بھی ہے جیسے ہم اتنے سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے " میرال نے گویا اس کے سر پر دھماکہ کیا ہو روحان نے حیران ہوتے اسے دیکھا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ؟ یہ آدمی ؟ اوو گوڈ ! وہ ہمارے آس پاس تھا اور میں اسے ڈھونڈ نہیں پایا ؟ میں اپنی ب۔۔ نہیں یا خدا۔"روحان ازیت سے سوچتا ہوا اپنے بالوں کو نوچنے لگا اور یہی حال میرال کا تھا وہ بھی تو اسی ازیت سے گزر رہی تھی جس ازیت سے روحان گزر رہا تھا دونوں کا دکھ ایک جیسا ہی تھا

"میرال ا۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ ہمارے اتنے نزدیک تھا اور ہم اسے ڈھونڈ ہی نہیں پائے " روحان کے لہجے میں کانچ سی کرچیاں تھی جیسے میرال نے بھی محسوس کیا تھا

"روحان ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہم اسے اتنی ہی ازیت ناک موت دے گئے جتنی ہم نے ان چار سالوں میں جھیلی ہے ہم اسے ایسی موت دے گئے کہ اس کی روح کانپ جائے گی بس ہمارا آخری دشمن بچا ہے جیسے ہم اتنے سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے ہمیں ہماری منزل مل گئی ہے بس اب ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا " میرال نے روحان کو سمجھاتے ہوئے کہا البتہ دل اس کا بھی خون کے آنسو رو رہا تھا روحان نے اس کی بات سنتے گہری سانس ہوا میں چھوڑی

"میں اسے اتنی ہی تکیف دو گا جتنی اس نے میری ازنا کو دی تھی " روحان نے جنونی انداز میں کہا تو میرال نے ہاں میں سر ہلایا اب بس انہوں نے اپنے پلین کے مطابق چلنا تھا

احسن اپنے کمرے کی ٹیرس پر کھڑا کب سے سگرٹ اپنے لبوں سے لگائے ہوئے تھا وہ سگرٹ پیتا نہیں تھا بس کبھی کبھی جب اس کا دل بے چین ہوتا یا وہ کیسی ٹینشن میں ہوتا تھا تو وہ پی لیتا تھا اور اب بھی اس کا دل بے چین تھا جیسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا

وہ کب سے سگرٹ پی رہا تھا جب اسے یاد آیا کہ اس نے ابھی تک عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی اس نے سگرٹ کو نیچے پھینکتے اپنے پاؤں سے مسلتے کمرے میں داخل ہو کر گھڑی پر نظریں دوڑائی جو اس وقت رات کے گیارہ بجا رہی تھی تو وہ اپنے واشروم کی طرف بڑھا اور وضو کر کے باہر آیا ڈریسنگ روم سے جائے نماز نکال کر وہ نماز ادا کرنے لگا

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے کے بعد وہ جائے نماز کو فولڈ کرتا ڈریسنگ روم میں رکھ دیا اب اس کا دل قدرے پرسکون تھا تو وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گیا اور موبائل اٹھا کر دیکھنے لگا تو ایک دم سے دل کیا کہ منال سے بات کریں لیکن دوسرے ہی پل اس نے اپنے دل پر لعنت بھیجی جو نامحرم سے رات کے اس وقت فون پر بات کرنے کا کہ رہا تھا اس نے اپنے دل پر لعنت بھیجتے موبائل ٹیبل پر رکھا اور سونے کے لیے آنکھیں موند گیا دل پرسکون تھا تو نیند بھی جلدی اس پر مہربان ہو گئ

مشائم ابھی واشروم سے اپنے کپڑے چینج کر کے نکلی ہی تھی جب نظریں سامنے بیڈ کی طرف اٹھی جہاں اریب بیڈ پر لیٹا اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوا تھا مشائم اس کے اس طرح دیکھنے پر سرخ پڑی تھی

"ک۔۔کیا۔۔ہے۔۔ایسے۔۔کیوں۔۔دیکھ رہے پ؟" مشائم نے اپنے لہجے کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس سے کہا جو بنا پلک جھپکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اریب اس کے سوال پر مسکرایا

"دیکھ رہا ہو آج کل میری بہادر بیوی کافی ڈرپوک بنی ہوئی ہے " اریب نے ہنستے ہوئے اس پر طنز کیا جس سے مشائم کا غصہ سے برا حال ہوا تھا وہ بنا توقف کے اس کی جانب بڑھی

"کیا ہے آپ بار بار مجھے ڈرپوک ڈرپوک کیوں کہ رہے ہیں ؟" مشائم اس کے سر پر کھڑی ہوتی اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھے اسے غصے سے گھورتی ہوئی بولی جبکہ اریب تو اپنی بیوی کا یہ روپ دیکھتا ہی رہ گیا جبکہ اس کے لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دیکھ کر وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا اس وقت وہ اریب کو اپنے دل کے نہایت قریب محسوس ہوئی اریب نے بنا دیر کیے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے اوپر گرا اور کروٹ بدل کر وہ اس پر سایہ فگن ہوا یہ سب اس نے اتنی جلدی کیا کہ مشائم اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی جس پر اریب نے اسے آنکھ ونک کی مشائم اس کی حرکت پر سٹپٹاتی اسے اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی

"ک۔۔کیا ہے۔۔۔آپ۔۔کو۔۔پ۔۔پیچھے۔۔۔ہٹئے " مشائم اسے اپنے اوپر سے اٹھانے کی تگ و دو کرتے ہوئے بولی

" آئی ایم پروئڈ اوف می جس نے اپنی شیرنی بیوی کو بھگی بلی بنا دیا ہے " اریب اس کی مزاحمت کو کیسی خاتے میں نا لاتا ہوا بولا تو مشائم اس کا بار بار اپنے اوپر طنز محسوس کرتی اس کے بازو پر زور سے دانت گاڈ کے اپنا سارا غصہ اس پر اتار دیا اریب تو اس کی حرکت پر اسے دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس سے اس طرح کی امید بلکل بھی نہیں رکھتا تھا لیکن اس کی حرکت پر وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا جبکہ مشائم اپنا غصہ اس پر اتارتی اب اپنی حرکت یاد کرتی شرمندہ ہوتی نظریں جھکا گئی

"اب اس حرکت کی سزا کے لیے بھی تیار رہو " اریب اس کے چہرے پر دیکھتا اچانک سے اس کی گردن پر جھکتا اپنے دانت گاڑ گیا مشائم کے منہ سے سسکی نکلی تو اریب نے اس کی گردن پر اپنے دانتوں کے نشان دیکھتا اپنے نرم گرم ہونٹ رکھ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جو اس کی حرکت پر شرم و حیا سے سرخ ہوتی اسے خفگی سے گھور رہی تھی اریب نے اس کے دونوں گالوں

کو پیار سے چوما

"اس طرح سے غصہ اتارتے ہیں آگے سے تم نے بھی ایسے ہی اپنا غصہ میرے اوپر اتارنا ہے "

اریب اس کی آنکھوں میں دیکھ کر معنی خیزی سے بولا تو مشائم کانوں کی لو تک سرخ پڑی اس کی بات سن کر

"م۔۔مجھے۔۔۔آپ۔۔۔ سے۔۔۔با۔۔بات۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔کرنی۔۔آپ۔۔۔ب۔۔بہت بے۔۔شرم ۔۔ہیں " مشائم نے بامشکل ہی اپنا جملہ اس کے حصار میں مکمل کیا جبکہ اریب اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا

"اب تم تمہیں یہ بے شرم بندہ ہی ساری عمر جھیلنا پڑے گا " اریب بوجھل لہجے میں بولتا ہوا اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا اور سائڈ پر ہو کر لیٹا مشائم کو پکڑ کر اپنے سینے سے لپٹایا جبکہ مشائم اس کی باتوں سے سرخ پڑتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تو اریب نے بھی اس کے گرد حصار تنگ کر کے آنکھیں موند لی

****

"بوس ہم نے اس لڑکی کا پتا لگوا لیا ہے جس کا آپ نے کہا تھا" ایک تیس سالا آدمی شہریار خان کے سامنے نظریں جھکائے بولا شہریار جو اس وقت حرام پی رہا تھا اس کی بات پر اسے دیکھا جب سے اس نے مسکان کو دیکھا تھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ اس کی معصومیت کو بھول نہیں پا رہا تھا آج تک وہ جتنی بھی لڑکیوں کی زندگی اپنی درندگی اور ہوس سے برباد کر چکا تھا وہ سب اس معصوم لڑکی کے سامنے پھیکی پر رہی تھی جتنا بھی اس نے حسن دیکھا وہ سب اسے ایک مولاقات میں ہی بھلا چکی تھی اس نے گھر آتے ہی سب سے پہلے اپنے خاص آدمی کو اس کی انفارمیشن لینے کے لیے لگایا تھا جو وہ آج لے کر اس کے سامنے آیا تھا شہریار نے اسے دیکھتے بولنے کا اشارہ کیا

"سر وہ ولید ملک کی بہن مسکان ملک ہے" آدمی نے ڈرتے ڈرتے کہا جبکہ اس کی بات سنتے شہریار حیران ہوا تھا تو کیا وہ ولید ملک کی بہن تھی جس نے اس کے منہ پر مکہ جھڑا تھا شہریار یہ سوچ کر قہقہہ لگا کر ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا جب کے اس کے قہقہے سنتے وہاں کھڑے سب ملازموں پر کپکپی تاری ہوئی تھی اس کی ہنسی میں وحشیت تھی جو وہاں پر کھڑے ہر انسان نے محسوس کی تھی

"ہاہاہا ہاہاہا ولید ملک تم سے بدلے کا دن آن پہچا ہے تم نے مجھ پر, مجھ پر یعنی شہریار ملک پر ہاتھ اٹھایا تھا نا وہ بھی ایک عام سے ملازم کے لیے اب تمہیں اس کی بھاری قیمت جھکانی پڑے گی اور وہ جھکائے

گی تمہاری بہن ہاہاہا " شہریار کمینگی سے قہقہے لگاتا ہوا حرام کلاس کو لبوں سے لگا گیا اس سے زیادہ اسے مسکان کے بارے میں جاننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی

روحان نے گھر آتے ہی اپنا سارا غصہ پنچنگ بوکس پر نکالا تھا وہ ہاتھوں میں گلوز ڈالے بغیر زور زور سے پنچنک بوکس کو مار رہا تھا جس سے اس کے ہاتھوں پر کافی زخم آئے تھے لیکن وہ بغیر پرواہ کیے پچھلے ایک گھنٹے سے اپنا غصہ نکال رہا تھا جب بھی وہ کیسی بات پر غصہ کرتا تھا تو وہ ایسے ہی خود کو زخمی کر کے نکالتا تھا اسے آج اپنی چار سال پہلے کی زندگی یاد آ رہی تھی وہ یاد کر کے اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا دماغ کی رگیں پھٹنے کے در پر تھی ابھی وہ اپنا اور غصہ نکالتا جب اس کا فون رنگنگ ہوا اس نے پنچنگ بوکس کو روکتے ہوئے اپنے خون آلودہ ہاتھ سے فون کو یس کر کے کان سے لگایا وہ شاید نہ اٹھاتا لیکن سامنے ' میرال کالنگ ' دیکھتے ہوئے اسے اٹھانا ہی پڑا

"اگر تم کل مجھے زرا سے بھی زخمی ملے تو پانچ سالوں کے لیے اپنی رخصتی کے بارے میں بھول جانا " میرال اس کے فون اٹھاتے ہی نہایت غصے سے بولی شاید نہیں یقینا وہ اس کی حرکت کے بارے میں جان گئی تھی جانتی بھی کیسے نا بچپن سے تو اسے جانتی تھی کہ جب بھی وہ غصہ کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے جبکہ روحان اس کی بات سنتا لب بھیج گیا اب وہ اپنے غصے کی وجہ سے اپنی رخصتی اتنی لیٹ تو کروانے سے رہا میرال کو بھی پتا تھا وہ ایسے ہی مانے گا تبھی اس نے روحان کو کہا تھا

"کچھ نہیں کر رہا میں " روحان صوفے پر نیم دراز ہوتے آنکھیں بند کر گیا جبکہ ایک ہاتھ سے فون کو کان سے لگایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے ماتھے کو سہلا

رہا تھا

"مجھے تم کل ٹھیک ٹھاک اپنے آفیس میں چاہیے سنا تم نے " میرال کا غصہ کیسی قسم شانت نہیں ہو

رہا تھا

"کل تو میں نے کالج جانا ہے اپنی منکوحہ سے بھی تو مولاقات کرنی ہے " روحان آہستہ آواز میں بولا جانتا جو تھا مقابل نہایت غصے میں ہے اور غصے میں وہ اس کی رخصی نہ لیٹ کروا دے

"آگے تم کالج کے وقت ملتے تھے ؟" میرال نے اس پر طنز کیا تو روحان نے اپنی زبان دانتوں میں دی یہ سچ تھا ان کی مولاقات تین چار بجے ہی ہوتی تھی

"اچھا ٹھیک ہے میں آ جاؤں گا " تو میرال اس کی بات سنتی فون کاٹ گئی روحان نے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا جیسے سامنے میرال ہو روحان کو پھر سے چار سال پہلے کا واقعیہ یاد آیا تو وہ اپنے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا جس سے اس کا غصہ تھوڑا کم ہو سکے

منال ناشتے کے وقت نیچے آئی آج وہ تھوڑی لیٹ اٹھی تھی جس کی وجہ سے وہ لیٹ نیچے جا رہی تھی

"مشائم بھابھی بھائی چل۔۔۔"منال جو سیڑھیوں سے نیچے آتی ہی بولے جا رہی تھی جب نظر سامنے پڑی تو اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے سامنے ہی مشائم کی والدہ اور احسن لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کو وہ یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی احسن جو اپنے فون میں گھڑک تھا منال کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا

"اسلام علیکم آنٹی !" منال مشائم کی والدہ سے گلے ملتی ہوئی بولی جس نے اسے خوش اسلوبی سے گلے لگایا تھا جبکہ احسن کو اس نے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا

"واعلیکم اسلام !بیٹا کیسی ہیں آپ" مشائم کی والدہ نے کہا جس پر منال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مشائم کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی وہ اور احسن بلکل آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے

"منال تم ماما کے پاس بیٹھو میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہو " مشائم اسے کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ منال اب کنفیوز ہو رہی تھی کہ وہ کیا بات کریں

"بیٹا آپ کی سٹڈی کمپلیٹ ہوگئی ؟" مشائم کی والدہ نے اسے کنفیوز ہوتے دیکھ سوال کیا

"جی آنٹی ہو گئی ہے " منال انہیں دیکھتی آہستہ آواز میں بولی احسن جو دوبارہ سے اپنے فون میں لگا ہوا تھا لیکن سارا دھیان ان دونوں کی طرف تھا

"میں زرا مشائم بھابھی کی ہیلپ کروا کر آتی ہو " اس سے پہلے وہ کوئی اور سوال پوچھتی جب منال کہتی وہاں سے چلی گئ اسے پتا نہیں کیوں لیکن اوکورڈ فیل ہو رہا تھا اسی لیے وہ بہانہ بناتی وہاں سے چلی گئ

"تمھیں میں نے ماما کے پاس بیٹھایا تھا ؟" منال کچن میں آئی تو مشائم نے اسے گھور کر کہا جس پر منال گڑبڑائی

"وہ میں آپ کی ہیلپ کروانے آئی تھی " منال جلدی سے بولی جس پر مشائم اسے گھور کر اپنا کام کرنے لگی اور منال میڈیم شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گئ

"اگر تمھیں یاد ہو تو تم یہاں میری ہیلپ کروانے آئی تھی" مشائم نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے کہا جو آرام سے سینڈوچ کا سلائس اٹھاتے ہوئے اسے کھانے میں مصروف ہو گئ

" کرواتی ہو ابھی ناشتہ تو کر لوں یا بھوکے پیٹ ہی کام کروانے کا ارادہ ہے " منال سینڈوچ کی بائٹ منہ میں چباتی ہوئی اسے دیکھ کر معصوم انداز اپنا کر بولی جس پر مشائم نے تاسف سے سر جھٹکا جبکہ احسن جو پانی پینے کے لیے یہاں آیا تھا منال کو اس طرح دیکھ کر وہ حیران ہوا باہر اس کے سامنے وہ کیسے مرنے والی ہوئی ہوئی تھی اور یہاں وہ کیسے دیدہ دلیری کا مظاہرہ کر رہی تھی لیکن اس کی حرکت سے آج کتنے دنوں بعد احسن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

"احسن بھائی آپ۔ آپ کو کوئی کام تھا" مشائم نے دروازے پر احسن کو دیکھ کر کہا جبکہ منال جو مزے سے سینڈوچ کی بائٹ منہ میں ڈال رہی تھی مشائم کی بات پر اس کے گلے میں ہی اٹک گئی وہ زور سے کھانستے ہوئے جلدی سے شیلف سے اتری اور دروازے کی طرف دیکھا جہاں واقع ہی احسن کھڑا اسے دیکھ رہا تھا منال نے جلدی سے اپنا ڈوبٹا جو سر سے پھسلتا ہوا کندھے پر جھول رہا تھا دوبارہ سے سر پر جمایا اس کے کھانسنے پر مشائم اور احسن دونوں ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے جس پر منال نے دوسری طرف منہ کر کے اپنی بائٹ کو چبا کو پانی کا گلاس پیا احسن نے اس کی بچکانہ حرکتوں سے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"وہ میں بس پانی پینے آیا تھا" احسن نے مشائم کی بات کا جواب دیا تو مشائم نے مسکرا کر اس کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگی جبکہ منال کھانے کے لیے جو مشائم نے بنایا تھا اسے سیٹ کرنے لگی جس پر مشائم نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ منال زبردستی کا مسکرائی احسن دروازے کے پاس کھڑا اس کی حرکتوں کو باغور دیکھ رہا تھا منال نے ایک بار بھی اسے پھر سے دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی

"یہ لے احسن بھائی" مشائم اسے پانی کا گلاس پکڑاتی بولی احسن گلاس پکڑ کر واپس باہر کی جانب بڑھ گیا

"یہ تم کیا حرکتیں سرانجام دے رہی تھی ؟" مشائم اس کے بازو پر تھپڑ رسید کرتی بولی

"ک۔۔کیا ہوا آپ کی ہیلپ کروا رہی تھی" منال گڑبڑاتے ہوئے بولی

"کروا ہی نہ دو کہی تم میری ہیلپ " مشائم ناک سیکڑ کر بولی

"ٹھیک ہے نہیں کرواتی " منال کہتی باہر کی طرف بڑھنے لگی جب مشائم نے اسے بازو سے پکڑتے اسے کھانے کی ٹرے پکڑائی جسے منال نے مسکراہٹ ضبط کرتے تھامی اور باہر کی جانب بڑھ گئی

آج ولید آفیس سے لیٹ گھر آیا تھا جب سامنے مسکان کچن سے باہر نکلتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی

"مسکان بچے آپ ابھی تک سوئی نہیں " ولید مسکان کو کچن سے نکلتے دیکھ کر بولا کافی ٹائم ہو گیا تھا اور مسکان کو جلدی سونے کی عادت تھی لیکن وہ ابھی تک جاگ رہی تھی

"جی بھائی وہ بس پانی لینے آئی تھی آپ اب آئے ہیں ؟"

مسکان ولید کو دیکھ کر بولی

"جی بچے آج آفیس میں کچھ کام تھا اسی لیے لیٹ ہو گئ تھی "

"تو میں آپ کے لیے کھانا لگاؤں ؟" مسکان نے کہا تو ولید نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

"نہیں بچے آپ جائے میں آفیس سے ہی کھانا کھا کر آیا ہو " ولید نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو مسکان بھی مسکرا کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ ولید بھی اس کے پیچھے ایک کمرے کی طرف قدم بڑھا گیا

****

ولید اپنے کمرے میں داخل ہوا تو جیا سر تک کمفرٹر اوڑھے سوئی ہوئی تھی ولید اسے ایک نظر دیکھتا ڈریسنگ روم سے اپنا بلیک ٹروزر نکالے واشروم میں شاور لینے چلا گیا کچھ دیر بعد باہر نکلا تو جیا ویسے ہی سوئی ہوئی تھی اسے جیا پر غصہ آیا تھا جو اس کا انتظار کرنے کی بجائے چادر تان کر سوئی ہوئی تھی ولید آگے بڑھتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کے سر سے کمفرٹر ہٹا چکا تھا جس سے جیا نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولی اور اپنے سر پر کھڑے غصے سے گھورتے ولید کو دیکھا

"تمہیں اپنے شوہر کا زرا خیال نہیں ہے کہ وہ تھکا ہوا آفیس سے آیا ہے اسے کھانا وغیرہ دینے کی بجائے تم اس طرح چادر تان کے سو رہی ہو " ولید انتہائی سخت لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تھا جیا تو اس کا سرد رویہ دیکھتی ہی رہ گئی اس نے تو آج تک جیا سے اس طرح بات نہیں کی تھی جس طرح اب کر رہا تھا اور جیا نے ایسا کر بھی کیا دیا تھا جو وہ اس سے اس طرح سے بیہیو کر رہا تھا جیا ابھی اسے دیکھتے ہوئے سوچ ہی رہی تھی جب وہ دوبارہ سے سرد لہجے میں بولا

"اب تمہیں سپیشل انویٹیشن دینا پڑے گا کہ میرے لیے کھانا لاؤ " ولید پھر سے بولا جس جیا جلدی سے بیڈ سے اٹھی

"م۔۔میں۔۔لاتی۔۔۔ہو۔۔ک۔۔کھانا" وہ ولید کے سرد لہجے پر بامشکل آنسویوں کا پھندا گلے میں اتراتی کانپتی آواز سے بول کر جلدی سے کمرے سے نکلی اور ولید اسے کے آنسو ضبط کرنے کے چکر میں سرخ چہرہ دیکھتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا آج اس ہی اسے ایک کال آئی تھی جس میں "کیسے ہو ولید ملک پہچانا مجھے ؟" شہریار خان شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ولید سے مخاطب ہوا جبکہ ولید اس کی آواز پہچانتا چونکا ضرور تھا جب سے ان دونوں کی لڑائی ہوئی تھی انہوں نے ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھی تھی تو اب یو اچانک شہریار خان اسے کیوں فون کر رہا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا

"شہریار خان" ولید بولا تو شہریار خان کمینگی سے ہنسا

"آہاں مجھے تو لگا تم بھول گئے ہو گے لیکن شہریار خان کیسی کو بھول جائے اتنی سستی چیز تھوڑی ہے وہ اور ویسے بھی تمہارے سے تو پیچھلے حساب کتاب بھی نکلتا ہے تو تمہیں تو بلکل بھی نہیں بھولنا چاہیے"

"بکواس بند کرو اور کیوں فون کیا ہے وہ بتاؤں میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہو جو تمہاری بے تکی باتیں سنتا رہوں" ولید غصے سے بولا تو شہریار نے بامشکل ہی اپنا غصہ کنٹرول کیا

"ولید ملک بہت پچھتاؤں گے تم, تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی اور اس غلطی کی سزا تمہیں بہت مہنگی پڑے گی" شہریار خان اپنے غصے کو ضبط کرتا ہوا بولا

"چچ چچ مجھے لگتا ہے تمہیں ایک تھپڑ سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا جو تم ابھی بھی بد لحاظ ہو " ولید استہزایہ انداز میں بولا تو شہریار اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا دھاڑا

"ولید ملک تمہاری یہ غلطی کی سزا تمہاری گھر کی عزت جھکائے گی اور پھر جب تو منہ اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے تب تمہیں وہی تھپڑ کا اندازہ ہو گا جو تم نے میرے اوپر اٹھایا تھا " شہریار غصے سے دھاڑا تھا جبکہ اس کی اتنی گھٹیا بکواس سن کے ولید کو اپنے جسم سے چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہوئی ہاتھ اور گردن کی رگیں تنی تھی جو اس کے ضبط کا بتا رہی تھی جبکہ آنکھیں لہو ٹپکانے کی حد تک سرخ ہوئی تھی

" میں تمہاری زبان کاٹ دو گا شہریار خان اگر تم نے اپنی گندی زبان سے میرے گھر کی عزت کے بارے میں بات بھی کی تو " ولید کی دھاڑ اتنی اونچی تھی کہ شہریار کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے جبکہ ولید کا آفیس ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے اس کی آواز باہر تک نہ جا سکی

"ہاہاہا, یہ تو تمہیں وقت ہی بتائیں گا ولید ملک"

!just wait and watch

شہریار خان یہ کہتا کال کاٹ گیا جبکہ ولید نے اپنا ہاتھ میں پکڑا فون اپنی پوری طاقت سے دیوار پر مارا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اس کی اتنی بکواس سنتے ولید کو اپنا جسم آگ کے مانند جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ اپنے آفیس میں ادھر سے اُدھر چکر کاٹنے لگا

کا موڈ صبح سے ہی بہت خراب تھا

ولید نے اپنا سارا غصہ آج اپنے آفیس کے ہر ایمپلائے پر اتارا تھا اور اب اپنا سارا غصہ اس نے اپنی پیاری سی بیوی پر اتارا تھا جیسے اس نے آج تک آنکھیں بھی نہیں دیکھائی تھی وہ اپنا فون لے کر ٹیرس پر کھڑا تھا جب جیا ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی ولید دروازہ کھلنے کی آواز پر ٹیرس سے اپنے کمرے میں داخل ہوا اور پہلی نظر اپنی بیوی پر ڈالی جس کی سرخ اور سوجھی ہوئی آنکھیں اور لال ٹماٹر ناک دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ کافی دیر روتی رہی ہے

ولید نے اس کی سرخ آنکھیں اور سرخ ناک دیکھ کر اپنے لب بھیجے اسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا جس نے اپنی جان کو بلاوجہ اتنا ڈانٹا اور اس کے ڈانٹنے کی وجہ سے اس نے اپنی پیاری سی آنکھوں پر اپنا ظلم ڈھایا ولید اسے دیکھتا ہوا سامنے صوفے پر بیٹھ گیا

جیا نے کھانے کی ٹرے لا کر ٹیبل پر رکھی اور سائڈ پر نظریں جھکا کر کھڑی ہو گئ ولید نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی

"آؤ تم بھی بیٹھو کھانا کھاؤ ؟" ولید اسے دیکھ کر آہستہ آواز میں بولا تو جیا نے آنسویوں سے لبریز آنکھیں اٹھا کر ایک نظر ولید کو دیکھا پھر نظر جھکا کر آہستہ سے نفی میں سر ہلایا جبکہ ولید تو اس کی آنسویوں سے لبریز آنکھوں میں ہی ڈوب چکا تھا جبکہ دل کو اس کے آنسو دیکھ کر کچھ ہوا تھا

"بیٹھو میرے ساتھ کھانا کھاؤ " ولید اس بار لہجے میں تھوڑی سختی لیے بولا جانتا جو تھا وہ پیار سے نہیں مانے گی اسی لیے آنکھوں میں غصہ لیے وہ اسے گھور کر بولا جس پر جیا جلدی سے اس کے ساتھ بیٹھی لیکن ہاتھ اپنی گود میں ہی رکھ لیے اور انہیں مڑورنے لگی

ولید نے اپنے ہاتھوں سے نوالہ بنا کر اس کے آگے کیا لیکن جیا نظریں جھکائے ہی بیٹھی رہی

"اپنا منہ کھولو ورنہ میں اپنے طریقے سے کھلاؤں گا جو تمہیں قطعی پسند نہیں آئے گا " ولید اپنے لفظوں پر زور دیتا اسے زومعنی انداز میں بولا جس پر جیا کے قدرتی گال دہک کر سرخ ہوئے تھے

"م۔۔میں۔۔۔خود۔۔۔ک۔۔کھا لو۔۔۔گی " جیا بھرائی آواز میں اس کا ہاتھ پیچھے کرتی ہوئی بولی ولید کو اس کا یو اپنا ہاتھ پیچھے جھٹکنا پسند تو نہیں آیا لیکن ضبط کر گیا جبکہ اس کی بھرائی آواز سے اسے اب شرمندگی ہو رہی تھی

" جیا میری جان آئی ایم سوری پلیز فارگیو می !" ولید نے نوالہ ٹرے میں رکھتے اس کی گود میں موجود جیا کے ہاتھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھاگ کر بولا تو جیا جو اپنے آنسو ضبط کر رہی تھی ولید کے نرم پڑتے ہی آنسو تیزی سے آنکھوں سے نکلتے گالوں کو بھگو گے جس پر

ولید نے تڑپ کر جیا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے تھام کر اس کے آنسویوں پر شدت سے اپنے لب رکھے

"آئی ایم سو سوری "

پلیز میری جان میں اس وقت تھوڑا غصے میں تھا آئی ایم سو سوری " میں نے تمہیں ہرٹ کیا " ولید اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک سہلاتا بولا ولید اسے اس طرح سے آنسو بہاتے دیکھ تڑپ ہی تو گیا تھا جیا بنا کچھ بولے اپنے آنسو بہانے میں مصروف تھی جب اچانک ولید نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی سانسوں کو اپنے سینے میں اتارا جس پر جیا اپنا رونا بھول کر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی جو اس کی سانسیں شاید بند کرنے کے چکروں میں تھا اس کی شدت پر جیا نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی ولید اس کے ہونٹوں کو چھوڑا ہوا شدت سے اپنے لب اس کے آنکھوں پر رکھ گیا

جو کب سے آنسو بہاتی اسے تکلیف پہچانے کی کوشش کر رہی تھی جیا کی پلکیں اس کی عارضوں پر سایہ فلگ ہونے لگی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ولید کو گھورنے کی ناکام کوشش کی لیکن پھر نظریں جھکا گئی

"مجھے معاف کر دو یہ دیکھو میں اپنے کان پکڑ رہا ہو "

ولید باقائدہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا اسے دیکھ معصومیت سے بولا جس پر جیا نے جلدی سے اس کے

ہاتھوں سے اس کے کان آزاد کروائے اور اس کے سینے پر اپنا سر ٹکایا

"مجھے ہرٹ کیا تھا آپ نے " جیا اس کے سینے سے لگی شکایت کر رہی تھی

"میں اس وقت تھوڑا پریشان سا تھا اس لیے غصہ آ گیا تھا " ولید اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہوا بولا

"کیا ہوا آپ کو آپ ٹھیک تو ہیں نا ؟" جیا فکر مندی سے اس کے سینے سے اپنا سر ہٹاتی ہوئی اسے دیکھ کر بولی جس پر ولید ہلکا سا مسکرایا

"کچھ نہیں میری جان آفیس میں تھوڑی سی پرابلم تھی " ولید اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے جھوٹ بولا

"پکا یہی بات ہے نا آپ مجھ سے جھوٹ تو نہیں بول رہے " جیا تفتیشی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جس پر ولید نے اسے گھورا

"میں بھلا تم سے کیوں جھوٹ بولو گا اوو یار یہ دیکھو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے " ولید اسے جواب دیتا بات بدل گیا تو جیا بھی کھانے کی طرف متوجہ ہوئی ولید نے دوبارہ سے نوالہ بنا کر اس کے آگے کیا جس پر جیا نے اپنا منہ کھولا تو ولید نے نوالہ اس کے منہ میں ڈالا جیا نے بھی اپنے سائز کا نوالہ بنا کر اس

کے آگے کیا جس پر ولید نے مسکراتے ہوئے اپنے منہ میں ڈالا ولید نے اسے بھی کھانا کھلایا اور خود بھی کھایا بعد میں جیا ٹرے اٹھا کر کمرے سے نکل گئی

****

مسکان اپنے نکاح کے بعد پہلے دن ہی کالج میں موجود تھی اس کی وجہ اس کے کچھ دنوں میں شروع ہونے والے پیپر تھے جو اگلے ہفتے شروع ہونے تھے ابھی وہ اپنی کلاس کی طرف جا ہی رہی تھی جب روحان جو کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا اسے بازو سے پکڑتا اپنے
آفیس داخل ہوا مسکان تو اس کے ساتھ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح چل رہی تھی روحان اسے اپنے آفیس میں لاتا دروازہ بند کر گیا اور اسے دروازے کے ساتھ پن کر کے اس کے دائیں بائیں اپنے ہاتھ رکھے مسکان پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی روحان اس کے اتنے قریب تھا کہ اسے اپنا دل کانوں میں بجتا ہوا سنائی دیا گال دہک کر لال ٹماٹر ہوئے روحان اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں کی تاپ نہ لاتے ہوئے مسکان اپنی نظریں جھکا گئی لیکن ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر روحان کو دیکھا روحان اس کی آنکھوں میں حیرانی کے ساتھ نمی دیکھ کر خود ہوا جب مسکان نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے ہاتھوں پر اپنی نظریں ٹکائی روحان نے اس کی

نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سارا معاملہ سمجھ آیا کہ اس کی معصوم منکوحہ کیوں اتنی پریشان ہوئی تھی یقینا اس کے ہاتھوں میں موجود زخم دیکھ کر

"آ۔۔آپ کے۔۔ہا۔۔ہاتھوں۔۔۔پر کیا۔۔۔ہوا۔۔ہے ؟" مسکان آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے جو بس گالوں کو بھگونے کو تیار تھے اس کی طرف دیکھ کر بولی تو روحان نے جلدی سے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے چھڑوا کر اس گالوں پر گرنے والے آنسویوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنا

"بس بس یہ کیا میرا بچہ ایسے گندے بچوں کی طرح کیوں رو رہا ہے ؟" روحان اس کے آنسو صاف کرتا پیار سے بولا

"آ۔۔آپ کے۔۔۔ہا۔۔ہاتھ پر۔۔۔چوٹ۔۔آئی ہے " مسکان مسلسل آنسو بہاتی بولی

"ارے یہ تو بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس لیے اتنی سی چوٹ آئی ہے " روحان مسلسل اسے بچوں کی طرح بچکا رہا تھا اسے اب اپنی لا پرواہی پر بھی غصہ آ رہا تھا جو اپنے غصے کو اپنے اوپر اتار کر اپنی منکوحہ کے آنسویوں کی وجہ بن گیا تھا کم از کم اسے بینڈیج تو کر لینی چاہیے تھی

"آ۔۔آپ کے ا۔۔اتنا۔۔۔زخم۔۔ہوا ہے " مسکان اسے دیکھتی ہوئی بولی جب روحان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

"کچھ نہیں ہوا میں بینڈیج کر لو گا " روحان اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکائے بولا

"م۔۔میں۔۔بینڈیج کر دو ؟" مسکان نظریں اس کی ہاتھوں پر ہی ٹھکائے بولی تو روحان نے اس کی طرف دیکھا جو فکر مندی سے اس کے ہاتھوں کو تھامے دیکھ رہی تھی روحان کو اپنے لیے اس کے چہرے پر فکرمندی دیکھ کر ٹوٹ کے اس پر پیار آیا تو بے اختیار اس کے دائیں گال پر اپنے لب شدت سے رکھ دیے مسکان جو اس کے زخم میں مصروف تھی اس کی جسارت پر ایک دم سے گڑبڑائی اور اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا روحان اس سے پیچھے ہٹتا اس کا ہاتھ تھامے سامنے موجود صوفے پر اسے بیٹھایا اور خود اپنے آفیس میں موجود الماری کی طرف قدم بڑھا کر وہاں سے فسٹ ایڈ باکس نکالا اور واپس مسکان کی طرف آیا جو نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو مڑورنے میں مصروف تھی وہ یقینا روحان کی جسارت پر اس طرح نروس ہو رہی تھی روحان اس کی حرکت پر مسکراتا ہوا اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ فسٹ ایڈ بوکس سامنے ٹیبل پر رکھا مسکان اس کے اس طرح نزدیک بیٹھنے سے تھوڑی سی دور کھسکی جس پر روحان نے گھورتے ہوئے اسے کمر سے تھام کر دوبارہ اپنے ساتھ جوڑا

"کرو بینڈیج ؟" روحان ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے سامنے کرتے بولا

"م۔۔میں۔۔۔کیسے۔۔"مسکان اس کی نزدیکی پر نروس ہوتی نظریں اِدھر اُدھر کرتے بولی

"تم کیسے سے کیا مطلب ابھی تھوڑی دیر پہلے تم ہی تو کہ رہی تھی کہ تمہیں بینڈیج کرنی ہے میرے ہاتھ کو " روحان اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے بولا تو اس بار مسکان رونہاسی ہوئی

"م۔۔میں کرو گی ل۔۔لیکن آپ۔۔ت۔ تھوڑا۔۔ پیچھے۔۔ہو کر۔۔بیٹھے " مسکان اس کا ہاتھ اپنی کمر سے پیچھے کرنی کی ناکام کوشش کرتے ہوئے روہانسی انداز میں بولی تو بلاآخر روحان کو اپنی معصوم منکوحہ پر ترس آ ہی گیا جس پر وہ اپنا ہاتھ اس کی کمر سے نکالتا ہوا اس سے تھوڑا سا دور ہوا جس پر مسکان نے شکر کا کلمہ پڑتے ہوئے اپنے ہاتھ فسٹ ایڈ بوکس کی طرف بڑھائے اور پھر اس کے ہاتھوں پر کریم لگاتے اس پر آہستہ آہستہ پھوک مارنے لگی کہ روحان کو کریم سے جلن نہ ہو جبکہ روحان اپنے ہاتھوں پر اس کی گرم سانسیں محسوس کرتا اسے پیار سے تکنے میں مصروف تھا مسکان اپنا کام پوری توجہ سے کر رہی تھی جبکہ روحان بھی اپنا کام پوری توجہ سے کر رہا تھا۔ سمجھ رہے ہیں نہ ؟ جی جی وہی کام۔

مسکان نے اس کی بینڈیج مکمل کی اور خود اٹھ کر فسٹ ایڈ بوکس رکھا جہاں سے روحان نے نکالا تھا اور پھر اپنے ہاتھ واش کرنے آفیس میں ہی موجود اٹیچ واشروم میں چلی گئ مسکان ہاتھ واش کرتی واشروم سے نکلی تو روحان اب اپنی چیئر پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا

"م۔۔میں۔۔جاؤں ؟" مسکان اسے دیکھتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی روحان نے سر اٹھا کر اسے گہری نظروں سے دیکھا

"اگر میں کہو نہیں تو تم نہیں جاؤ گئ ؟" روحان اسے دیکھ کر بولا جس پر مسکان نے فوراً نہ میں سر ہلایا

"مطلب نہیں جاؤ گئ ؟" روحان اس کے اشارے کو سمجھتے ہوئے بھی نا سمجھی سے بولا جس پر مسکان نے دوبارہ سے نہ میں سر ہلایا

"تو بیٹھو پھر کھڑی کیوں ہو " روحان اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

"مجھے جانا ہے ؟" مسکان نظریں اٹھائے معصومیت سے بولی تو روحان کو اپنا قہقہہ ضبط کرنا مشکل لگا

"جاؤ لیکن پیپر کی اچھے سے تیاری کر لینا کہی میری ناک نا کٹوا دینا " روحان اسے چھیڑتا ہوا بولا تو مسکان نے اسے غصے سے گھورا

"میں پڑھائی میں اچھی ہو " مسکان نے اسے یقین دلانے کے لیے کہا لیکن یہ سچ بھی تھا کہ وہ پڑھائی میں واقعی ہی اچھی تھی

"جانتا ہو میری جان پڑھائی میں اچھی ہے " روحان نے کہا تو مسکان اسے گھورتی باہر کی طرف چلی گئ

مسکان آفیس سے باہر نکلی جب چاروں طرف لڑکیاں اسے عجیب نظروں سے دیکھتی کانوں میں ایک دوسرے کے سرگوشیاں کر رہی تھی مسکان ان کی نظروں سے کنفیوز ہوتی اپنی کلاس کی طرف بڑھی جب اچانک ایک لڑکیوں کا گروپ اس کے سامنے آیا کہ مجبوراً مسکان کو اپنے قدم روکنے پڑے اور نا سمجھی سے ان لڑکیوں کی طرف دیکھے لگی

" ویسے ہم تو تمہیں بہت معصوم سمجھتی تھی لیکن یار تم تو بڑی چالاک نکلی " ان میں سے ایک لڑکی مسکان کو معنی خیزی سے بولی

"ک۔۔کیا۔۔مطلب۔۔ہے۔۔ت۔۔تمہارا " مسکان اتنی لڑکیوں کو دیکھتی گھبراتی ہوئی بولی

"یار اب تم اتنی بھی معصوم نہیں ہو کہ تمہیں ہماری باتیں سمجھ ہی نہ آئیں " دوسری لڑکی بھی اسے معنی خیزی سے بولی اب صحیح معنوں میں مسکان کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی آج تو مشائم بھی اس کے ساتھ نہیں تھی اسے شدت سے مشائم یاد آرہی تھی

"م۔مجھے۔۔تم۔۔لوگوں۔۔۔کی۔ب۔۔باتیں۔۔سمجھ۔۔نہیں۔۔۔آ۔رہی " مسکان لڑکھڑاتی آواز میں بولی

"اچھا سمجھ نہیں آرہی تو ہم بتا دیتے ہیں سر روحان کے آفیس میں کیا کر رہی تھی تم " ایک لڑکی اسے آنکھ ونک کرتے بولی جب کہ باقی کی لڑکیاں اس کے بات پر دبی دبی مسکراہٹ پاس کرنے لگی مسکان ان کی بات سنتی بے یقینی سے ان کی طرف دیکھنے لگا جب کہ ذہن میں مشائم کی باتیں گوجنے لگی

(میری جان تم جتنا اس دنیا سے ڈرو گی یہ دنیا تمہیں اتنا ہی ڈرائے گی اس لیے ڈرنا نہیں چاہیے مقابلہ کرنا چاہیے)

(فرض کرو اگر میں نہ ہوتی تو وہ تم کو جو مرضی کہہ کر چلی جاتی تھی اور تم آگے سے چپ کر کے اس کی باتیں سنتی رہتی ایسا نہیں ہوتا کیا)

(مسکان یہ دنیا بہت خود غرض ہے یہاں پہ لوگ اپنے مطلب کے لیے ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور مطلب پورا ہوتے ہی وہ ایسے کنارہ کرتے ہیں)مسکان کی آنکھوں میں آنسو چمکے

"یار ہمیں بھی بتا دو کیسے تم نے سر کو اپنے پیچھے لگایا ہے" ایک لڑکی ہنستی ہوئی اس پر طنز کر رہی تھی تو مسکان کے آنسو جو آنکھوں میں چمک رہے تھے تیزی سے آنکھوں سے نکل کر گالوں کو بھگو گئے وہ بولنا چاہتی تھی لیکن اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہو رہے تھے

"ارے تم لوگ ایسی لڑکی سے بات ہی کیوں کر رہی ہو ایسی لڑکیاں باتوں کے نہیں تھپڑوں کے لائق ہوتی ہیں"

ان لڑکیوں کے گروپ کو دیکھتی کچھ اور لڑکیاں ان کے پاس آ کر بولی جب مسکان کو لگا اس کا سانس روک جائے گا اس کا کردار داغ دار ہو رہا تھا اور وہ اپنے حق میں کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی جب ایک لڑکی نے آگے بڑھتے مسکان کے چہرے پر تھپڑ لگانے کے لیے ہاتھ اٹھایا

****

مسکان کو لگا اس کا سانس روک جائے گا جب ایک لڑکی آگے بڑھتی مسکان کے چہرے پر تھپڑ لگانے کے لیے ہاتھ اٹھایا مسکان نے جلدی سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپایا اور آنکھیں زور سے بند کی لیکن جب کچھ دیر تک کوئی احساس نہیں ہوا تو اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹایے تو اپنے سامنے روحان کو ڈھال بن کر کھڑا ہوا پایا جو اس لڑکی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اسے اپنی انتہائی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے غضب ناک حد تک اسے گھور رہا تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو اس صفہ ہستی سے ہی مٹا دے جس نے اس کی زندگی اس کی جان پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی مسکان روحان کو دیکھ کر بلکل اس کے پیچھے چھپ چکی تھی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مسکان پر ہاتھ اٹھانے کی ؟" روحان اس کا ہاتھ جھٹکتا ہوا ایک دم سے غرایا کہ وہاں کھڑے سب لوگ اس کے غرانے پر اپنی جگہ سے اچھلے

"آ۔۔آپ۔اس کے۔ک۔۔کیا لگتے ہیں۔۔سر جو یہ آپ کے آفیس میں موجود تھی " ان میں سے ایک لڑکی ہمت کر کے روحان کو دیکھ کر بولی جب کہ اس کی بات پر روحان کے پیچھے کھڑی مسکان کے روحان کی شرٹ کو مضبوطی سے اس کی کمر سے دوبوچا روحان اس لڑکی کی اتنی بکواس بات سنتا اپنی آنکھیں میچ گیا جب مسکان کے جانے کے بعد وہ اپنے آفیس میں بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا تو اسے باہر سے کیسی شور نے ڈسٹرب کیا شاید مسکان تھوڑا سا دروازہ کھولا چھوڑ گئی تھی روحان اپنی

جگہ سے اٹھا اور دروازہ لگانے لگا جب اس کے کانوں پر باہر سے آتی کچھ آواز پڑی تو وہ باہر کی جانب بڑھا لیکن یہاں کا منظر دیکھ کر روحان کو اپنے بدن میں آگ لگتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ ایک منٹ کی دیر کیے بغیر مسکان کی طرف بڑھا

روحان نے اپنی بند آنکھوں کو کھولا جبکہ اس کی آنکھوں میں سرخی دیکھ وہاں موجود ہر لڑکی پر کپکپی تاری ہوئی

یہ میری کیا لگتی ہے یہی سننا ہے نہ تم لوگوں کو تو سنو

""!!! She is my wife"

یہی سننا ہے یا کچھ اور بھی سناؤں " روحان مسکان کو اپنے پیچھے سے نکالتا اسے اپنے سینے سے لگا کر دھاڑ کر بولا مسکان اس کے سینے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی جبکہ اس کی دھاڑ پر وہاں موجود ہر انسان کو سانپ سونگھ گیا اور سننے اور پوچھنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا جبکہ مسکان اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا کر بے آواز آنسو بہا رہی تھی روحان اسے کانپتا دیکھ اور اپنی شرٹ کو گیلا محسوس ہوتا دیکھ کر اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا اس کے آنسو آج پھر روحان کو تکلیف میں مبتلا کر رہے تھے اس نے شدت سے مسکان آنسو اپنے لبوں سے چنے سب لڑکیاں منہ کھولے روحان اور مسکان کو دیکھنے لگی مسکان کو تو کیسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا ورنہ ابھی اس نے سب کے سامنے روحان کی کی

گئی جسارت پر لال ٹماٹر ہو جانا تھا روحان نے اس کے ماتھے پر شدت سے بوسہ دیا اور اسے بازوں کے حصار میں لیے باہر کی جانب بڑھا پیچھے سب لڑکیاں مسکان کو حسد اور جلن سے دیکھ رہیں تھیں

اریب آفیس سے آج لیٹ گھر واپس آیا تو مشائم اس کا سامنے صوفے پہ بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی جبکہ منال اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلی گئ تھی اریب اسے اپنا انتظار کرتے دیکھ حیران ہوا تھا یہ لڑکی اسے دن بدن حیران کرواتی تھی اریب اس کے سامنے آیا

"تم اتنی رات تک یہاں کیا کر رہی ہو " اریب اس کے سر پر کھڑا ہوتے بولا تو مشائم نے اریب کو دیکھا

"میں آپ کیا انتظار کر رہی تھی پانی لاؤں آپ کے لیے " مشائم صوفے سے کھڑی ہوتی بولی تو اریب نے غور سے اسے دیکھا

"خیریت ہے آج میری اتنی عزت ہو رہی ہے " اریب کو اس کی بات ہضم نہیں ہوئی تھی جبکہ مشائم نے اس کی بات پر منہ بنایا

"اچھا اچھا اب منہ بنا کر نہ بیٹھ جانا چلو کھانا لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہو " اریب اس کے منہ بنانے پر جلدی سے بولا جس پر مشائم بھی مسکراتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئ

کچھ دیر بعد اریب فریش ہو کر آیا تو مشائم نے بھی کھانا ٹیبل پر لگا لیا تھا اریب آ کر چئیر پر بیٹھا تو مشائم بھی کھانا لگا کر دوسری چئیر پر بیٹھ گئی

"تم نے کھانا کھا لیا ؟" اریب پلیٹ میں بریانی ڈالتا بولا

" نہیں میں آپ کا انتظار کر رہی تھی کہ دونوں ساتھ کھایے گے " مشائم بولی تو اریب کے ہاتھ بریانی ڈالتے تھمے

"کیوں بیوی مجھے ہیٹ اٹیک کروانے کے چکروں میں ہو " اریب باقائدہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا تو مشائم مسکرائی اسے خود اپنی حرکتیں عجیب لگ رہی تھی وہ اریب کو کیا بتاتی اریب نے ایک گہری نظر مشائم پر ڈالی جیسے مشائم محسوس کرتے گڑبڑائی

"ک۔۔کیا ہوا آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں!!!

"دیکھ رہا ہو آج تم کافی چینج لگ رہی ہو!!! " اریب اسے گہری نظروں سے دیکھ کر بولا جبکہ اس کی بات سنتی مشائم نے اپنے اوپر نظریں دوڑائی اور پھر نا سمجھی سے اریب کو دیکھا

"چینج کیوں میں تو ویسے ہی ہو ؟" مشائم نا سمجھی سے بولی جس پر اریب ہلکے سے مسکرایا

"کچھ نہیں کھانا کھاؤ " اریب اسے کہتا خود بھی کھانے لگا

مشائم کمرے میں اریب کے لیے چائے لے کر آئی جبکہ اریب ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا

مشائم نے چائے لا کر ٹیبل پر رکھی جب ساتھ پڑے اریب کے موبائل سے کال آنے لگی مشائم موبائل کو کر اریب کو پکڑانے لگی جب نظر سامنے نمبر پر گئی جہاں 'ایمن کالنگ' لکھا تھا مشائم نام پڑھتی غصے سے اریب کو دیکھنے لگی جو اپنا ہاتھ آگے کیے اس سے اپنا موبائل مانگ رہا تھا

" کون ہے یہ چیڑیل " مشائم نہایت غصے سے اریب کو دیکھتے اس کا موبائل اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتی ہوئی بولی جبکہ اریب اس کے منہ سے لفظ چیڑیل سن کر حیران ہوا اور اپنے موبائل پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوا لیکن سامنے 'ایمن کالنگ' نظر آتے وہ ایک نظر پھر سے مشائم کو دیکھنے لگا جو سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھنے میں مصروف تھی اریب کو ایک منٹ لگا اس کے غصے کی وجہ سمجھنے کو

"یہ ارے یہ تو میری فرینڈ۔۔۔اریب اسے جیلس فیل کروانے کے لیے کچھ اور بولتا جب مشائم نے اس کا گریبان پکڑا

"یہ آپ کو فون کیوں کر رہی ہے ؟ " مشائم اس کا گریبان پکڑتی غصے سے غرائی جبکہ اریب کو لگا آج اسے اپنے بیوی کی ادائیں دیکھ دیکھ کر واقعی ہی ہیٹ اٹیک آ جانا ہے

"آ۔۔آپ۔ک۔کچھ بول ک۔۔کیوں نہیں رہے" مشائم اس بار بھرائی آواز میں بولی تو اریب نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے چھڑوائے

"ارے یار وہ میری فرینڈ ہے تو اس لیے بات تو کر ہی سکتی ہے نا کیسی بھی ٹائم تمہیں کیا پرابلم ہے؟" اریب نے اسے جیلس کرنے کے لیے جھوٹ بولا لیکن اگلے ہی لمحے وہ پریشان ہوا کیونکہ مشائم اب زور سے رونے میں مصروف ہو چکی تھی اریب نے اسے ایسے روتے دیکھ پریشانی سے اسے اپنے گلے لگایا جب اگلے ہی لمحے وہ مزاحمت کرنے لگی تو اریب نے اور مضبوطی سے اپنا حصار اس کے گرد تنگ کیا

"چ۔۔چھوڑے۔۔۔م۔۔مجھے" مشائم روتی ہوئی اس کے حصار سے نکلنے کی تگ و دو کرنے لگی

"شش بس۔میری جان کوئی بھی نہیں ہے وہ میں مزاق کر رہا تھا وہ میری سیکرٹری ہے بس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔بس اب رونا نہیں" اریب اسے اس طرح سے روتے مزاحمت کرتے دیکھ کر جلدی سے بولا اس کے دل کو کچھ ہوا تھا مشائم کو اس طرح سے روتے دیکھ کر

"ا۔۔اگر وہ۔۔آ۔۔آپ کی۔۔س۔سیکرٹری۔۔ہے تو۔آپ۔۔کو ک۔کیوں۔۔فون۔کر رہی۔۔تھی" مشائم کو ابھی بھی اس کی بات پر یقین نہیں آیا تھا اس لیے بولی

"وہ آفیس کا کچھ کام تھا جس کی وجہ سے اس نے مجھے کال کیا لیکن تم کیوں اتنا رو رہی ہو " اریب اسے جواب دیتا بولا جبکہ مشائم اس کے سوال پر گڑبڑائی اور پھر سے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

"چ۔۔چھوڑے ہمیں۔آپ کی چائے ٹھنڈی ہو گئ ہے " مشائم اس سے نظریں چڑاتی اس کی توجہ چائے کی طرف دلانے لگی

"پہلے میری بات کا جواب دو تم کیوں اتنا روئی ہو ؟ " اریب اسے کمر سے تھام کر اسے اپنے سامنے کرتا ہوا بولا

"م۔۔میں۔و۔۔وہ۔۔۔م۔مجھے " مشائم سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی اور اسے خود بھی اپنی کیفیت کی سمجھ نہیں آ رہی تھی جو وہ پیچھے چار پانچ دنوں سے اریب کے لیے محسوس کر رہی تھی

"let me guess it!

Do you love me !!!

اریب اسے دیکھ کر شرارت سے بولا جس پر مشائم کے گال دہکنے لگے وہ اس کی چوری اتنی جلدی پکڑ لے گا جیسے وہ خود اپنے سے بھی چھپا رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا

N--No !!!

مشائم اس سے نظریں چراتی اس کے سینے میں منہ چھپائے بولی جس پر اریب کا قہقہہ کمرے میں گوجا

مشائم اس کو قہقہہ لگاتے دیکھ اور اس کے سینے میں گھسنے لگی

"میری جان میرے سینے میں بس اتنی سی ہی جگہ ہے " اریب اس کی کان میں گھمبیر تاً سرگوشی کرتے بولا اور اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا

"میں تمہارے منہ سے وہ الفاظ سننا چاہتا ہو جو مجھے راحت بخش سکتے ہیں " اریب اس کی گال پر لب رکھ کر بولا

"ک۔کون۔۔سے ؟؟" مشائم بھی شرارت سے بولی تو اریب نے اسے گھورا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا جبکہ مشائم اس کی حرکت سے گھبرائی تھی

"ا۔اریب۔۔م۔میں۔۔۔ب۔بولتی۔۔ہو۔آپ۔۔نیچے۔۔۔اتارے " مشائم مزاحمت کرتی بولی لیکن اریب اس کی سنے بغیر اسے لیے بیڈ پر آیا اسے لٹا کر وہ خود اس پر سایہ فگن ہوا

"اب بولو " اریب اس کی آنکھوں میں جھکاتا ہوا بولا

"م۔۔میں۔بولتی۔ہو۔۔آپ۔اٹھے۔۔میرے۔۔اوپر۔سے " مشائم گھبرائی ہوئی بولی جس پر اریب نے اس کے دوسرے گال پر بھی شدت سے لب رکھے

"تمہیں اب ایسے ہی بولنا پڑے گا "

"آ-آئی۔۔۔ہیٹ یو" مشائم جلدی سے بولتی اس کے سینے میں ہی منہ چھپا گئی جبکہ اریب جو مشائم کے الفاظ سننے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا اس کی چالاکی پر اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"تمہاری تو۔۔"اریب نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر اسے کے لبوں پر اپنے لب شدت سے رکھے جس پر مشائم نے اس کی شرٹ کو کندھوں سے تھاما اریب اس کے ہونٹوں کو چھوڑتے وہ اس کی گردن پر اپنے نرم گرم لب رکھ گیا مشائم نے اپنی آنکھیں زور سے میچی جب اریب نے اوپر ہوتے اپنے شرٹ اتاری اور کمرے کی لائٹس اوف کی

****

روحان مسکان کو سب کے سامنے اپنے حصار میں لیے وہاں سے نکا اور اپنی گاڑی میں آ کر مسکان کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا جبکہ مسکان ابھی بھی بری طرح کانپتی آنسو بہا رہی تھی

"بس میری جان کچھ نہیں ہوا میں ہو نا تمہارے ساتھ بس اب یہ اپنے قیمتی آنسو بہا کر مجھے تکلیف مت دو" روحان اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا اس کے آنسو اپنے انگلیوں کے پورے سے صاف کرتا بولا

"تم جانتی ہو نہ مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے تمہارے آنسو دیکھ کر اگر اب بھی تم نے آنسو بہائے تو میں تمہارے آنسو بہانے کی وجہ کو اس دنیا سے ختم کر دو گا " روحان اسے اپنے حصار میں لیے شدت پسندی سے بولا جبکہ اس کی بات مسکان کے سر سے گزر گئی تھی

"م۔۔مجھے۔۔۔ڈر۔۔ل۔لگ۔۔رہا تھا۔۔ا۔اگر۔۔آپ۔۔نہ۔۔آتے۔۔تو۔۔۔"مسکان اس کے حصار میں سوں سوں کرتی بولی

"کیسے نہ آتا میں اپنی جان کے پاس بس اب تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہو نا تمہارے ساتھ بس جب بھی تمہیں لگے کہ تم مصیبت میں ہو تو تم وہاں مجھے پاؤ گی میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دو گا " اس کے ماتھے پر لب رکھتے بولا تو مسکان بھی کچھ پرسکون ہوئی جبکہ روحان نہیں جانتا تھا کہ اس کے یہ الفاظ اسی پر بھاری پڑنے والے ہیں

"اچھا کچھ کھاؤ گی تم ؟ آئسکریم یا کچھ اور ؟؟" روحان اس کا دھیان ہٹانے کے لیے بولا جس پر مسکان نے بھی ہاں میں سر ہلایا تو روحان ہلکا سا مسکرایا

"کیا کھانا ہے میری جان کو ؟" روحان اس کے بالوں پر انگلیاں سہلاتا ہوا بولا جبکہ مسکان کا ڈوبٹا اس کے سر سے سرکتا اس کے کندھے پر جھول رہا تھا

" آئسکریم " مسکان معصومیت سے بولی تو روحان نے اس کا ڈوبٹا کندھے سے اٹھا کر سر پر اچھے سے دیا اور اسے ٹھیک سے اپنی سیٹ پر بیٹھایا جبکہ گاڈی آئسکریم پالر کی جانب دوڑائی

آج احسن گھر جلدی آ گیا تھا اسی لیے سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے ملے ورنہ احسن کا سامنا اپنے گھر والوں سے صبح ناشتے کے وقت اور رات ڈنر کے وقت ہی بامشکل ہوتا تھا

"اسلام علیکم!!" احسن ان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تو سب نے انہیں خوش دلی سے جواب دیا جبکہ احسن کی والدہ اسے اپنے ساتھ بیٹھائے اس کے ماتھے پر بوسہ دیے جا رہی تھی

"صاحبزادے کا آج ٹائم ہمارے لیے بھی نکل آیا؟" احسن کے والد قاسم صاحب نے اپنے بیٹے پر طنز کیا جو آج کل انہیں کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا جبکہ احسن اپنے باپ کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا

"بابا اب ایسی بھی بات نہیں ہے بس آفیس میں تھوڑا مصروف رہتا ہو ایسی لیے ٹائم نہیں ملتا"

"بھائی صاحب میں تو کہتا ہو اس کی شادی کریں ہمارے گھر میں بھی رونق آئے گئ" صدیق صاحب اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے بولے تو احسن کے دماغ کے پردے میں آنسو سے لبریز چہرہ لہرایا جبکہ سامنے بیٹھا احسن کا والد اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا آج شادی کے زکر پر اس کے ماتھے پر بل نمودار نہیں ہوئے تھے

"کیا خیال ہے بھتیجے صاحب کر دے تمہاری شادی" صدیق صاحب اب سیدھا احسن کو دیکھتے ہوئے بولے جس پر احسن جو خیالوں میں کھویا ہوا تھا صدیق صاحب کی آواز پر ایک دم سے گڑبڑایا

"لیکن لڑکی بھی تو ہونی چاہیے نا" صدیق صاحب کی بیگم بولی

"ایک لڑکی ہے میری نظر میں " قاسم صاحب اپنے بیٹے کے چہرے پر نظریں ٹکایے بولے جبکہ احسن کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا ان کی بات سن کر تو کیا اس کی زندگی میں محبت کی کوئی جگہ نہیں تھی

"کون ہے ہمیں بھی تو بتایے ؟"

"ابھی نہیں وقت آنے پر بتاؤں گا " قاسم صاحب بولے تو احسن کو پھر سے اپنی زندگی پیچھے چلتی ہوئی محسوس ہوئی پھر سے اس کے قدم اٹھنے سے انکاری تھے اسے اپنی آنکھیں کے سامنے اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہوا

"نہیں ہمیں ابھی جاننا ہے ؟؟ " صدیق صاحب بضد ہوئے تو قاسم صاحب نے بیٹے کی طرف دیکھا

"اریب کی بہن منال " یہ الفاظ تھے یا آب حیات جو احسن کو لگا اسے نئ زندگی مل گئ ہے اس کی زندگی پھر سے روشنی در آئی تھی اسے اپنے روگوں پہ سکون اترتا ہوا محسوس ہوا دل میں الحمداللہ کہا تو بے اختیار آنکھوں میں نمی سی آئی اس کے رب نے اسے بہتر سے بہترین نوازنے کا کہا تھا اور بے شک اس کے رب نے اسے بہتر سے بہترین نواز دیا تھا

احسن نے بنا کیسی کو دیکھے اپنے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے کمرے میں آتے ہی وہ وضو کے لیے واشروم میں گیا وضو کر کے وہ باہر آیا اور ڈریسنگ روم سے جائے نماز نکال کر مغرب کی نماز ادا کی اور پھر کتنی ہی دیر وہ سجدے میں گرا رہا آج پھر وہ رو رہا تھا لیکن آج کیسی کے کھونے کے خوف

سے نہیں بلکہ کیسی کو پا لینے کی خوشی میں رو رہا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا وہ آنسو سے لبریز چہرہ اس کے لیے اتنا خاص ہو گیا تھا کہ اسے کھونے کے ڈر سے ہی اس کی جان نکل گئی تھی

آج وہ شکرانے کے نوافل ادا کر رہا تھا اس کے رب نے اسے مایوس نہیں کیا تھا اس کے رب نے اسے بہتر سے بہترین نواز دیا تھا وہ کتنی ہی دیر سجدے میں گرا اپنے رب کے سامنے رو رہا تھا

صبح مشائم کی آنکھ اپنے اوپر بوجھ محسوس کر کے کھلی اس نے اپنی آنکھیں وا کر کے اپنے اوپر لیٹے اریب کو دیکھا جو اپنا آدھا وزن اس کے نازک وجود پر ڈالے اسے اپنے حصار میں قید کیے سکون سے سو رہا تھا ساری رات وہ اس کی شدتیں سہتی ہلکان ہو گئ تھی اور اب وہ کیسے سکون سے اسے اپنے وزن سے ہلکان کیے سو رہا تھا مشائم نے روہانسے ہوتے سوچا ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اریب ہلکا سا کسمسایا اریب نے اپنی ہلکی سی آنکھیں کھول کر مشائم کی طرف دیکھا تو اس کے اس طرح دیکھنے سے مشائم کانوں کی لوح تک سرخ پڑی اریب ہلکا سا مسکراتا ہوا اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ گیا جس پر مشائم کی دھڑکنوں نے سپیڈ پکڑی

"گڈ مورننگ میری جان!" اریب اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتا مدھم آواز میں بولا جبکہ مشائم تو اس کا صبح صبح رومینٹگ موڈ دیکھ کر ہی روہانسی ہو گئ تھی

"م۔مجھ۔۔پر۔۔۔سے۔۔اٹھے۔م۔۔مجھے۔۔۔سانس۔۔۔نہیں۔آ۔رہی" مشائم اسے اپنے اوپر سے اٹھانے کی تگ ودو کرتی شرم وحیا سے سرخ پڑتی بولی جس پر اریب نے اپنا وزن اور اس پر ڈالا مشائم تو اسے آنکھیں بھی نہ دیکھا سکی

"پ۔۔پلیز۔۔ا۔اٹھ۔۔جایے۔۔مجھے۔۔واشروم۔۔۔جانا۔ہے " مشائم کو اور کوئی بہانہ نہ سوجا تو اس نے یہی کہا جس پر اریب کروٹ بدل کر اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا اور اس کے لمبے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا جس پر مشائم سرخ پڑتی اس پر سے اٹھنے کی تگ ودو کرنے لگی

"دل تو کر رہا ہے تمہیں کبھی بھی اپنے حصار سے آزاد نا کرو لیکن مجھے تمہاری فکر ہے اس لیے تمہیں بخش رہا ہو " اریب اس کے ہونٹوں پر چھوٹی سی جسارت کرتا اسے اپنے حصار میں سے آزاد کر گیا مشائم ایک منٹ ضائع کیے بغیر اس کی نظروں سے چھپتی واشروم کی طرف بھاگی جس پر اریب کا قہقہہ بے ساختہ کمرے میں بلند ہوا

روحان مسکان کو آئسکریم کھلا کر اسے اس کے گھر کے باہر ہی ڈراپ کر کے آ چکا تھا کیونکہ اسے اریجنٹ کام تھا جس کی وجہ سے وہ زیادہ دیر روک نہیں سکا اب وہ اپنے سامنے بیٹھی میرال کی گھوریوں کو سرے سے اگنور کر رہا تھا جو اس کے دونوں ہاتھ زخمی دیکھتی اسے مسلسل گھورنے میں مصروف تھی

"اچھا یار اب نہیں کرتا ایسا ویسا کچھ !!!" روحان اس کی گھوریوں سے جھجھلاتے ہوئے بولا جس پر میرال نے بھی گہری سانس ہوا کے سپرد کی ابھی اسے اور ضروری کام تھا اس کا حساب وہ بعد میں لینے کا ارادہ رکھتی اسے کچھ بتانے میں مصروف ہو گئ جیسے روحان سنجیدہ اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے سن رہا تھا

ولید اپنے آفیس میں موجود تھا جب روحان اس کے آفیس کا دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا

"اسلام علیکم! خیریت " ولید اس سے بغلگیر ہوتا ہوا بولا

"جی بس یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا تم سے بھی ملتا جاؤں " روحان مسکراتا ہوا بولا تو ولید بھی مسکرایا روحان میرال سے ملنے کے بعد سیدھا روحان کے آفیس میں آیا جب کے دل اس کا بے چین ہو رہا تھا اسی لیے وہ ولید سے ملنے اس کے آفیس میں آ گیا

ابھی وہ دونوں بیٹھے ہلکی پھلکی باتیں ہی کر رہے تھے جب ولید کا موبائل رنگ ہوا ولید نے مصروف سے انداز میں فون اٹھا کر کان کو لگایا جب آگے کی بات سنتا ولید کو لگا آفیس کی چھت اس کے اوپر آ کر گری ہو تو بے اختیار ولید کے قدم لڑکھڑائے تو اس نے اپنی چئیر کو تھاما جبکہ آنکھیں حد درجہ سرخ ہوئی تھی بدن سے شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے جبکہ روحان اس کی حالت دیکھتا اس کی جانب پڑھا دل اس کا کیسی انہونی کے تحت شدت سے دھڑکا

****

عائزہ اپنے کمرے میں بیڈ پر گھٹنوں پر سر دیے بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ نوک ہوا تو عائزہ نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں اس کا بھائی کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے قدم عائزہ کی طرف بڑھائے

"کیسی ہے میری جان !" اس نے عائزہ کے بال سنوار کر کہا تو وہ پھیکا سا مسکرائی

"کیسی ہو سکتی ہو بھائی ابھی تک آپ نے کچھ کیا نہیں وہ مجھ سے میرے روحان کو چھین لے گئی اور آپ پھر بھی کچھ نہیں کرے گے " عائزہ اضطرابی کیفیت میں چینختی ہوئی بولی تھی جب اس کے بھائی نے اسے شانت کرنے کے لیے اپنے ساتھ لگایا

"بس بس میری جان تمہارے بھائی نے تم سے کیا ہوا وعدہ کبھی توڑا ہے جو وہ یہ توڑے گا میں نے وعدہ کیا ہے نا کہ روحان کو تمہارے پاس لاؤں گا تو میں اپنا وعدہ پورا بھی کرو گا " وہ اس کا سر تھپکتا ہوا بولا

"کب بھائی آخر کب آپ اسے میرے پاس لائے گے مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا میں اس مسکان کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرا ہوا دیکھنا چاہتی ہو جس نے مجھ سے میری محبت چھیننے کی کوشش کی " عائزہ اب بے بسی سے بولی تھی جس پر اس کا بھائی ہلکا سا مسکرایا

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے !!" اس نے عائزہ کا چہرہ اپنے سامنے کرتے کہا تو عائزہ کی آنکھیں چمکی جیسے وہ اپنے بھائی کے سرپرائز کو سمجھ چکی تھی

"کہا ہے بھائی وہ " عائزہ بے چینی سے بولی تو شہریار خان کا قہقہہ کمرے کی زینت بنا

"ایسے نہیں میری جان پہلے جلدی سے فریش ہو کر آؤ پھر ملاؤں گا تمہیں اس سے " شہریار ملک نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تو عائزہ بھی جلدی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی جب پیچھے شہریار کمینگی سے مسکراتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا

مسکان جیسے روحان اس کے گھر کے باہر چھوڑ کر جا چکا تھا ابھی وہ آگے بڑھتی جب پیچھے سے ایک گاڑی تیز رفتار میں مسکان کی طرف آئی جس پر مسکان حیران ہوتے پیچھے مڑ کے گاڑی کی طرف دیکھنے لگی جس میں سے چار پانچ آدمی نکل رہے تھے ابھی مسکان کچھ سمجھتی جب ایک آدمی نے تیزی سے مسکان کے منہ پر رومال رکھا جس پر مسکان ایک منٹ سے پہلے ہوش و ہواس سے بیگانہ ہوئی دو آدمیوں نے مسکان کو بازیوں سے پکڑ کر گاڑی میں ڈالا اور جس رفتار سے آئے تھے اسی رفتار سے غائب ہو گئے

روحان جلدی سے ولید کی طرف بڑھا

"ک۔کیا ہوا " پتا نہیں کس احساس کے تحت اس کی زبان لڑکھڑائی تھی جب کہ فون ابھی بھی چل رہا تھا روحان نے جلدی سے فون کو اپنے کان سے لگایا

"کون ہو تم اور کیا بکواس کی ہے تم نے ولید سے " روحان فون میں دھاڑا تھا جس پر دوسری طرف شہریار خان نے فون کو اپنے کان سے ہٹایا تھا

"ابے کون ہے تو جو مجھ سے اس لہجے میں بات کر رہا ہے ابھی جانتا نہیں ہے تو شہریار خان کو ایک منٹ میں اس دنیا سے اٹھوا دو گا " شہریار بھی جواباً اسی کے انداز میں دھاڑا تھا جبکہ روحان کا شہریار خان کا نام سنتے خون کھولا تھا ماتھیں اور گردن کی رگیں تنی تھی جبکہ جسم میں ایک دم سے آگ لگی تھی

"بکواس بند کرو شہریار خان ورنہ میں تمہارا وہ حال کرو گا کہ تیری روح بھی کانپ جائے گی " روحان ضبط کی انتہا کو چھوتا بولا تو ایک پل کے لیے تو شہریار بھی کانپ گیا تھا

" تجھے کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے تمہاری کیا لگتی ہے وہ جس کے لیے تو اتنا بے چین ہو رہا ہے " شہریار معنی خیزی سے بولا جب روحان کا دل کیسی انہونی سے دھڑکا کس کی بات کر رہا ہے وہ ؟؟

"کون ؟؟" روحان بولا

مسکان ولید کی بہن میرے قبضے میں ہے اگر بچانا چاہتے ہو تو آدھا گھنٹہ ہے تم لوگوں کے پاس " شہریار شیطانی قہقہہ لگاتا فون بند کر گیا جبکہ روحان کو لگا وہ اب ہل نہیں پائے گا ابھی تھوڑی دیر پہلے

ہی تو وہ اسے باحفاظت گھر کے باہ۔۔۔یا خدایا روحان کے منہ سے بے اختیار نکلا یہ اس کی وجہ سے ہوا اس کی لاپروائی کی وجہ سے اس کی مسکان اس خ۔ب۔ی۔ث انسان کے پاس موجود تھی جس نے چار سال پہلے بھی اس کی زندگی کے ساتھ ایسے ہی کیا تھا اور اب بھی۔۔نہیں اب میں اسے اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنے نہیں دو گا اس بار اس کی ہار ہو گئ اس بار اسے روحان احمد سے ہارنا ہی پڑے گا روحان بھی ایک منٹ ضائع کیے بغیر ولید کے آفیس سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا ولید بھی اسی تیزی سے اپنی گاڑی کی کیز اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ رہا تھا

یہ ایک سنسان سی دو منزلہ بلڈنگ تھی جہاں پر اینٹیں اور ریت وغیرہ پڑی ہوئی تھی دوسری منزل پر سامنے ہی مسکان کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوش و ہواس سے بیگانہ تھی کافی آدمی نیچے پہرہ دے رہے تھے جبکہ اوپر کوئی بھی نہیں تھا جب سامنے سے شہریار خان اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی عائزہ خان مسکان کی طرف بڑھی جبکہ اس کے پیچھے ان کے کچھ گارڈ بھی موجود تھے

عائزہ کو اپنے سامنے مسکان کو اس حالت میں دیکھ کر

اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا وہ چلتی ہوئی مسکان کے قریب پہنچی اور ایک زور دار تھپڑ اس کے معصوم چہرے کی زینت بنایا جس سے مسکان کا ہونٹ پھٹ گیا مسکان اپنے چہرے پر پڑنے والے

تھپڑ سے ہوش میں آئی اور اپنے سامنے کھڑی عائزہ کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی جبکہ چہرے پر جلن محسوس ہونے لگی

"عع۔عائزہ۔۔تت۔تم ؟" مسکان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہوئے جب عائزہ قہقہہ لگا کر ہنسی

"ہاہاہا ہاہاہا تم مجھ سے یعنی عائزہ خان سے اس کی محبت اس کے روحان کو چھینو گی ہاہاہا " وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بات کر رہی تھی جبکہ مسکان اس کا رویہ دیکھ کر ڈر گئی تھی

"تت۔تم۔۔یہ۔۔کک۔کیا بول۔۔رہی ہو ؟" مسکان لڑکھڑاتی زبان میں بولی جب اس کے پیچھے کھڑا شہریار اسے خباثت سے دیکھ رہا تھا

"تم نے میری محبت چھیننے کی کوشش کی ہے نا اب میں تم سے تمہاری سانسیں ہی چھین لو گی " عائزہ اس کے سامنے آتے اپنے ہاتھ میں موجود چاقو لہراتے بولی تو مسکان اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھتے ہی تھر تھر کانپنے لگی تھی اسے واقعی ہی عائزہ کی حرکتوں اس کی باتوں سے ڈر لگ رہا تھا مسکان اپنے ہاتھ رسیوں سے آزاد کروانے کی تگ ودو کرنے لگی جبکہ آنکھوں میں آنسو تیزی سے گالوں کو بھگونے لگے تھے

"پپ۔پلیز ۔۔چچ۔۔چھوڑو۔مجھے۔۔یہ۔۔تت۔تم۔کیا کر۔۔رہی ہو " مسکان اسے اپنے قریب آتے دیکھ آنسو بہاتی بولی جبکہ اس کی بے بسی پر عائزہ کو اپنے اندر تک سکون اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا عائزہ اس کے قریب آتی اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کیا اور اس کی آنکھوں کے

سامنے چاقو لہرایا تو مسکان تڑپتی بلکتی نفی میں سر ہلانے لگی عائزہ اس کی بے بسی پر اپنے ہاتھ میں موجود چاقو اس کی گردن پر رکھتی جب پیچھے سے شہریار بولا

"عائزہ یار تم تو اپنا بدلہ لے رہی ہو کچھ بدلہ میرا بھی اس کے بھائی سے نکلتا ہے مجھے بھی اپنا بدلہ اتارنے کا موقع دو! " شہریار عائزہ کے قریب آتا مسکان کو اپنی گندی نظروں سے دیکھتا ہوا معنی خیزی سے بولا جبکہ مسکان اس کی نظروں میں ہوس دیکھ کر اندر تک کانپ گئی تھی اس نے شدت سے اپنے محافظوں کو دل میں پکارا تھا جبکہ آنسو بے مول ہوتے اب اس کی گود میں گر رہے تھے عائزہ شہریار کی بات سنتی اسے معنی خیزی سے دیکھنے لگی اسے اپنے بھائی کے سارے کالے کاموں کا پتا تھا اس لیے اب بھی وہ حیران نہیں ہوئی تھی

"اوو سوری بھائی میں نے آپ کے بارے میں سوچا نہیں " عائزہ اسے دیکھتی آنکھ ونک کر کے بولی جس پر شہریار خباثت سے ہنسا اور قدم مسکان کی طرف بڑھائے

"نن۔ نہیں۔۔ مم میرے قریب۔ نہیں۔۔ آنا ورنہ۔۔ میرا۔ بھائی۔ میرا۔ شش۔ شوہر۔۔ تمہیں جان۔ سے مار۔۔ دے۔ گئے " مسکان روتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات پر دونوں بہن بھائیوں نے حیران ہوتے ایک دوسرے کو دیکھا وہ مسکان کے بھائی کے علاوہ اس کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتے تھے شاید جان جاتے اگر اس دن شہریار اپنے آدمی کی پوری بات سن لیتا لیکن اسے اس دن ضرورت ہی نہیں پڑی تھی مسکان کے بارے میں جاننے کے

لیے اتنا کہ بس وہ ولید کی بہن ہے اس نے اور کچھ نہیں جانا تھا اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی

"کون ہے تمہارا شوہر " عائزہ اپنی حیرانگی کو چھپاتے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"مم۔۔مجھے۔جانے دو۔۔ تمہیں۔اللہ کا۔۔واسطہ ہے " مسکان روتے ہوئے پھر سے بولی

" میں نے پوچھا تمہارا شوہر کون ہے ؟؟" عائزہ اس کے بالوں کو زور سے کھینچتی ہوئی بولی جس سے مسکان کے منہ سے کراہ نکلی

"رر۔روحان " یہ الفاظ تھے یا پگلا ہوا سیسہ جو عائزہ کو لگا اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو اس نے بے یقینی سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا جو خود حیران کھڑا تھا

"بب۔بھائی۔۔ی۔یہ " عائزہ اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر بے یقینی سے بولی جبکہ مسکان اس کی حالت سے بے خبر اسے اللہ کے واسطے دے رہی تھی عائزہ غصے سے مسکان کی طرف بڑھی جبکہ مسکان کے اسے اتنے غصے میں اپنی طرف آتے دیکھ رونگٹے کھڑے ہوئے تھے دل میں شدت سے روحان کو پکارا تھا

******

عائزہ غم و غصے سے مسکان کی طرف بڑھی جب نیچے سے آوازیں آنے لگی عائزہ اور شہریار نے بیک وقت پیچھے دیکھا جہاں سے شور آ رہا تھا لیکن ابھی تک وہاں کوئی چیز بھی نہیں تھی ابھی وہ اپنی گردن دوبارہ سامنے کی طرف موڑتے جب وہاں سے ایک لڑکی فل بلیک یونیفام میں چہرے پر ہمیشہ کی طرح ماسک لگائے دونوں ہاتھوں میں گنز پکڑے آنکھوں میں حد درجہ سرخی لیے ان کی طرف بڑھی جبکہ نیچے سب آدمیوں کو وہ جہنم رسید کر آئی تھی جس کی وجہ سے اس کے ماتھے پر خون کی ایک لکیر بنتی ہوئی اس کی آئبرو کو بھگو رہی تھی

مسکان اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی جو دیکھنے سے تو کوئی فائٹر ہی معلوم ہو رہی تھی شہریار اس اکیس سال کی لڑکی کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جبکہ عائزہ نے اسے پہچان لیا تھا اس نے ہی تو اسے اس دن اتنا ٹورچر کیا تھا تو وہ کیسے نا اسے پہچانتی۔۔

میرال ان کی طرف بڑھی جب شہریار کے آدمیوں نے اسے چاروں طرف سے گھیرا وہ کوئی بیس پچیس آدمی تھے جن میں سے آدھوں نے میرال کو اپنے گھیرے میں لیا جبکہ میرال ان کی ہمت پر داد دیتی نظروں سے دیکھنے لگی میرال نے اپنی گنز کو اپنی شرٹ کے اندر لفٹ رائٹ میں ڈالا اور انہیں ہاتھ کے اشارے سے آنے کا کہا جس پر دو آدمی اکٹھے میرال کی طرف بڑھے میرال نیچے کو ہوتی ان دونوں کے پیٹ پر اپنے مکے جڑ چکی تھی جس پر وہ دونوں اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کراہ کے رہ گئے میرال نے ان دونوں کا سر ایک دوسرے میں مار کر انہیں دن میں تارے دیکھائے جس پر

وہ دونوں بیک وقت نیچے زمین پر گرے میرال نے باقی سب کی طرف دیکھا جو حیرانگی سے کبھی میرال اور کبھی زمین پر گرے آدمیوں کو دیکھ رہے تھے میرال ان کی طرف بڑھتی انہیں بھی لہولہان کر کے زمین پر پٹخ چکی تھی

میرال ابھی آگے بڑھتی جب شہریار نے اپنے ہاتھ میں موجود پسٹل کو مسکان کی کنپٹی پر رکھا مسکان کے منہ سے خوف کے مارے چینخ نکلی تھی جبکہ میرال جو آگے بڑھ رہی تھی اس کے قدم وہی تھمے تھے اس نے بے یقینی سے شہریار کے ہاتھ میں موجود گن کو مسکان کی کنپٹی پر دیکھا تھا آنکھوں میں لہو اترا تھا جبکہ بدن میں چیونٹیاں رنگتی ہوئی معلوم ہوئی

"ہاہاہا آؤ آؤ تم لوگوں کا ہی انتظار تھا۔۔" شہریار میرال کے پیچھے موجود روحان اور ولید کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر بولا جبکہ وہ دونوں تو مسکان کے سر پر موجود گن کو دیکھ رہے تھے قدموں نے آگے چلنے سے انکاری کیا آنکھیں حددرجہ سرخ ہوتی ان کے اشتعال کا پتا دے رہی تھی جبکہ مسکان اپنے سامنے اپنے محافظوں کو دیکھ کر تڑپتی ہوئی آنسو بہا رہی تھی

" کیسے ہو ولید ملک ؟ کیسا لگا سرپرائز ؟" شہریار اسے دیکھ کر طنزیہ ہنسا جبکہ میرال روحان اور ولید تینوں سانس روکے مسکان کے سر پر گن دیکھ رہے تھے

" ک کیا چاہیے تمہیں شہریار خان سیدھے طریقے سے بتاؤں اور میری بہن کو چھوڑو " ولید ضبط سے بولا ورنہ دل تو اس کا کر رہا تھا کہ شہریار کے ہاتھ سے گن لے کر ساری گولیاں اسی کے سینے میں

اتار دے دوسری طرف میرال ان کو آپس میں لگے دیکھ کر آہستہ سے قدم مسکان کی طرف بڑھانے لگی جیسے کیسی نے محسوس نہیں کیا

"چاہتا ؟؟ ویسے تو میں تم سے بدلہ لینا چاہتا تھا لیکن اب میں نے ارادہ کینسل کر دیا ہے تم اپنی بہن کو سہی سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو ابھی اور اسی وقت اپنی بہن کی روحان سے طلاق دلواؤ اور میری بہن سے نکاح پڑھواؤ " شہریار بولا تو سب اس کی بات پر حیران ہوئے عائزہ تو اپنے بھائی کی بات سن کر خوشی سے پاگل ہونے لگی تھی جبکہ مسکان اپنی آنکھوں میں حیرانگی لیے روحان کی طرف دیکھ رہی تھی جو شہریار کی بات سنتا غصے سے پاگل ہونے کے در پر تھا

میرال نے اپنی رائٹ سائڈ سے گن نکال کر شہریار کے گن والے ہاتھ کا نشانہ باندھا اور اپنی گن چلائی ایک لمحے کا کھیل تھا جب شہریار کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر نیچے گری جبکہ اس کا ہاتھ خون سے رنگ گیا روحان تیر کی تیزی سے شہریار کے پاس پہنچ کر اس کی نیچے سے گن اٹھائی اور شہریار کے سر پر رکھی جبکہ میرال نے اپنی گن عائزہ کے اوپر تان لی تھی یہ سب کچھ ایک لمحے میں ہوا تھا وہ دونوں بہن بھائی ہکا بکا یہ سب دیکھ کر رہ گئے جبکہ ولید جلدی سے مسکان کے پاس آتا اس کی رسیوں کو کھولنے لگا

"سب اپنی اپنی گن نیچے پھینکو ورنہ ابھی تمہارے بوس کا کام تمام کر دو گا " روحان اس کے آدمیوں کو گن نیچے پھینکے کا اشارہ کرتے بولا تو شہریار کے ہاں میں سر ہلانے سے ان سب نے اپنی اپنی گن نیچے رکھی

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری مسکان کو کڈنیپ کرنے کی ہاں بولو کیا تم بھول گئے ہو روحان احمد کو " روحان سرد انداز میں دھاڑا تھا اور اس کے الفاظ نے شہریار کو حیران کیا تھا یہ نام اس نے پہلے بھی کہی سنا تھا لیکن کہاں؟

"کیا تم نہیں جانتے تھے روحان احمد نے اپنا بدلہ لینا تھا اور وہ اپنا بدلہ کبھی نہیں چھوڑتا " روحان کی دھاڑ پوری بلڈنگ میں گونجی تھی ولید حیران نظروں سے روحان کو دیکھ رہا تھا جبکہ مسکان اس کی دھاڑ سن کر ہی ولید کے سینے میں چھپ چکی تھی کہاں دیکھا تھا اس کے اس روحان کو جو آج روحان احمد بن کر اس کے سامنے کھڑا تھا

"ک۔کیا پکواس کیے جا رہے ہو تم ؟" شہریار اس کی باتوں پر جھنجھلایا ہوا بولا کہ ایک دم سے فائر کی آواز نے ان سب کو گردن موڑنے پر مجبور کر دیا تھا جہاں شہریار کا ایک آدمی نیچے زمین پر گر چکا تھا سب نے حیران ہوتے میرال کی طرف دیکھا جو اس آدمی کے سیدھا سینے میں گولی مارتی اسے اس صفحہ ہستی سے مٹا چکی تھی کیونکہ وہ ہوشیاری سے روحان پر گن تان چکا تھا جیسے میرال کی چیل سی نظروں سے بچا نہ رہ سکا اور اس نے اس آدمی کے سینے پر گولی چلا دی ولید نے اس بلیک یونیفام میں

موجود لڑکی کو دیکھا جو اتنی آسانی سے ایک آدمی کو مار کر اب سرد نظروں سے شہریار خان کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ مسکان تو فائر کی آواز پر بے ہوش ہونے کے در پر تھی

"اسے ایسے یاد نہیں آئے گا روحان اتنے گناہ کر چکا ہے کہ پیچھلے گناہ وہ بھول چکا ہے جس سے وہ لوگوں کی زندگی برباد کر چکا ہے اب اسے اسی کے انداز سے یاد کرواؤ " میرال کی سرد آواز بلڈنگ میں گوجی جبکہ اس کی آواز پر مسکان اور ولید نے حیران نظروں سے میرال

کی طرف دیکھا تھا جبکہ وہ کیا بات کر رہی تھی انہیں بلکل اندازہ نہیں تھا میرال کی آواز سنتے روحان نے مسکان کی طرف دیکھا جو سہمی ہوئی سی ولید کے سینے میں چھپی ہوئی تھی روحان نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی

"ترکی میں تم نے ایک بچی کا ریپ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر کیا تھا کیا تمہیں نہیں یاد " میرال سرد لہجے میں بولی لیکن اس کے لہجے میں ازیت وہاں کھڑا ہر شخص محسوس کر سکتا تھا اس نے یہ الفاظ کس ازیت سے ادا کیے تھے یہ بس وہ یا اس کا خدا جانتے تھے کیونکہ وہ جانتی تھی روحان اپنی زبان پہ یہ بات کبھی نہیں لائے گا اسے میرال سے دگنی تکلیف ہوئے گی اور میرال اپنے دوست کو اتنی تکلیف میں کبھی نہیں دیکھ سکتی تھی اس کی بات سن کر روحان کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا دل میں شدید تکلیف اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی آنکھوں پر دھندلا پن سا آیا شاید آنکھوں میں نمی آئی تھی لیکن ابھی اسے کمزور نہیں پڑنا تھا اس موقع پر تو بلکل نہیں روحان نے اپنی آنکھیں بند

کر کے کھولی تو اس کی آنکھوں میں لہو اترا دیکھ شہریار ایک پل کے لیے تو گھبرا گیا جبکہ میرال کی باتوں سے وہ پہلے ہی کچھ اندازہ لگا چکا تھا ولید حیران نظروں سے روحان کو دیکھ رہا تھا یہ وہ روحان نہیں تھا جیسے وہ جانتا تھا جیسے اس نے اپنی بہن کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا یہ تو کوئی اور روحان تھا

جس کی آنکھوں میں سب کچھ تباہ کرنے کا جنون ہو جیسے ساری دنیا کو آگ لگا دے ...!!

"اتنا کافی ہے یا کچھ اور بھی بتانا پڑے گا..!! " روحان شہریار کو دیکھ کر بولا تو شہریار نے حیران ہوتے روحان کو دیکھا اسے اپنے اردگرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی شہریار کے آدمی پھر سے آگے کی طرف بڑھے جیسے میرال نے سب کو اپنی گن سے اڑیا تھا

جبکہ عائزہ جس کے سر پر ابھی بھی میرال نے گن تانی ہوئی تھی اس نے بڑی صفائی سے میرال کے چہرے سے ماسک ہٹایا تھا جس پر سب حیران ہوتے میرال کو دیکھ رہے تھے ولید اور مسکان کی آنکھوں میں حیرانگی در حیرانگی تھی

****

عائزہ نے اچانک سے میرال کے چہرے سے ماسک اتارا تو سب اپنی اپنی جگہ ساکت ہوئے ولید اور مسکان کے چہرے پر حیرانگی ہی حیرانگی تھی ولید کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی

ہے کیا یہ اس کی جیا تھی نہیں وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے اسے تو ولید صبح اپنی آنکھوں کے سامنے گھر پر ہی چھوڑ کر آیا تھا تو یہ اس کی جیا کیسے ہو سکتی ہے یہ تو کوئی اور ہے جیسے وہ نہیں جانتا جیسے وہ آج پہلی بار مل رہا ہے صرف چہرے سے یہ اس کی جیا نہیں ہو سکتی ولید حیرانگی سے میرال کی طرف دیکھ رہا تھا

یہی حال مسکان کا بھی تھا یہ اس کی آپی نہیں ہو سکتی وہ بھلا یہاں کیسے ہو سکتی ہے وہ بھی اس روپ میں۔۔

میرال خود حیران کھڑی ولید کو دیکھ رہی تھی جو آنکھوں میں اجنبی لیے میرال کی طرف دیکھ رہا تھا اسے ولید کی آنکھوں میں اپنے لیے اجنبی بلکل پسند نہیں آئی تھی جس کی آنکھوں میں وہ ہمیشہ اپنے لیے جنون دیکھتی آئی تھی اس کی آنکھوں میں اپنے لیے حیرانگی اجنبیت اسے ایک آنکھ نہیں بھائی تھی

روحان میرال کی طرف دیکھ رہا تھا جس کا موقع شہریار نے اٹھا کر اس کے ہاتھ میں سے گن چھین کر روحان کے سر پر رکھی تو مسکان کی چیخ بے ساختہ تھی یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ روحان کو سمجھ بھی نہیں آیا

" تمہیں کیا لگا تم شہریار خان کو اتنی آنسانی سے مار دو گے ہاں شہریار خان کوئی عام انسان نہیں ہے ایک دنیا جانتی ہے شہریار خان کے نام کو اور تم کل کے آئے ہوئے لڑکے شہریار خان کو اتنی آسانی

سے مار دو گے " شہریار روحان کے سر پر گن رکھتا ہوا بولا جبکہ اس کے الفاظوں سے روحان کا چہرہ سرخ ہوا تھا

"شہریار خان اگر اپنی بہن کی جان پیاری ہے تو چھوڑو روحان کو ورنہ ابھی اور اسی وقت تمہاری بہن تمہاری آنکھوں کے سامنے مرے گی اور تم کچھ نہیں کر سکو گے " میرال عائزہ کے سر پر گن کا دباؤ بڑھاتے ہوئے بولی

"میری بہن کے مرنے سے پہلے روحان کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھو " شہریار کہتا ٹریگر کو دبانے ہی لگا تھا جب میرال نے اپنی گن چلائی اور عائزہ کا وجود نیچے گرا ایک لمحے کا کھیل تھا اور شہریار کو لگا اس کی دنیا اجڑ گئی شہریار کے ہاتھ سے چھوٹ کر گن نیچے گری تھی وہ بے یقینی سے عائزہ کے وجود کو نیچے گرا دیکھ رہا تھا ولید نے اپنے سامنے بے رحم بے سفاک لڑکی کو دیکھا جو ایک انسان کی جان منٹوں میں لیتی تھی آنکھوں میں نفرت سی در آئی تھی

شہریار بھاگتا ہوا عائزہ کی طرف بڑھا جس کا سر خون سے رنگا ہوا تھا اس نے اپنی زندگی میں کتنی لڑکیوں کی زندگی خراب کی تھی اور آج اس کی بہن اس کی ہی وجہ سے اس سے دور ہو گئی تھی شہریار نے عائزہ کا چہرہ اپنی گود میں رکھا جبکہ جسم اس کا بے جان ہو چکا تھا اسے پہلی دفعہ تکلیف ہوئی تھی پہلی دفعہ اسے تکلیف لفظ نے روشناس کروایا تھا وہ اپنی زندگی میں صرف اپنی بہن سے ہی محبت کرتا تھا اور آج اس کی بہن ہی اس سے دور ہو گئ تھی یہ سب سوچتے ہی آنکھوں میں سرخی در

آئی تھی اس نے نظریں ادھر اُدھر دوڑائی تو اسے کچھ فاصلے پر ہی گن زمین پر پڑی نظر آئی شہریار نے آہستہ سے اپنی بہن کا سر اپنی گود سے ہٹایا اور چھپکے سے زمین پر پڑی گن اٹھا کر اسے اپنی شرٹ کے اندر چھپا لی اور پیچھے ہٹا

ولید مسکان کو اپنے حصار سے نکال کر روحان کی طرف بڑھا جبکہ میرال پہلے ہی روحان کے پاس موجود تھی شہریار اپنی شرٹ کی طرف ہاتھ لے جاتا وہاں سے گن نکال کر مسکان کا نشانہ باندھا جیسے روحان نے دیکھ لیا تھا روحان نے جلدی سے اپنے ہاتھ میں موجود گن سے شہریار پر گولی چلائی جو سیدھا شہریار کے سینے میں پیوست ہوئی جبکہ ایک گولی کے ساتھ فضا میں ایک اور بھی گولی چلی تھی جس پر سب ساکت ہوئے تھے مسکان نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا جو سرخ رنگ سے رنگ چکا تھا آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر گرے تھے مسکان کا وجود ڈھیلا پڑتا گرنے لگا تھا جس پر روحان جو اپنی آنکھوں میں بے یقینی لیے ہوئے تھا مسکان کو گرتے دیکھ بروقت اس کی طرف بڑھ کر اسے گرنے سے بچا چکا تھا اسے اپنی دنیا لوٹتی ہوئی نظر آ رہی تھی وقت جیسے تھم سا گیا تھا اسے سب روشناں اندھیرے میں تبدیل ہوتی نظر آ رہی تھی مسکان کی آنکھیں بند ہونے کے ساتھ اسے اپنا دل بھی بند ہوتا محسوس ہوا

"مسکاااان"

"مسکاااان" ولید اور میرال اسے گرتے دیکھ یک زبان میں بولتے اس کی طرف بڑھے

"مسکان میری جان آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں "

" مسکان ایسے نہیں کرتے بچے چلو شاباش جلدی سے اٹھو "

"مسکان اٹھو تمہیں تمہارا بھائی بولا رہا ہے " ولید اسے اپنے حصار میں لیتا اسے اٹھانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا جو اپنی آنکھیں بند کر کے کھولنا ہی بھول چکی تھی جبکہ روحان خالی خالی نظروں سے مسکان کو خون میں رنگے دیکھ رہا تھا میرال نے آگے بڑھتے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھا جس پر اس نے میرال کی طرف دیکھا

"روحان ہمیں مسکان کو ہوسپیٹل لے کر جانا ہے " میرال کو اپنی آواز کیسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن اسے اس وقت صبر سے کام لینا تھا جبکہ روحان میرال کی بات سنتا ہوش کی دنیا میں آیا اور مسکان کی طرف دیکھا جیسے ولید اپنے حصار میں لیے اسے اٹھانے کی کوشش میں تھا روحان جلدی سے مسکان کو اپنے حصار میں اٹھاتا باہر کی جانب بھاگا اسے اس وقت کیسی چیز کا ہوش نہیں تھا پتا تھا تو بس اتنا کہ اس کی باہوں میں موجود وجود کو اسے کچھ نہیں ہونے دینا تھا ورنہ وہ خود زندہ نہیں رہ سکے گا

روحان اندھا دھند باہر کی طرف بھاگ رہا تھا

جب میرال نے گہری سانس بھرتے ولید کی طرف دیکھا جو روحان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ بھی روحان کے پیچھے جائے جس پر میرال نے اسے اپنے سہارے سے اٹھایا ولید

کھڑا ہوتا اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک چکا تھا جیسے میرال نے اسے اٹھاتے ہوئے تھاما تھا میرال کی آنکھوں میں اس کے جھٹکنے سے تکلیف در آئی تھی لیکن ابھی ہوسپٹل جانا ضروری تھا

" میں آپ کا باہر ویٹ کر رہی ہو اگر آپ دو منٹ میں نہیں آئے تو میں اکیلی ہی مسکان کے ہوسپٹل چلی جاؤں گی " میرال آہستہ لیکن سنجیدہ آواز میں کہتی باہر کی طرف بڑھ گئ تو ولید نے غصے سے اس کی پشت کو گھورا جو اسے دھمکی دے کر جا رہی تھی لیکن اس وقت مسکان ضروری تھی تو ولید بھی جلدی سے باہر کی طرف بڑھا

"ڈاکٹر, ڈاکٹر " روحان مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہوسپٹل پہنچ کر چیختا ہوا ڈاکٹر کو آوازیں دے رہا تھا

ڈاکٹر جلدی سے اس کی طرف بڑھی

"ڈاکٹر اسے بچائے اسے کچھ نہیں ہوا چاہیے ورنہ میں آپ کے اس ہوسپٹل کو آگ لگا دو گا " روحان مسکان کو سٹیچر پر لیٹاتا ہوا جنونی انداز میں ڈاکٹر کو دیکھ کر بولا جبکہ ڈاکٹر اس کی سرخ آنکھیں دیکھتی تھوک نگلتی ہاں میں سر ہلا گئی اور مسکان کو آئی سی یو میں لے گئی جبکہ ولید اور میرال بھی ہوسپٹل پہنچ چکے تھے وہ ریسپشن سے پوچھتے روحان کے پاس پہنچے جو دیوار سے ٹیک لگائے آئی سی یو کی ریڈ لائٹ پر نظریں جمائے کھڑا تھا

ولید نے جلدی سے بڑھ کر آئی سی یو کے دروازے میں موجود چھوٹے سے شیشے سے اندر کی طرف دیکھا جہاں مسکان کا آپریشن چل رہا تھا نرس نے آگے بڑھتے شیشے پر پردہ گرا دیا تھا جس پر ولید نے اپنی آنکھیں بند کی تو دو آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بے مول ہوئے

میرال خود ضبط سے کھڑی تھی وہ تو اس کی بہنوں جیسی تھی اسے تکلیف میں دیکھ میرال کو اپنے اندر بھی تکلیف کی ایک لہر اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی میرال نے روحان کی طرف دیکھا جو ساکت نظریں آئی سی یو کے دروازے پر ہی ٹکائے ہوئے تھا

"روحان مسکان کو کچھ نہیں ہو گا پلیز صبر سے کام لو" میرال آہستہ آواز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی لیکن روحان میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی وہ اب بھی بنا پلکیں جھپکائے اُدھر ہی دیکھ رہا تھا تو میرال نے گہری سانس بھری

"روحان مسکان کے لیے نماز پڑھ لو اللہ سے اسے مانگو وہ تمہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا " میرال نے امید سے کہا تھا تو روحان نے اپنی نظریں آئی سی یو کے دروازے سے ہٹا کر میرال کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس نے ناممکن سی بات کہی ہو

" میرال میں کیسے میں نے چار سال پہلے بھی تو دعا مانگی تھی لیکن اللہ نے قبول نہیں کی تھی تب تو میں نمازیں بھی ساری پڑھتا تھا اب تو میں نے کبھی نماز بھی نہیں پڑھی تو اب اللہ میری دعا کیسے قبول کرے گا" روحان ازیت سے بولا

"روحان اللہ آزمائشیں اپنے خاص بندوں سے لیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ اس آزمائش میں بھی ثابت قدم ہیں یا نہیں اللہ نے تم سے چار سال پہلے آزمائش لی تھی لیکن تم اس میں ناکام ہوئے تھے تم اللہ پر ثابت قدم نہیں رہے لیکن اللہ نے آج پھر تمہیں موقع دیا ہے آج پھر اللہ نے تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے تو اب تم اللہ پر ثابت قدم رہو دیکھو نا اللہ تو کتنا اپنے بندوں کا سوچتا ہے اس نے تم سے ایک رشتہ لے کر دوسرا دے بھی تو دیا تھا" میرال بولی تو روحان کے رونگٹے کھڑے ہوئے اس نے یہ کیوں نہیں سوچا تھا کہ اللہ ہی اس کی زندگی میں مسکان کو لایا تھا تو اب وہ کیسے چھین سکتا تھا لیکن اب اس نے ثابت قدم رہنا تھا اس نے اپنے قدم پریئر روم کی طرف بڑھائے آج پھر وہ اپنے اللہ کے سامنے رو رو کر دعا مانگ رہا تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ اللہ اسے اس آزمائش سے نکالتا ہے یا نہیں جبکہ ولید بھی اپنی بہن کو ایسی حالت میں دیکھتے پریئر روم کی طرف بڑھ چکا تھا میرال اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی

****

"دیکھیں ہم نے گولی تو نکال دی ہے لیکن اگر انہیں چوبیس گھنٹے کے اندر ہوش نا آیا تو وہ کوما میں بھی جا سکتی ہے" دو گھنٹے کے آپریشن کے بعد ڈاکٹر باہر آ کر انہیں بتانے لگی تو سب کی سانسیں پھر

سے اٹکی تھی روحان جلدی سے مسکان کے روم کی طرف بڑھا جبکہ نرسیں' روکے روکے' ہی کرتی رہ گئی

روحان دروازہ لاک کر کے مسکان کی طرف بڑھا اور اس کے بیڈ کے پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں کو لگایا تو آنسو خود با خود ہی آنکھوں سے نکلتے مسکان کے ہاتھ پر گرنے لگے وہ آج رو رہا تھا ایک مضبوط مرد آج دوسری دفعہ رو رہا تھا سب کو موت کی نیند سولانے والا اپنے پیار کو اس حال میں دیکھ کر وہ دھاڑیں مار مار کر رونا چاہتا تھا پہلی دفعہ وہ چار سال پہلے اپنی بہن ازنا کی موت پر رویا تھا اور آج وہ اپنی منکوحہ اپنے پیار کو اس حال میں دیکھ کر رو رہا تھا کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقینا ترس کھاتا لیکن وہ اس کی حالت سے بے خبر سکون سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

" جانتی ہو نا میں تمہارے بن نہیں رہ سکتا اسی لیے مجھے تکلیف دینے کے لیے ایسے لیٹی ہوئی ہو نا۔؟

"

" دیکھو نا ابھی تو میں نے تمہیں اپنے دل کا حال سنانا تھا جو چار سال سے میرے دل میں دفن ہیں ابھی تو میں نے تمہیں بتانا تھا کہ کیسے اس گھٹیا انسان نے میری ازنی کو مارا تھا "

" اور تم ایسے مجھ سے روٹھ کر بیٹھی ہو جانتی ہو اس دن میں نے اپنے اللہ سے اپنی ازنی کو اتنا مانگا تھا اپنے اللہ کے سامنے اتنا رویا تھا کہ وہ میری بہن کی زندگی بخش دے لیکن اللہ نے اس دن میری بہن

کو مجھ سے چھین لیا جانتی ہو اس دن میں بہت ٹوٹ گیا تھا ماں باپ تو پہلے ہی نہیں تھے اللہ نے مجھ سے میری بہن بھی چھین لی "

" پھر اس دن کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں پڑھی پہلے میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی تھی لیکن اس دن میں اللہ سے اتنا مایوس ہو گیا تھا کہ میں نے اللہ کے سامنے جھکنا ہی چھوڑ دیا لیکن اللہ تو اپنے بندوں کو جھکانا جانتا ہے نا آج پھر اللہ نے مجھے تمہارے لیے جھکایا ہے آج چار سالوں بعد میں پھر سے اللہ کے سامنے جھکا ہو آج پھر میں چار سال بعد اپنے رب کے سامنے تمہارے لیے رویا ہو "

" لیکن اگر اب اللہ نے تمہیں مجھ سے چھین لیا تو میں کیسے جیوں گا پہلے میں ایک بے حس انسان ہو گیا تھا لیکن جب میں نے تمہیں دیکھا تو چار سال بعد میرے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی تمہیں دیکھا تو مجھے ایسے لگا کہ مجھے جینے کی وجہ مل گئی ہو "

" پلیز واپس آ جاؤ اپنے روحان کے لیے واپس آ جاؤ مجھے پھر سے اندھیروں میں نہ دھکیلنا مجھے پھر سے اللہ سے مایوس نا کرنا " روحان اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا بولا تو دو آنسو بھی مسکان کے ماتھے پر گرے تھے جس سے مسکان کی آنکھوں میں جنبش سی ہوئی تھی لیکن روحان نے شاید اسے دیکھا نہیں تھا وہ اس کے ماتھے پر لب رکھے آنکھیں بند کیے ہوئے تھا مسکان نے آہستہ سے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ہلایا جو ابھی بھی روحان کے ہاتھ میں موجود تھی روحان اس کی ہاتھوں میں جنبش محسوس کرتا پٹ سے اپنی آنکھیں کھول گیا

وہ جلدی سے مسکان سے پیچھے ہٹتا اسے دیکھنے لگا جو اپنی آنکھوں کو کھولے کی کوشش کر رہی تھی

مسکان نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تو سامنے ہی روحان اسے دیکھ رہا تھا

"مسکان میری جان تمہیں ہوش آگیا۔تم ٹھیک ہو؟ تمہیں کہی درد تو نہیں ہو رہا ؟ " روحان نے اسے ہوش میں دیکھ کر خوشی کے ساتھ ایک ساتھ ہی کہی سوال کر ڈالے تو آج اس کے اللہ نے اسے مایوس نہیں کیا تھا اس نے اپنے بندے کو اپنے سے بدگمان نہیں کیا تھا روحان نے بے اختیار اپنے منہ سے 'شکر الحمد اللہ' کہا تھا

" م۔میں۔۔ٹ۔۔ٹھیک۔۔۔ہو " مسکان بامشکل ہی بول پائی تو روحان نے زور سے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے جس پر مسکان نے اپنی آنکھیں بند کی

" کہی درد تو نہیں ہو رہا نا ؟" روحان فکر مندی سے بولا جس پر مسکان جو پھر سے دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں جا رہی تھی روحان کی بات پر ہلکا سا نفی میں سر ہلایا اور روحان پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا روحان نے ایک سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اس کے بال سنوار رہا تھا جس سے مسکان پھر سے غنودگی میں چلی گئ روحان اسے سوتا دیکھ اس کا ہاتھ آہستہ سے اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے باہر کی جانب بڑھ گیا

میرال اور ولید باہر ہی اضطرابی کیفیت میں بیٹھے ہوئے تھے ولید نے ایک بار بھی میرال کی طرف نہیں دیکھا تھا اور یہی بات اسے ڈسٹرب کر رہی تھی جیا اٹھتی ہوئی ولید کے پاس بیٹھی اور اسے کندھے سے ہلایا جس پر ولید نے اس کا ہاتھ پھر سے جھٹک دیا

"ولید آپ پلیز پریشان نہیں ہو مسکان بلکل ٹھیک ہو جائے گئ " میرال اپنی آنکھوں میں نمی چھپاتے ہوئے بولی

"تم ہو کون میں تمہیں نہیں جانتا اور تم میری بہن کے بارے میں ایسے کیسے بات کر سکتی ہو جبکہ میری بہن یہ تکلیف تم دونوں کی وجہ سے بھگت رہی ہے " ولید میرال کو دیکھتا سخت لہجے میں بولا تو میرال نے حیرانگی سے ولید کی طرف دیکھا جو ایک تو اسے پہچاننے سے انکار کر رہا تھا اور دوسرا اسی پر الزام لگا رہا تھا

"ولید آپ ایسا کیسے کہ سکتے ہیں ؟ " میرال حیرانگی سے بولی

" کیسے کہ سکتا مطلب تم اب بھی مجھ سے پوچھ رہی ہو تم نے اور روحان نے ہمیں دھوکہ دیا تم دونوں کے چہرے کے پیچھے کوئی اور چہرہ ہے تم لوگ بے رحم بےسفاک انسان ہو اور تم اب بھی مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ میں یہ کیسے کہ سکتا ہو لائک سیریسلی " ولید طنزیہ انداز میں بولا جبکہ میرال کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے بات کرے

" مجھے آپ کو اپنے بارے میں کچھ بتانا ہے ؟" میرال ہلکی آواز میں بولی تو ولید استہزایہ مسکرایا

" اب بتانا ہے جب میں سب کچھ جان چکا ہو

اوو شاید تم اب بھی نا بتاتی لیکن اب تو ولید کے سامنے یہ سب کچھ ہوا ہے تو تم اب اور ولید کو دھوکہ نہیں دے سکتی اسی لیے تم نے سوچا کہ اب اس کو بتا دو گی " ولید سخت الفاظ میں کہتا میرال کی آنکھوں میں آنسو لے آیا تھا جو وہ کب سے ضبط کر رہی تھی

" اوو پلیز اب تم یہ جھوٹے آنسو نہیں بہانا "ولید اس کے آنسو دیکھ کر اکتاہٹ زدہ لہجے میں بولا تو میرال نے ازیت سے ولید کی طرف دیکھا جو اس سے بے پناہ محبت کا دعوہ کرتا تھا اور اب اسے اس کے آنسو بھی جھوٹے لگ رہے تھے جبکہ روحان جو مسکان کے روم سے نکل رہا تھا ولید کے الفاظ سنتا وہ ضبط سے آنکھیں بند کر گیا

"تم ایسے اس پر الزام نہیں لگا سکتے " روحان ان کی طرف بڑھتا ولید کو دیکھ کر بولا تو ولید نے گردن اٹھا کر روحان کی طرف دیکھا جو چہرے سے تو پر سکون لگ رہا تھا لیکن انداز سنجیدہ تھا

"تو پھر کیسے بات کروں تم ہی بتا دو ؟" ولید طنزیہ بولا

"ہم ایک سیریل کلر ہے یہ تم جانتے ہو لیکن کیوں بنے یہ تم جانتے ہو نہیں نا؟ تو تمہیں کوئی حق نہیں ہم پر الزام لگانے کا " روحان سنجیدہ سا بولا

"تو بتاؤ کیوں تم لوگ بنے ہو میں جاننا چاہتا ہو ؟" ولید اسے دیکھ کر بولا جبکہ میرال اب خاموش نظریں زمین پر گاڑے بیٹھی تھی روحان نے گہری سانس فضا کے سپرد کی اور خود کو اپنا ماضی اسے بتانے کے لیے تیار کیا

ماضی۔۔۔

یہ ایک ترکی کے پارک کا منظر ہے۔۔

"آپی آپ یہ عبایا کیوں پہنتی ہیں ؟" سات سال کی ازنا جیا کے پاس بیٹھی ہوئی بولی جس پر جیا اس کی بات سن کر مسکرائی

"کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ہم عورتوں کا پردے میں رہنا پسند ہے اللہ تعالیٰ ان عورتوں کو پسند کرتا ہے جو اپنے آپ کو چھپا کر رکھتی ہیں " جیا آہستہ آواز میں اپنے پاس بیٹھی سات سال کی ازنا کو سمجھا رہی تھی جو اس کی باتیں بہت غور سے سن رہی تھی

"آپی جب میں عبایا پہنو گی تو اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی محبت کریں گے ؟" وہ بہت خوشی سے چہکتی ہوئی جیا سے پوچھ رہی تھی جس پر جیا کی مسکراہٹ گہری ہوئی

" میری کیوٹ ازنی سے تو اللہ ویسے ہی بہت محبت کرتا ہے " جیا اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی جس پر وہ چھوٹی سی معصوم بچی بھی مسکرائی

" لیکن آپی جب میں آپ جتنی ہو جاؤں گی تو پھر میں بھی آپ جیسا عبایا پہنو گی " وہ جوش سے بولی تھی

" ٹھیک ہے میں اپنی ازنی کو خود اپنے جیسا عبایا لے کر دو گی ٹھیک ہے ؟ " جیا پیار سے بولی جس پر ازنا نے زوروشور سے ہاں میں سر ہلایا

"پھر اللہ تعالیٰ بھی مجھے پسند کریں گے اللہ تعالیٰ پھر میری ساری باتیں مانیں گے " وہ جیا کے ساتھ لگتی ہوئی خوشی سے بولی جس پر جیا بھی مسکرائی وہ چھوٹی سی ڈول ایسے ہی باتیں کرتی تھی جیا کا گھر اور ازنا کا گھر بلکل آمنے سامنے تھا اسی لیے وہ ہر ٹائم جیا کے ساتھ رہتی تھی آج جیا اور اس کا باہر کا پلین تھا اسی لیے وہ پارک میں بیٹھی ہوئی تھیں ازنا اور اس کا بھائی روحان احمد ہی گھر میں ہوتے تھے جبکہ ان کے والدین ازنا کی پیدائش کے چھ ماہ بعد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے جس کے بعد روحان نے ہی اپنی بہن کو پالا تھا جیا اور وہ بچپن کے دوست تھے اس لیے وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے

"کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی ہمیں بھی کوئی بتائیں " روحان ہاتھ میں ان کے لیے کچھ کھانے کی چیزیں پکڑے ان کی طرف آتے ہوئے بولا جس پر وہ دونوں مسکرائی کیونکہ انہوں نے روحان کو اپنے لیے کچھ کھانے کو لانے کے لیے بھیجا تھا

"بھائی میں کہ رہی تھی جب میں جیا آپی جتنی بڑی ہو جاؤں گئ تو میں بھی جیا آپی جیسا عبایا پہنو گی " ازنا اپنے بھائی کو بتاتے ہوئے بولی جس پر روحان خوش دلی سے مسکرایا

"ارے واہ میری ازنا تو بہت اچھی باتیں کرنے لگ گئی ہے " روحان کو واقع ہی اس کی بات پسند آئی تھی جو چھوٹی سی عمر میں عبایا پہننے کی بات کر رہی تھی ورنہ آج کل کی لڑکیاں کہاں عبایا کا شوق رکھتی ہیں

"ہاں بھائی مجھے جیا آپی نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں سے زیادہ محبت کرتا ہے جو اپنے آپ کو چھپا کر رکھتی ہیں " ازنا اچھے بچوں کی طرح اپنا سبق جیا سے یاد کر کے اب روحان کو سنا رہی تھی جس پر روحان مسکراتا جا رہا تھا جیا اور روحان دونوں کی جان تھی ازنا میں۔۔

******

ماضی۔۔۔

ازنا ییلو کلر کی بٹر فلائے والی فراق ڈالے کندھے پر اپنا بیگ ڈالے اکیڈمی سے گھر کی طرف آ رہی تھی اس کی اکیڈمی گھر سے کچھ ہی فاصلے پر تھی اس لیے وہ خود ہی آتی جاتی تھی وہ آگے کی طرف بڑھ رہی تھی جب دو آدمی نشے کی حالت میں اس چھوٹی سی معصوم بچی کا رستہ روک گئے جس پر ازنا گھبرا کر ایک دم سے پیچھے ہٹی

" ہائے بے بی ڈول۔۔!کتنی پیاری ہے آپ۔!"ایک آدمی اس چھوٹی سی بچی پر گندی نظریں ڈالتا ہوا بولا جبکہ ازنا اس آدمی سے ڈرتی ہوئی سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"چلو آؤ ہم تمہیں چھوڑ آتے ہیں بے بی ڈول ؟" دوسرا آدمی ازنا کو پکڑتے ہوئے بولا تو ازنا روتے ہوئے اپنا بازو چھڑوانے لگی

" گندے انکل چھوڑے مجھے " ازنا روتے ہوئے بولی جس پر وہ آدمی ازنا کو زبردستی اپنی کار میں ڈالتا وہاں سے لے گیا جبکہ ازنا کا بیگ وہی نیچے گر گیا تھا

"جیا۔جیا میرال " روحان پریشانی کی حالت میں جیا کے گھر آتا اسے اونچی اونچی آوازیں دینے لگا ازنا جیا سے کبھی ناراض ہوتی تو اسے میرال کے نام سے بولاتی تھی

"کیا ہوا کیوں شور ڈال رہے ہو ؟" جیا اکیلی ہی گھر پر تھی اس کے ماما بابا کہی باہر گئے ہوئے تھے وہ روحان کو غصے سے دیکھ کر بولی

" جیا ازنا کدھر ہے ؟" روحان بے تابی سے اپنی نظریں ادھر اُدھر دوڑاتا ہوا بولا جبکہ جیا نے اس کی بات پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا

"کیا مطلب کدھر ہے گھر میں ہو گئ مجھے کیا پتا میں تو آج اس سے ملی بھی نہیں " جیا حیرانگی سے بولی

"نہیں وہ گھر میں نہیں ہے اکیڈمی میں گئی تھی لیکن ابھی تک واپس نہیں آئی " روحان کا پریشانی سے برا حال تھا جبکہ اس کی بات سنتے جیا کو کیسی انہونی کا احساس ہوا

"تو پھر کہا گئی تم نے دیکھا ہے کہی باہر نا ہو ؟" جیا دھڑکتے دل سے بولی جب کہ روحان نے نفی میں سر ہلایا وہ سب سے پہلے یہاں ہی آیا تھا جیا جلدی سے باہر کی جانب بھاگی اس نے آج عبایا نہیں پہنا تھا جیسے وہ باہر جاتے وقت ہمیشہ پہنتی تھی روحان بھی اس کے پیچھے بھاگا

وہ دونوں اکیڈمی کے رستے میں ازنا کے بیگ کو دیکھ رہے تھے دونوں کے چہرے پر ہوایاں اڑی ہوئی تھی

روحان نے ادھر اُدھر نظریں دوڑائی تو اسے سی سی ٹی کیمرا نظر آیا وہ جلدی سے کیمرے والی شوپ کی طرف بڑھا جو کے لاکڈ تھی روحان نے اپنے ہاتھ میں موجود کی چین سے لاکڈ کو کھولا جو اس نے بچپن میں سیکھا تھا روحان اندر داخل ہوتے سی سی ٹی کیمرے کو اوپن کر گیا جیا بھی بھاگتی ہوئی اس کی طرف بڑھی

روحان اور جیا دونوں ہی اپنی آنکھوں کے سامنے ازنا کو کڈنیپ ہوتے دیکھ رہے تھے روحان کی آنکھوں میں اشتعال برپا ہوا تھا اس نے جلدی سے گاڈی کا نمبر دیکھ کر اسے ٹریس کیا اور جلدی سے اپنی گاڈی کی طرف بڑھا دماغ میں اپنی ازنا کے لیے برے برے خیالات آ رہے تھے اس نے اپنی ازنا کو بچانا تھا اسے اپنے اللہ پر پورا یقین تھا وہ اس چھوٹی سی بچی کے ساتھ کچھ نہیں ہونے دے گا

جیا بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی وہ دونوں گاڑی کا نمبر ٹریس کر کے اس جگہ پر پہنچے جو ایک عالی شان سا بنگلہ تھا روحان ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر اندر کی طرف بھاگا وہ اندر کی طرف بھاگ رہا تھا لیکن اسے لگ رہا تھا وہ اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھا رہا ہے

ابھی وہ آگے بڑھتا جب دو گاڈز نے اس کا رستہ روکا روحان ان کے چہرے پر زور زور سے مکے رسید کرتا اندر بھاگا جیا بھی اس کے ساتھ بھاگ رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر زمین پر گر رہے تھے روحان اندر جا کر ہر کمرے کا دروازہ دیکھ رہا تھا جو اس کے کھولنے سے کھلتے جا رہے تھے جیا بھی کمروں کو چیک کر رہی تھی جب ایک کمرہ لاکڈ نکلا جیا نے بھی بچپن میں روحان سے لاکڈ کھولنا سیکھا تھا تو وہ اپنے سر پر موجود پن نکال کر لاکڈ کھول رہی تھی اس نے دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس پر پورے بنگلے کی چھت گری تھی اسے لگا اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کر چکی ہے اندر ازنا ہوش و ہواس سے بیگانہ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی جیا کو اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی قدموں نے آگے چلنے سے انکاری کیا لیکن اسے اپنی ازنا کے پاس پہنچنا تھا اسے اپنی ازنی کو بچانا تھا وہ اپنے قدم گھسٹتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی روحان بھی جیا کو دیکھتا اس کے پیچھے بھاگا لیکن آگے کا منظر دیکھ کر وہ مرنے کے در پر تھا اسے لگا اب وہ کبھی ہل نہیں پائے گا وہ جلدی سے اندر کی طرف بھاگا اور جبکہ جیا اسے پہلے ہی اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی روحان اسے اپنے بازیوں میں اٹھتا باہر کی طرف بھاگا

"دیکھے اس بچی کی سیچویشن بہت کریٹیکل ہے اس بچی کا ریپ ہوا ہے آپ اس پیپر پر سائن کر دیجیے " ڈاکٹر باہر نکلتی جیا اور روحان کو دیکھ کر بولی جو اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہے تھے

"کک۔۔کس چیز کے پیپر ہیں یہ ڈاکٹر ؟" روحان کو اپنی آواز خود سنائی نہیں دے رہی تھی جبکہ جیا کے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہ رہے تھے

" اگر اس بچی کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہ ہوسپیٹل نہیں لے گا " ڈاکٹر نے بتایا تو روحان کی آنکھوں میں مرچی سی پڑی اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیا اور پرئیر روم کی طرف بڑھ گیا

"یا اللہ پلیز مجھ پر رحم کریں مجھ پر ترس کھائیں "

"آپ نے مجھ سے میرے والدین لے لیے میں نے کچھ نہیں کہا لیکن یہ میرا واحد رشتہ بچا ہے میرے پاس آپ اسے مت چھینیے گا یا اللہ پلیز میری بہن کی زندگی بخش دے "

یااللہ وہ تو معصوم بچی ہے اسے تو ابھی اس دنیا کے بارے میں پتا بھی نہیں ہے پلیز اسے اس کی زندگی لوٹا دیں " روحان اپنے اللہ کے سامنے جھکا ہو بول رہا تھا

! I am sorry, she is no more

ڈاکٹر نے آکر ان دونوں کے سروں پر دھماکہ کیا تھا دونوں ہی حیران نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہے تھے آنسو تھم چکے تھے تو اس کے رب نے اس سے اس کا آخری رشتہ بھی چھین لیا تھا اس کے رب نے اس کی دعا قبول نہیں کی تھی لیکن کیوں ؟ کیوں اس کے رب نے اس کی دعا قبول نہیں کی تھی ؟ ناچاہتے ہوے بھی وہ شکوہ کر چکا تھا

(آپی جب میں عبایا پہنو گی تو اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی محبت کریں گے ؟)

(لیکن آپی جب میں آپ جتنی ہو جاؤں گی تو پھر میں بھی آپ جیسا عبایا پہنو گی)

(پھر اللہ تعالیٰ بھی مجھے پسند کریں گے اللہ تعالیٰ پھر میری ساری باتیں مانیں گے) جیا کو اس کی کچھ دن پہلے والی باتیں یاد آ رہی تھی اس میں اس بچی کا کیا قصور تھا وہ تو معصوم سی تھی

آج تین دن ہو گئے تھے ازنا کو اس دنیا سے گئے ہوئے اور ان تین دنوں میں نہ ہی جیا اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اور نہ ہی روحان ان دونوں نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا تھا

"جیا بیٹا کب تک آپ اپنے آپ کو کمرے میں بند رکھے گی بیٹا باہر نکلو گھومو پھیرو ایسے تو بیٹا آپ بیمار پڑ جائے گی " جیا کے والدہ صائمہ بیگم اس کے کمرے میں آ کر بولی

"ماما وہ چھوٹی سی بچی تھی ماما کوئی اس کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتا ہے " جیا اپنا سر صائمہ بیگم کی گود میں رکھتی ہوئی بولی تو صائمہ بیگم اس کے سر پر انگلیاں چلانے لگی

"بیٹا یہ دنیا بہت ظالم ہے اس دنیا میں درندے رہتے ہیں جو چھوٹی بچیوں کو بھی نہیں چھوڑتے بس اللہ سب کی بیٹیوں کو اپنے حفظوں ایمان میں رکھے چلو آؤ شاباش باہر آ کر ہمارے ساتھ ناشتہ کرو " صائمہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی

"ماما آپ جائیں میں آتی ہو " جیا آہستہ آواز میں بولی جس پر صائمہ بیگم اس کا سر چوم کر باہر کی طرف بڑھ گئی پیچھے جیا کے آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے اس کے تکیے میں جزب ہو رہے تھے

روحان اپنے کمرے میں اندھیرا کر کے بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا آنکھوں میں کوئی احساس باقی نہیں تھا آنکھیں اب خشک تھی البتہ دل میں بدلے کی آگ لگی ہوئی تھی اور یہ آگ ان تین دنوں میں لاوا بن گئی تھی

جیا آہستہ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی تو سگریٹ کی سمیل نے اس کا استقبال کیا وہ کھانستی ہوئے اپنے چہرے سے پنکھے کی طرح ہاتھ لہراتی روحان کی کمرے کی لائٹس اون کرنے لگی جس پر روحان نے اپنی سرخ لہو رنگ آنکھیں بند کی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی جیا اس کے پاس پہنچ کر اس سے فاصلہ قائم رکھ کر بیٹھی

"اب کیا کرنا ہے ؟ " جیا بولی تو اس کی آواز پہلے سے چینج تھی جو کے رونے کی وجہ سے ہوئی تھی

" تمہیں کیا لگتا ہے کیا کرنا چاہیے ؟" روحان اس کی طرف دیکھے بنا زمین پر نظریں گاڑھے بولا

" مار دینا چاہیے " جیا کچھ دیر بعد بولی تو روحان نے اپنی سرخ آنکھیں اس کی رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی آنکھوں میں گاڑھی

"میں انہیں زندہ نہیں چھوڑو گا میرال میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا " روحان کے انداز میں اس وقت جنون ہی جنون تھا

"میں تمہارا پورا ساتھ دو گی آج سے ہم دونوں کی زندگی بدل چکی ہے ہم دونوں کی زندگی کا ایک مقصد ہے جو ہمیں ہر حال میں پورا کرنا ہے " جیا پختہ انداز سے بولی تو روحان نے ہلکے سے ہاں میں سر ہلایا

جیا اور روحان نے ان آدمیوں کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی جس میں سے ایک آدمی ان کے ہاتھ لگ گیا اسی دوران ان دونوں نے کافی ٹرینگ بھی کی تھی اور اس دن اس آدمی نے انہیں کچھ آدمیوں کا بتایا اس دن جیا کے ہاتھ سے اس آدمی کا پہلا قتل ہوا تھا جیسے روحان نے اس آدمی کو ندی میں پھینکا تھا اس کے بعد وہ ان آدمیوں کا پتا لگاتے ٹائم جو بھی ریپسٹ آدمی ہوتا اسے مار دیتے جیسے ان کی وحشیت مافیا کے ورلڈ میں پھیل گئی

****

جیا اور روحان نے ان چار سالوں میں پینتالیس مڈر کیے تھے لیکن انہیں ابھی تک ازنا کے گناہ گاروں کا پتا نہیں چلا تھا جیا ان چار سالوں میں پوری طرح بدل چکی تھی پہلے وہ معصوم سی لڑکی تھی لیکن اب وہ مافیا کی دنیا میں سفاک بے رحم لڑکی مانی جاتی تھی روحان نے اپنے طریقے سے بھی ازنا کے گناہ گاروں کا پتا لگوایا جس کا اسے پتا چل بھی گیا کہ وہ تین آدمی جن میں سے ایک ترکی میں ہی جبکہ دو پاکستان میں لڑکیوں کی سیمگلنگ کا کام کرتے ہیں اس نے یہ سب جیا کو پتایا تھا اس دوران ہی جیا کے والدین نے پاکستان جانے کا فیصلہ کیا جس پر جیا نے روحان کو پہلے ہی پاکستان ان آدمیوں کا پتا لگوانے کے لیے بھیج دیا تھا جبکہ جس دن جیا نے خود پاکستان جانا تھا اس سے ایک دن پہلے اسے ترکی والے آدمی کا پتا چلا جیسے اس نے رات کو مار دیا تھا اور پھر اگلے وہ پاکستان لینڈ کر گئی پاکستان میں اس کی اور ولید کی شادی کی بات چلی جس کے لیے وہ بلکل تیار نہیں تھی یہ نہیں تھا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اسے اپنی اور ولید کی انگیجمنٹ کا پتا تھا لیکن وہ پہلے ازنا کے گناہ گاروں کو اس صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتی تھی انہیں ان کے کیے کی سزا دینا چاہتی تھی اس دوران ہی اس نے ولید کی آنکھوں میں اپنے لیے جزبات دیکھے تھے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے جنون دیکھا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں مصروف ہو کر ازنا کے قاتلوں کو بھول جائے اس لیے وہ پہلے انہیں مارنا چاہتی تھی جبکہ اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا اس لیے اس کی اور ولید کی شادی دس دن بعد طہ پائی تھی اپنی مہندی کی رات اس نے اور روحان نے سکندر رحمان کی فیکٹری میں لڑکیوں

کو بچایا تھا جس کی وجہ سے جیا کے بازو پر چوٹ بھی آئی تھی اور اسی دن اسے سکندر رحمان کی سازش کا پتا بھی چلا تھا کہ وہ ولید کو مارنا چاہتا ہے اور اس دن جیا کو اپنے جسم سے چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہوئی کہ کوئی اس کے ولید کو ہاتھ بھی کیسے لگا سکتا ہے

پھر ولید اور جیا کی شادی ہوئی جس پر جیا نے ولید کو اپنے دل وجاں سے قبول کیا تھا وہ اپنے جزبات اپنے محرم کے لیے رکھتی تھی اور اب اس کا محرم ولید تھا تو وہ کیوں نا اسے قبول کرتی لیکن اسے ولید کے جزبات اس کی محبت سے ڈر بھی لگتا تھا مافیا ورلڈ کی بے رحم لڑکی اپنے شوہر کی محبت اس کے جزبات سے ڈرتی تھی

ان کی شادی کے بعد مسکان نے آئسکریم کھانے کی ضد کی جس پر وہ تینوں آئسکریم پالر گئے جہاں ولید پر حملہ ہوا جس کا روحان کو پہلے سے ہی پتا تھا اور اس نے اس دن ولید کو بچایا بھی تھا گھر آنے پر جیا نے ولید سے ان کے بارے میں پوچھا بھی تھا جس پر ولید نے اسے پریشان نا کرنے کے لیے کچھ نہیں بتایا تھا لیکن جیا کو یہ سب پہلے ہی پتا تھا روحان نے اسے سکندر رحمان کی گندی نظروں کے بارے میں بھی بتایا تھا اسی دوران جیا اور رحمان نے سکندر رحمان کی دوسری فیکٹری کو بھی آگ لگائی تھی جس سے سکندر رحمان کو کافی نقصان ہوا تھا پھر سکندر رحمان نے جیا کو کڈنیپ کرنے کا پلین بنایا جس پر وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ پلین تو اس کا ہے لیکن اس کے پیچھے

دماغ روحان اور جیا کا تھا اس دن جیا خود شاپنگ گئی تھی اور خود ہی کڈنیپ ہوئی تھی سکندر رحمان نے اسے لا کر کمرے میں بند کر دیا تھا لیکن جیا کے لیے ایک دروازہ کھولنا کون سا مشکل کام تھا روحان نے ولید کو بھی جیا کے کڈنیپ ہونے کی لوکیشن سینڈ کی تھی تاکہ وہ بھی سکندر رحمان کا حال دیکھ سکے اس کے بعد جیا میرال بن کر روحان کے ساتھ مل کر ازنا کے دوسرے گناہگار کو بھی اس صفحہ ہستی سے مٹایا تھا اسے اس کے کیے کی سزا دی تھی اور پھر روحان جس راستے سے آیا تھا اسی رستے سے واپس چلا گیا جبکہ میرال پھر سے جیا بن کر ولید کے آنے کا انتظار کرنے لگی

اسی دوران جیا نے روحان کی آنکھوں میں کچھ انوکھے سے جزبات دیکھے تھے لیکن وہ سمجھنے سے قاصر تھی جیا مسکان کو بلکل اپنی چھوٹی بہن ہی مانتی تھی وہ اسے ازنا کی طرح ہی عزیز تھی اور وہ بھی تو اسے آپی آپی کہتی رہتی تھی اسے یہ معصوم سی مسکان سب سے زیادہ عزیز ہو گئ تھی پھر ایک دن مسکان کالج میں بے ہوش ہو گئ تھی جس پر روحان رات کو اس کے کمرے میں آیا تھا جس پر جیا نے بائے چانس اسے دیکھ لیا تھا اور اس کے اگلے دن اس نے ڈائریکٹ روحان سے پوچھا بھی تھا جس پر روحان نے اس کے سامنے اپنی محبت کو قبول کیا تھا جیا کو روحان مسکان کے لیے ایک بہترین انسان لگا تھا لیکن وہ اپنے اور روحان کے کام کے بارے میں بھی جانتی تھی جس پر اس نے روحان کو سمجھایا بھی تھا لیکن محبت کرنے والا کون سمجھتا ہے جبکہ جیا بھی روحان کو مسکان کے لیے انتخاب کر چکی تھی

پھر اس نے اور روحان نے ہی عائزہ کو ٹارچر کیا تھا پھر جب وہ اور ولید اریب کی شادی کی شاپنگ کرنے گے تھے جب وہاں روحان آیا تھا جیسے ولید نے اسے روحان سے ملایا تھا جبکہ جیا تو روحان کو گھورتی ہی رہ گئی جو اپنا نمبر بڑھانے کے لیے ہر جگہ پہنچ جاتا تھا جبکہ روحان اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا مودب انداز سے جیا سے ملا اس کے بعد ان کی معلاقات اریب اور مشائم کی مہندی پر ہوئی تھی جب وہ مسکان سے باتوں میں لگا ہوا تھا جس پر جیا مسکان کو لے کر اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ روحان جیا کی پشت کو ہی گھورتا رہ گیا اس دن جیا کے والدین بھی روحان سے ملے تھے اور وہ اسے یہاں دیکھ کر خوش بھی ہوئے تھے اور انہوں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ وہ پہلے ترکی میں ہی رہتا تھا اور وہ انہیں جانتے ہیں

پھر مسکان اور روحان کا نکاح جس پر جیا بہت خوش تھی ان کے نکاح کے بعد جیا کو ازنا کے تیسرے اور آخری گناہگار کا پتا چلا جو شہریار خان تھا اور پھر انہوں نے ایک پلین بنا لیکن اس بار ان کا پلین کامیاب نہیں ہو سکا اور مسکان کڈنیپ ہو گئ جس کا سب سے پہلے جیا کو پتا چلا اس دن جیا اپنے کمرے کی ٹیرس پر کھڑی تھی جب وہ آدمی مسکان کو کڈنیپ کر کے لے جا رہے تھے جیا نے مسکان کو دیکھا نہیں تھا لیکن اتنا ضرور سمجھ گئی تھی کچھ گڑبڑ ضرور ہے جس پر وہ پھر سے میرال بن کے وہاں گئ تھی

حال۔۔۔

روحان نے ایک ایک لفظ ولید کو بتا دیا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں نمی تھی جبکہ جیا نظریں نیچے کیے آنسو بہا رہی تھی جبکہ ولید وہ تو حیران نظریں زمین پر گاڑھے ہوئے تھا اسے ابھی روحان کی باتیں کوئی مووی کی سٹوری لگ رہی تھی وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ کوئی اتنی چھوٹی بچی کے ساتھ بھی یہ سب کچھ کر سکتا ہے اسے اپنے دماغ کی شرانیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی وہ جیا اور روحان کے دکھ کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا وہ پوزیٹو سائڈ سے یہ سب کچھ سوچ رہا تھا وہ اپنے آپ کو روحان کی جگہ پر رکھ کے دیکھ رہا تھا اور اگر وہ روحان کی جگہ ہوتا تو وہ بھی روحان کی طرح ہی کرتا اسے اب الفاظوں پر شرمندگی ہو رہی تھی جو اس نے جیا کو بولے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بات کریں تینوں میں اس وقت بلکل خاموشی تھی اور اس خوموشی کو نرس نے آ کر توڑا تھا

"ایکسکیوز می آپ کے پیشنٹ کو ہوش آ گیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے" نرس نے آ کر بتا تو جیا اور ولید نے بے ساختہ 'شکر الحمداللہ' کہا تھا جبکہ روحان یہ بات پہلے سے ہی جانتا تھا اس لیے اس کے چہرے پر سرپرائز والی خوشی نہیں تھی

"میں مسکان کو دیکھ کر آتی ہو" جیا یہ کہتی وہاں سے چلی گئ اسے ولید کی باتوں نے ہرٹ کیا تھا اور بہت برے طریقے سے کیا تھا وہ چاہ کر بھی ولید کی باتوں کو بھول نہیں پا رہی تھی اس لیے اسے وہاں سے جانا ہی بہتر لگا جبکہ ولید اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا

"گھر میں بتایا ہے کیسی کو؟" روحان نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا

"نہیں اب کرتا ہو فون پہلے انہیں پریشان کرنا مجھے صحیح نہیں لگا " ولید نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا

" میں چاہتا ہو کہ یہ باتیں ہمارے بھیج ہی رہیں کیسی کو اس کے بارے میں پتا نہ چلے " روحان نے ولید کو دیکھتے ہوئے کہا تو ولید نے ہاں میں سر ہلایا وہ خود بھی یہ بات کیسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا

"میں نہیں جانتا مسکان کیسا ری ایکٹ کرے گی وہ کیا فیصلہ کریں گی میں اسے سمجھاؤں گا لیکن آخری فیصلہ اس کا ہی ہو گا " ولید نے سنجیدہ ہوتے کہا تو روحان کو کچھ ہوا اسے لگا اس کے دل کو کیسی نے اپنے ہاتھ سے دبوچا ہو وہ سمجھ گیا تھا ولید کیا بات کر رہا ہے وہ کس طرف اشارہ کر رہا ہے لیکن اب وہ مسکان کو اپنی زندگی سے نکالنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اسے اپنی زندگی سے دور کرنا مطلب اپنی زندگی کو برباد ہوتے دیکھا اور یہ کوئی نہیں چاہے گا کہ اس کی زندگی برباد ہو

"یہ میرا اور مسکان کا معاملہ ہے اور میں چاہتا ہو آپ اسے کچھ مت بتایے گا میں خود اسے سب کچھ بتانا چاہتا ہو " روحان بھی سنجیدگی سے دوٹوک انداز سے بولا تو ولید نے ہاں میں سر ہلایا وہ اب مطمئن تھا لیکن جیا کی ناراضگی اور اپنے الفاظ یاد کرتے وہ کافی پریشان بھی تھا

****

مسکان کو ہوش آیا تو سب ہی اس کے کمرے میں موجود تھے ولید نے بس اتنا کہا تھا کہ شہریار خان نے مجھ سے بدلا لینے کے لیے مسکان کو کڈنیپ کر کے اس پر گولی چلائی سعدیہ بیگم کا تو رو رو کے برا حال تھا جیسے ولید اپنے حصار میں لیے ہوئے تھا شفیق صاحب بھی ولید پر برہم ہوئے تھے جنہوں

نے اتنی بڑی بات ان سے چھپائی اریب مشائم اور منال بھی ہوسپٹل میں موجود تھے مشائم اور منال کا بھی رو رو کر برا حال ہو گیا تھا وہ اپنی دوست کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی جیا بھی سنجیدگی سے مسکان کے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی مشائم اور منال بھی بیٹھی ہوئی تھی سوائے روحان کے سب ہی مسکان کے کمرے میں موجود تھے

مسکان نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تو سب کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی لیکن پھر سب کچھ یاد آنے پر آنکھوں سے آنسو گرم سیال کی طرح بہے تھے اسے اپنے پیٹ میں شدید درد محسوس ہو رہی تھی اس کی تکلیف اس کے چہرے سے بھی عیاں ہو رہی تھی

"میری بچی کیسی ہے اب ؟" سعدیہ بیگم اسے ہوش میں آتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتی بولی جس پر مسکان نے تکلیف سے ہاں میں سر ہلایا اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

"دیکھیں پلیز پیشنٹ کو آرام کرنے دیں ان کے پاس زیادہ رش نہ ڈالیں " نرس مسکان کی ڈریپ چینج کرنے آئی تو وہاں اتنا رش دیکھ کر بولی

"ماما بابا آپ لوگ پلیز گھر جائیں میں ہو مسکان کے پاس ہم اسے ڈسچارچ کروا کے گھر لے آئیں گے " ولید نے کہا تو اس کے والد نے بھی ہاں میں سر ہلایا سب مسکان سے ملنے کے بعد گھر کے لیے نکل گئے تھے

اب ولید جیا مشائم منال اور اریب رہتے تھے جبکہ روحان پتا نہیں کہاں غائب تھا جو ابھی تک مسکان سے ملنے نہیں آیا تھا مسکان بھی بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن روحان وہاں موجود نہیں تھا

مشائم اور منال مسکان سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھی لیکن اس کا سارا دھیان دروازے کی طرف تھا جیسے وہاں بیٹھی جیا نے محسوس کیا تھا

"روحان شکرانے کے نوافل پڑھنے گیا ہے" جیا مدھم آواز میں مسکان کے کان میں بولی جس پر مسکان نے ہڑبڑاتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدلا جیا کی آواز اتنی تھی کہ ساتھ بیٹھی منال اور مشائم سن سکے وہ دونوں مسکان کے سٹپٹانے پر اپنی مسکراہٹ دبا گئی

رات کے وقت روحان نے سب کو ہوسپٹل سے بھیج دیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ ہے اپنی بیوی کے پاس کیسی اور کی اسے ضرورت نہیں ہے جس پر ولید نے اسے گھورا بھی تھا لیکن روحان اس کی گھوریوں کو کسی کھاتے میں نا لاتے ہوئے انہیں ہوسپٹل سے واپس گھر بھیج چکا تھا اب ہوسپٹل میں روحان کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا اس نے ابھی تک مسکان سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ اس کے بعد ملا تھا

مسکان سوئی ہوئی تھی جب روحان آہستہ سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا روحان نے دیکھا کہ مسکان کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے جس پر روحان نے اپنے لب بھیجے وہ اسے کانٹے جتنی تکلیف میں دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھ سکتا تھا اور یہاں وہ اتنی تکلیف برداشت کر رہی تھی

روحان چلتا ہوا اس کے پاس پہنچا اور اس کے پاس بیڈ پر جگہ بنا کر بیٹھا تو مسکان نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولی تو اپنے سامنے روحان کو بیٹھے ہوئے دیکھا جو اسے ہی فرصت سے نہار رہا تھا

"آ آ۔۔آپ۔۔ی۔۔۔یہاں۔۔کک۔۔کیا۔۔آہہہہہ" مسکان روحان کو دیکھ کر جلدی سے اٹھتی ہوئی بولی جس سے بے ساختہ اس کی چینخ نکلی اور اپنے زخم پر ہاتھ رکھا جبکہ آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

روحان جو اسے اٹھتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس کی چینخ سنتے جلدی سے اسے واپس سے لیٹانے لگا

"کیا کرتی ہو تم سکون سے لیٹ نہیں سکتی تھی" روحان اسے تکلیف میں دیکھ کر پریشانی سے اسے ڈانٹتے ہوئے بولا جبکہ اس کے آنسو اسے اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہوئے تو بے اختیار روحان مسکان کے اوپر جھکتا مسکان کے آنسو اپنے لبوں سے چن گیا جس پر مسکان اتنی تکلیف میں بھی روحان کی جسارت پر بلش کرنے لگی تھی

"مم۔۔مجھے۔۔. آپ۔.سے بات۔۔۔نہیں۔۔کرنی۔۔۔آپ۔۔نے مجھے۔۔دھوکہ۔۔.دیا ہے" مسکان اس سے اپنا چہرہ موڑتے ہوئے بولی جس سے روحان کو غصہ تو آیا لیکن وہ ضبط کر گیا روحان نے آہستہ سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لیتے اپنے سامنے کیا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

"میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا میری جان بس کچھ باتیں ہیں جو میں نے تم سے چھپائی ہیں اس کے علاوہ کوئی دھوکہ نہیں دیا" روحان آہستہ آواز میں اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہوا بولا جبکہ مسکان اس کی اتنی سی قربت پر کپکپا رہی تھی

"تم میری باتیں سنو گی نا میں نے آج تک اپنے دل کی باتیں کیسی کو نہیں بتائی لیکن میں اپنی ہر بات تمہیں بتانا چاہتا ہو سنو گی نا میری بات" روحان بولا تو مسکان اس کی بات سنتی دھڑکتے دل سے اسے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی مسکان کی آنکھوں میں شکوے کی تحریر پڑھ کے روحان نے گہری سانس چھوڑی اور مسکان کے ساتھ ہی جگہ بناتا بیڈ پر لیٹا اور اسے اپنے حصار میں لیا جبکہ مسکان اس کی حرکت پر سرخ پڑی تھی روحان اس کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ دیکھ کر محفوظ ہوا تھا اب منظر کچھ یوں تھا کہ روحان ہوسپٹل کے بیڈ پر لیٹا مسکان کو آرام سے اپنے حصار میں لیے ہوئے تھے تاکہ اسے درد نہ ہو روحان اس کے سر پر بوسہ دیتا اسے اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔

روحان کو اپنی سینے سے شرٹ گیلی محسوس ہوئی تو اس نے مسکان کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا تو اس کا آنسویوں سے لبریز چہرہ دیکھ کر روحان تڑپ ہی تو گیا تھا روحان اسے جلدی سے بیڈ پر لیٹاتے اس کے اوپر سایہ فگن ہوا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس کی آنکھوں پر شدت سے اپنے لب

رکھے روحان نے آج اعتراف کیا تھا کہ اس کے آنسو روحان کی کمزوری ہے وہ اس کے آنسو نہیں دیکھ سکتا جو وہ ہر ٹائم اس کے آگے بہاتی رہتی ہے

"بس کرو کیوں اپنے آنسو بہا کر مجھے آزماتی ہو " روحان اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا

" اچھا میری بات سنو! " روحان اب اسے پیار سے بچکانے لگا جس کی رو رو کر اب ہچکیاں بندھ چکی تھی مسکان کو واقع ہی روحان کی زندگی کے بارے میں جان کر بہت رونا آ رہا تھا

"اچھا اِدھر دیکھو! میری طرف دیکھو! جب تمہارا بھائی پوچھے گا کہ تم روحان کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا نہیں تو تم کیا کہو گی ؟ " روحان اسے دوسری باتوں میں لگاتے ہوئے بولا جس پر مسکان نے دھکتے دل سے اس کی طرف دیکھا وہ ایسا سوال کیوں پوچھ رہا تھا ؟

"آ آ۔۔آپ۔۔۔ایسا۔۔سوال۔۔کیوں۔کر۔۔رہے ہیں ؟" مسکان نے دھکتے دل سے پوچھا

"تم مجھے میرے سوال کا جواب دو کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہوں گی ؟" روحان اس کے بال سمٹتا ہوا بولا

"جج۔۔جی لل۔لیکن۔۔رخصتی۔۔کے بعد " مسکان نے نظریں جھکا اپنی بات یاد کروا کر کہا تو روحان کے چہرے پر دنیا سے بھرپور مسکراہٹ آئی اس کی معصوم منکوحہ اب کافی شرارتی ہو رہی تھی

"میری جان رخصتی بھی تو کرنی ہی ہے نا ؟" روحان پھر سے اس کے بیڈ پر لیٹ گیا اور اسے اپنے حصار میں لے لیا

" لیکن۔۔ابھی۔۔نہیں نا " مسکان نے منہ بناتے کہا

"تم پھر کب کرنی ہے ؟" روحان اس کا دھیان ہٹانا چاہتا تھا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا تھا

"مجھے۔۔نہیں۔۔پتا۔۔بھائی۔۔کو پتا۔۔ہو گا !" مسکان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کی بات کا کیا جواب دیں جبکہ اس کے جواب پر روحان نے اسے گھورا (رہتا نہیں کہی تمہارا بھائی) جبکہ مسکان کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی جو شاید دوائیوں کا اثر تھا روحان نے اس کی طرف دیکھا جو اپنی آنکھیں بامشکل کھولے ہوئے تھی

"اچھا چلو ٹھیک ہے باقی باتیں کل کریں گے ابھی سو جاؤ تم! " روحان اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا بولا تو مسکان بھی آنکھیں بند کر گئی روحان کو اپنے سینے پر اس کی چھوٹی چھوٹی سانسیں محسوس ہوئی تو بے اختیار اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا

"میری معصوم سی زندگی " روحان اس کے بالوں کو لبوں سے چھوتا خود بھی آنکھیں موند گیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ولید اپنے کمرے میں داخل ہوا تو جیا خود کو کمفرٹر میں چھپائے سونے کی کوشش میں تھی دروازے کھلنے کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں اور زور سے میچی جبکہ ولید ایک نظر اسے دیکھتا ڈریسنگ روم سے اپنا ڈریس لے کر واشروم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ شاور لے کر واپس آیا تو جیا ہنوز ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی ولید جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے لیکن اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بات کریں اسے اپنے رویے پر جی بھر کے شرمندگی تھی وہ آہستہ سے چلتا ہوا بیڈ کی طرف آیا جیا اس کی ہر حرکت محسوس کر سکتی تھی لیکن وہ پھر بھی ویسے ہی لیٹی رہی

****

"مشائم تم خود اکیلی چلی جاؤ نہ پلیز مجھے وہاں لاجا کر کیا کروں گی " منال نے اس بار بے چارگی سے کہا تھا وہ کب سے مشائم کو کہہ رہی تھی کہ اسے نہیں جانا جبکہ وہ اس کی ایک سنے بغیر بس اپنی ہی کہی جا رہی تھی مشائم نے آج اپنے گھر جانے کا ارادہ کیا تھا جس پر وہ منال کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی کیونکہ گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو وہ منال کو گھر پر اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی ویسے بھی اس نے اریب سے اپنی اور منال کی اجازت لے لی تھی لیکن منال تھی جو جانے کا نام بھی نہیں لے رہی تھی وہ بس ایک ہی بات کہی جا رہی تھی مشائم تم چلی جاؤ میرا وہاں کیا کام جو مشائم ایک کان سے سنتی دوسرے کان سے نکال رہی تھی

"یار کیا مسئلہ ہے تمہیں چپ کر کے نہیں چل سکتی میرے ساتھ " مشائم نے اسے مصنوعی غصے سے کہا وہ دونوں نند بھابھی کم اور دوستیں زیادہ تھیں جس پر منال چپ ہو گئ اب اسے ہر حال میں مشائم کے ساتھ جانا ہی پڑنا تھا

"جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ اریب آ ہی رہے ہو گے " مشائم نے کہا تو وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئ جبکہ مشائم بھی اپنی تیاری میں مصروف ہو گئ تھی

ولید اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ جیا ہنوز ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی

"آئی ایم سوری! مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا" ولید اس کے کمفرٹر میں چھپے وجود کو دیکھ کر کہنے لگا جبکہ جیا اس کے منہ سے سوری سنتی آنکھوں میں آنسو لے آئی وہ ایک مضبوط کردار کی مالک لڑکی ہمیشہ اس کی محبت کے آگے کمزور پڑتی تھی اس کے آگے ہمیشہ بچی بنتی تھی وہ جو کیسی کے سامنے رونا اپنی توہین سمجھتی تھی ولید کے آگے چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتی تھی ولید کے زرا سے ہی غصے پر اس کے آنسو گالوں پہ بہنے لگتے تھے اسے ولید کی محبت نے اس قدر کمزور بنا دیا تھا لیکن وہ کمزور بھی صرف اس کے آگے ہوتی تھی باقی دنیا کو تو وہ ناکوں چنے چبواتی تھی وہ صرف ولید کے سامنے ہی ضد اور نخرے کرتی تھی اس کے سامنے ہی روتی اور بچی بنتی تھی اب بھی اس کی زرا سی محبت پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے

"پلیز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں میں نے غلط کہہ دیا تھا لیکن اس ٹائم میں غصے میں تھا اور ویسے بھی تم نے مجھ سے بات چھپائی تھی جس کے لیے مجھے تم سے ناراض ہوا چاہیے لیکن یہاں تم مجھ سے ناراض ہو کر بیٹھی ہو " ولید اس پر ہی نظریں جمائے ہوئے بولا جبکہ بعد میں اس لہجہ تھوڑا شرارتی ہوا تھا جبکہ جیا اس کی بات سنتی اپنے چہرے سے چادر ہٹا چکی تھی وہ ولید کو دیکھنے لگی جو اسے ہی اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا

"میں نے آپ سے چھپایا نہیں تھا بس میں ڈرتی تھی آپ کو ک۔۔۔"جیا روانگی سے بولتی بولتی ایک دم روکی اور ولید کو دیکھا جو آج پھر اپنی آنکھوں میں محبت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ اس کی بات بھیج پر چھوڑنے پر وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جو اپنی نظریں جھکا چکی تھی

"کیوں ڈرتی تھی تم ؟" ولید نے اسے بازوں سے پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھایا

"مم مجھے نہیں پتا مجھے نیند آ رہی ہے " جیا لڑکھڑاتی آواز میں بولتی جلدی سے پھر لیٹ گئی جبکہ ولید حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسے بلکل جیا کی سمجھ نہیں آ رہی تھی

"اٹھو اور اپنی بات مکمل کرو "ولید اسے بازو سے پکڑ کر پھر سے اٹھاتے ہوئے بولا جبکہ جیا اب بری طرح کنفیوز ہو رہی تھی

"مم۔۔مجھے کو ک۔۔کھونے سے ڈر لگتا تھا " جیا جلدی سے کہتی پھر سے اپنے چہرے تک کمفرٹر لیتی لیٹ گئی

جبکہ ولید اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی بات سمجھ آنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی تو وہ ان ڈائریکٹ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی جبکہ ولید کو اب اس کے منہ سے مکمل اظہار سننا تھا ولید نے آہستہ سے اس کے چہرے پر کمفرٹر ہٹایا جبکہ اس کی حرکت پر وہ اپنی آنکھیں زور سے میچ گئی تھی ولید نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی

"تم کہنا کیا چاہ رہی ہو مجھے تمہاری بلکل سمجھ نہیں آئی ؟"ولید اس پر سایہ فگن ہوئے بولا جبکہ جیا اپنی بات پر اب بچھتا رہی تھی

"مجھے نہیں پتا پیچھے ہٹے مجھے سونے دیں " جیا ناراضگی سی کہتی اپنا چہرہ پھیر گئی اسے ابھی تک ولید کی باتیں بھولی نہیں تھی

"اچھا سوری نا میں کان پکڑ کر سوری بولتا ہو بس اس بار معاف کر دو " ولید اب بھی اس کی ناراضگی کو بھاتے ہوئے بولا اور باقاعدہ اس نے اپنے کانوں کو بھی ہاتھ لگا لیا تھا جس پر جیا نے جلدی سے اس کے کانوں سے ہاتھ ہٹائے لیکن چہرے پر اب بھی سنجیدگی تھی

"میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے لیکن مجھے آپ کا رویہ نہیں بھول رہا " جیا نے بھرائی آواز میں کہا کوئی اسے اس وقت دیکھ لیتا تو اپنی آنکھوں پر یقین نہ کر پاتا کہ یہ وہی بے رحم لڑکی ہے

"پلیز نہ یار مجھے اس وقت سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں کیا کروں اوپر سے مسکان کی حالت دیکھ کر میں اور زیادہ ٹوٹ گیا تھا بس مجھے نہیں پتا چلا میں کیا بول رہا ہو " ولید نے اب اس کے ماتھے پر

لب رکھتے ہوئے کہا تو جیا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کے بالوں میں جزب ہوئے اب ولید اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ رہا تھا

"سوری فور ایوری تھنگ ' پلیز فور گیو می " ولید اب اس کے بائیں گال پر اپنے لب رکھتا ہوا شدت سے بولا

"مم۔۔میں نے۔معاف۔۔کر دیا ہے " جیا اب اس کی قربت پر گھبرانے لگی تھی اس لیے لڑکھڑاتے ہوئے بولی

" تھینکیو جانِ ولی " ولید نے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھے

"چلے۔۔پیچھے۔ہٹے مجھے اب نیند آ رہی ہے " جیا اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی جب ولید نے کروٹ بدلتے اسے اپنے سینے پر گرایا جیا تو اس اچانک افتادگی پر بوکھلا گئی تھی

"چلو بتاؤ تمہیں مجھے کھونے سے ڈر لگتا ہے ؟" ولید اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا جس پر جیا نے جلدی سے اپنی نظریں جھکائی اور ہاں میں سر ہلایا

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو ؟" ولید اب اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا جبکہ اس کے سوال پر وہ سٹپٹائی تھی

"مم۔۔مجھے۔نیند۔۔۔جیا ابھی اپنا جملہ مکمل کرتی جب ولید نے اسے گھورا

"میرے سوال کا جواب دو " ولید مصنوعی غصے سے بولا

"مجھے نہیں پتا مجھے آپ سے محبت ہے یا نہیں لیکن مجھے آپ کو کھونے سے ڈر لگتا ہے مجھے آپ کی ناراضگی سے ڈر لگتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہی آپ بدل گئے تو میرا کیا ہو گا مجھے کبھی بھی محبت پر یقین نہیں تھا اور نا ہی مجھے پتا ہے کہ یہ کیا ہوتی ہے لیکن میں بس اتنا جانتی ہو مجھے آپ کے ساتھ جینا ہے اور میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی میں آپ کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی جب میں یہ سوچتی ہو تو میری روح کانپ جاتی ہے اور اگر یہ محبت ہے تو مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے" جیا کب سے بھرائی ہوئی آواز میں بولتی ہی چلی جا رہی تھی جبکہ ولید بنا پلک جھپکے اسے سن رہا تھا اسے جیا سے اس طرح کے اظہار کا اندازہ نہیں تھا ولید بے اختیار ہوتا اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا وہ اس کی محبت اور نہیں سن پایا تھا جبکہ جیا جو کچھ اور کہا چاہتی تھی اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے اور وہ حیران نظروں سے ولید کو دیکھنے لگی ولید نے اس کے لبوں کو آزاد کرتے کمرے کی لائٹ اوف کی تھی اور اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپایا تھا

منال اور مشائم مشائم کے گھر آ گئی تھی اریب انہیں چھوڑ کر خود آفیس چلا گیا تھا اب وہ دونوں وہاں بیٹھی ہوئی تھی منال تو مشائم کو گھوریوں سے نواز رہی تھی جو اسے زبردستی یہاں لے کر آئی تھی جبکہ مشائم اس کی گھوریوں کو نظر انداز کیے اپنی ماما سے باتوں میں مصروف تھی اس وقت لاؤنج میں مشائم کی اور احسن کی ماما ہی موجود تھی وہ وقفے وقفے سے منال سے بھی کچھ پوچھ لیتی تھی جس پر

منال بھی مسکراتے ہوئے جواب دے دیتی انہیں منال پہلے ہی بہت عزیز تھی لیکن جب سے قاسم صاحب نے اسے احسن کے لیے چنا تھا وہ انہیں اور بھی زیادہ عزیز ہو گئ تھی ان کے گھر کے علاوہ یہ بات اور کسی کو بھی نہیں پتا تھی منال اب وہ یہاں بیٹھے ہوئے بور ہو رہی تھی

"چلو منال تمہیں گھر دیکھاتی ہو " مشائم اس کی بوریت محسوس کرتی اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی بولی تو منال بھی اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے پیچھے چلنے لگی مشائم اسے اپنے کمرے میں لے کر آئی

"تم بیٹھو میں کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں " مشائم اسے کمرے میں بیٹھاتی ہوئی بولی تو منال نے بھی ہاں میں سر ہلایا جس پر مشائم کمرے سے باہر نکل گئی

منال مشائم کے جانے کے بعد اس کے روم کا جائزہ لیے لگی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوتی وہ مشائم کا برش اٹھاتی اپنے بالوں پر پھیرنے لگی جبکہ ڈوبٹا اس نے سائڈ پر رکھ دیا تھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟" منال اس آواز پر اچانک سے مڑتی ہوئی دروازے کی طرف دیکھنے لگی

****

روحان کی صبح آنکھ کھولی تو مسکان اس کے سینے پر سر رکھے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت لیے سو رہی تھی روحان کو یہ صبح اپنی زندگی کی سب سے حسین صبح لگی تھی جو اس وقت اس کی باہوں میں اس کی شریکِ حیات سوئی ہوئی تھی اور شریکِ حیات بھی ایسی جو اس کی کل کائنات تھی روحان ٹکٹکی باندھے کب سے اس کے حسین چہرے کا طواف کیے جا رہا تھا لیکن مسکان آج کافی گہری نیند میں

سوئی ہوئی تھی جو اس کی نظروں کی تپش سے بھی نہیں اٹھی تھی روحان نے آہستہ سے اپنے سائڈ دراز سے موبائل اٹھایا اور اس کا فرنٹ کیمرہ اوپن کیا روحان اپنا ہاتھ دور لے جاتے اس کے بالوں پر بوسہ دیتے فوٹو لے گیا روحان نے موبائل اپنے سامنے کیا تو وہاں مسکان اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی جبکہ روحان اس کے بالوں پر بوسہ دے رہا تھا وہ فوٹو اتنی خوبصورت آئی تھی کہ روحان کو لگا کہ اس نے آج سے پہلے اتنی خوبصورت اور کیوٹ فوٹو آج تک نہیں دیکھی روحان نے بے ساختہ اپنے موبائل پر موجود اس فوٹو پر اپنے لب رکھے تھے اور اس فوٹو کو میرال (جیا) کے نمبر پر سینڈ کر کے موبائل سائڈ پر رکھا اور مسکان کی طرف دیکھا جو ابھی بھی گہری نیند میں تھی روحان نے گھڑی کی طرف دیکھا تو آٹھ بج چکے تھے مطلب کوئی بھی آ سکتا تھا

"اٹھ جاؤ میری جان " روحان اس کے کان کے قریب جھکتا ہوا سرگوشی نما آواز میں بولا لیکن مسکان ٹس سے مس بھی نہیں ہوئی روحان نے گہری سانس بھری اور آرام سے اسے اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کا سر تکیے پر رکھ گیا مسکان نے کسمساتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی تھی لیکن پھر سو گئی روحان اس کی حرکت پر مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلا گیا اور خود بیڈ سے اٹھا اور اس کمرے میں ہی موجود واشروم کی طرف بڑھ گیا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟" احسن جو آج آفیس نہیں گیا تھا وہ اپنے کمرے سے نکلتا ہوا نیچے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کی نظر مشائم کے روم کی طرف اٹھی جو کھولا پڑا تھا احسن نے اپنے قدم اس طرف بڑھائے تو سامنے ہی منال اپنے بالوں میں برش کرتی نظر آئی احسن اسے یہاں دیکھ کر حیران ہوا تھا وہ صبح صبح یہاں کیا کر رہی تھی جبکہ منال اس سے بے خبر اپنے بال بنانے میں مصروف تھی جب اس کی آواز پر چونکتی ہوئی مڑی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں احسن رف سے حلیے میں بلیک ٹراوزر کے ساتھ بلیک ہی شرٹ پہنے ہوئے تھا بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے وہ اس رف سے حلیے میں بھی انتہائی ہینڈسم لگ رہا تھا منال ٹکٹکی باندھے اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب احسن نے اس کی طرف قدم بڑھائے تو اسے ہوش آیا اور جلدی سے اپنا ڈوبٹا اٹھاتی اپنے سر پہ اوڑھا

"آ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟" منال نے تھوڑا غصے میں پوچھا تھا اس کے مطابق منال جہاں بھی ہوتی تھی احسن وہاں ہی پہنچ آتا تھا اس لیے منال آج تھوڑا غصے میں بولی جبکہ احسن نے اس کی بات پر اپنا ایک آئبرو اچکایا تھا

"میڈیم شاید تم بھول رہی ہو تم اس وقت میرے گھر میں کھڑی ہو تو اس کے مطابق یہ سوال مجھے تم سے کرنا چاہیے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟" احسن اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہوتا بولا

" یہ گھر آپ کا ہو گا لیکن یہ روم آپ کا نہیں ہے جو آپ یہاں آ گئے ہیں " منال میں آج ہمت پتا نہیں کہاں سے آ گئی تھی جو وہ اس طرح پہلی بار احسن سے بنا ڈرے بات کر رہی تھی جبکہ احسن

تو اس کی ہمت پر حیران تھا جو ہر ٹائم اس کے آگے آنسو بہاتی رہتی تھی وہ آج اس کے سامنے کھڑی اسے ہی سنائے جا رہی تھی احسن بنا اس کا جواب دیے ایک قدم اس کی طرف بڑھا تو منال جلدی سے چار قدم پیچھے ہٹی

"کک۔۔کیا۔۔ہے۔جائیں۔۔آپ۔۔یہاں۔سے" منال اپنی ازلی حالت میں واپس آگئی تھی وہ جو کب سے احسن کو باتیں سنائے جا رہی تھی اب پھر سے ڈرتی ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ احسن نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی وہ کب سے پہلی والی منال کو مس کر رہا تھا جو ہمیشہ اس کے سامنے ڈرتی رہتی تھی اور اب وہی منال واپس آگئی تھی احسن نے سنجیدہ ہوتے اسے دیکھا جو اب گھبرائی ہوئی کھڑی تھی

"کیا کر رہی ہو تم اور کس کے ساتھ آئی ہو ؟" احسن نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا تھا جبکہ منال اس کے سوال پر اسے ایک عدد گھوری سے نوازتی جلدی سے نظریں جھکا گئی

"تمہیں کیا مسئلہ ہے میں جس کے ساتھ مرضی آؤں جہاں مرضی جاؤں آیا بڑا" منال نے یہ بات دل میں سوچی تھی مقابل کو بتانے کی اتنی ہمت نہیں تھی

"کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے بہری ہو گئ ہو ؟" احسن اسے ہنوز خاموش کھڑے دیکھ کر تھوڑا غصے سے بولا

"م۔میں مشائم۔۔بھابھی۔۔کے ساتھ۔۔آئی تھی" منال اسے غصے میں دیکھتی جلدی سے بولی (پتا نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو) منال دل میں بولی

"کس کے ساتھ آئی تم دونوں ؟" احسن اب بھی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جبکہ اس کا حق جتانا منال کو غصہ دلا رہا تھا

"آپ کو کیا ہے میں جس کے ساتھ مرضی آؤں" منال نے اس بار تنگ آ کر پوچھ ہی لیا تھا

"زیادہ زبان نہیں چل رہی آج تمہاری؟" احسن نے اس گھورتے ہوئے کہا

"دیکھیں۔۔"منال ابھی اپنی بات مکمل کرتی جب احسن نے اس کی بات کاٹی

"ہاں دیکھاؤ کیا دیکھانا چاہتی ہو" احسن اس بار شرارت سے بولا

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی" منال یہ کہتی وہاں سے جانے لگی تھی جب مشائم کمرے میں آئی اور ان دونوں کو حیران نظروں سے دیکھنے لگی

"احسن بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟" مشائم آگے آتی ہوئی بولی

"وہ میں یہاں سے گزر رہا تھا تو کمرہ کھولا دیکھا اس لیے میں دیکھنے آ گیا" احسن اپنا کان کھجاتا بولا تو مشائم نے منال کی طرف دیکھا جو گھبرائی ہوئی سی کھڑی تھی

"جی احسن بھائی وہ آج اریب کے ساتھ ہم یہاں آئیں تھیں" مشائم نے کہا تو احسن نے منال کی طرف دیکھا جو مشائم کی بات سنتی نظریں جھکا گئی

"چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہو اللہ حافظ ! " احسن یہ کہتا وہاں سے نکل گیا

" کیا بات کر رہے تھے احسن بھائی تمہارے ساتھ " مشائم منال کے پاس آتے ہوئے بولی

"کک۔۔کچھ نہیں " منال گھبراتے ہوئے بولی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ مشائم کو کیا جواب دے جبکہ مشائم اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

" کھانا نہیں لائی تم ؟" منال نے بات بدلتے ہوئے کہا تو مشائم بھی اس کی بات کا جواب دینے لگی

ایک ہفتے بعد۔۔۔

مسکان کو اس ایک ہفتے میں ڈسچارج کروا کر گھر لے آئے تھے اب وہ کافی بہتر تھی سب نے ہی اس کا بہت خیال رکھا تھا جیا بھی ہر ٹائم اس کے کمرے میں موجود رہتی تھی مشائم اور منال بھی آتی رہتی تھی جیا نے روحان کی بھیجی ہوئی تصویر پر اسے ڈھیروں غصے والے میسج بھیجے تھے لیکن دل میں ماشاءاللہ ضرور کہا تھا جبکہ روحان اس کے میسج پڑھتا مسکرا کر رہ گیا روحان روز مسکان کے گھر آتا تھا اس کا تو دل کرتا تھا کہ وہ مسکان کو بس اپنے ساتھ رکھے لیکن یہ بس وہ ابھی سوچ ہی سکتا تھا

آج اریب کے والدین نے بھی عمرے سے آنا تھا جس پر گھر کو ہلکا پھلکا سجایا گیا تھا اریب ولید احسن اور مشائم کے والد صاحب انہیں لینے کے لیے ائیر پورٹ گئے ہوئے تھے باقی سب فیملی اریب کے گھر موجود تھی

اریب لوگوں کی گاڑیاں گھر کے باہر روکی تو گھر میں موجود سب خواتین نے ان پر پھولوں کی برسات کی تھی اریب کے والدین کے گلے میں پھولوں کے ہار موجود تھے سب کے چہروں پر خوشی تھی روحان سے لے کر مسکان تک سب ہی یہاں موجود تھے

اس وقت سب بڑے ایک سائڈ پر موجود تھے جن میں ولید اریب روحان اور احسن بھی موجود تھے جبکہ لڑکیاں ایک سائڈ پر موجود تھی

"بھائی صاحب ڈیڑھ ماہ پہلے ہم نے کچھ وعدہ کیا تھا جیسے اب نبھانے اور بتانے کا وقت آگیا ہے "

احسن کے والد قاسم صاحب اریب کے والد کو بولے جس پر وہ مسکرایا تھا جبکہ باقی سب حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں

"جی جی جانتا ہوں مجھے بھی اب اپنا فرض نبھانا ہے مجھے منظور ہے احسن اور منال کا رشتہ آپ کوئی تاریخ رکھ لیں " اریب کے والد بولے تو سب سے پہلے تو احسن پر گھر کی چھت گری تھی وہ حیران نظروں سے اپنے والد کو دیکھ رہا تھا

جب اریب اور مشائم کی منگنی ہوئی تھی اس دن ہی قاسم صاحب نے احسن کے لیے منال کو پسند کر لیا تھا اور انہوں نے وہ بات اریب کے والد کو بھی بتائی تھی جس پر انہوں نے خوش دلی سے قبول بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ عمرے سے آنے کے بعد یہ سب طہ کریں گے اور یہ بات ان دونوں کے بھیج میں ہی تھی اور آج وہ وقت آ گیا تھا جب وہ اپنا وعدہ نبھا رہے تھے

"بیٹا آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے " اریب کے والد نے اریب سے پوچھا جو پہلے تو کافی حیران تھا لیکن اسے اپنی بہن کے لیے احسن ایک بہترین انتخاب لگا تھا پہلے اسے ہوتی تھی احسن سے جیلسی لیکن اب سب کچھ ٹھیک تھا اور احسن واقع ہی ایک اچھا لڑکا تھا

"جی بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے " اریب نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہی مسکرائے سب کو یہ رشتہ منظور تھا

"ٹھیک ہے پھر ہم اس جمعہ کو بچوں کا فرض نبھاتے ہیں " قاسم صاحب بولے تو سب کے چہرے پر خوشی آئی تھی

"اگر آپ لوگ اپنا فرض نبھا رہے ہیں تو پھر میں بھی اپنا فرض نبھاتا ہوں میں بھی اس جمعہ کو ولید کے ولیمے کے ساتھ ساتھ مسکان کی رخصتی بھی رکھتا ہو " ولید کے والد بولے تو روحان آنکھیں بڑی کیے شفیق صاحب کو دیکھنے لگا اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا یہ سب کچھ اتنی آسانی سے ہو جائے گا روحان کا دل کیا شفیق صاحب کو گلے لگا لے جو اس کی دل کی بات زبان پر لے آئے تھے جبکہ ولید

اپنے باپ کا چہرہ ہی دیکھتا رہ گیا چلو اپنے ولیمے کا تو ٹھیک تھا لیکن یہ بیچ میں مسکان کی رخصتی کہاں سے آ گئی تھی ولید نے غصے سے روحان کو گھورا جو آنکھوں میں چمک لیے بیٹھا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا

"اس سے اچھی اور بھلا کیا بات ہو سکتی ہے" سب ہی خوش تھے لیکن احسن اور روحان کی خوشی سب سے الگ تھی

****

منال کو تو جب سے اپنے رشتے کے بارے میں پتا چلا تھا وہ بلکل ساکت ہو چکی تھی اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اس کے دل میں بھی احسن کے لیے فیلینگز تھی لیکن اس نے یہ بات اپنے دل میں ہی رکھی تھی اور اب اس طرح اچانک سے اس کی شادی احسن کے ساتھ رکھ دی گئی تھی وہ بھی اتنی جلدی اسے بلکل یقین نہیں آ رہا تھا منال کب سے اپنے کمرے میں بیٹھی احسن کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی جبکہ چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

"اوہو یہاں تو مسکرایا جا رہا ہے" مشائم اس کے کمرے میں آتی ہوئی بولی جبکہ منال اس کی آواز سنتی گڑبڑائی

"کیا سین ہے بھئی؟" مشائم اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتی بولی

"کک۔کیسا ۔۔ سین " منال ناچاہتے ہوئے بھی لڑکھڑائی تھی

"ہمارے پیچھے پیچھے تم نے اتنا سب کچھ کر لیا اور ہمیں کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دی " مشائم اسے آنکھ ونک کرتے ہوئے بولی جس پر منال کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ بکھرے تھے

"قسمیں مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا تھا " منال نے اپنی صفائی دی تھی جس پر مشائم مسکرائی اور اسے گلے سے لگایا

"میں بہت خوش ہو تمہاری زندگی میں ایک بہترین ہمسفر آنے والا ہے " مشائم مسکراتی ہوئی بولی جس پر منال بھی مسکرائی

\-----------------

اریب اپنے کمرے میں آفیس کے کام پر بیزی تھا جب مشائم اس کے لیے چائے لے کر آئی

"یہ لیں آپ کی چائے " مشائم اس کے سامنے ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے بولی تو اریب بغیر اس کی طرف دیکھے تھینکس بولتے چائے اٹھا کر پینے لگا جس پر مشائم جل بھن کر رہ گئی تھی وہ اسے اگنور کر رہا تھا اور اب کہاں مشائم اس کی اگنوریس برداشت کر سکتی تھی اسے اریب نے اتنی محبت دی تھی کہ وہ پہلے سے زیادہ نخرے اور غصے والی ہو گئ تھی اسے اریب کی محبت نے ضدی بھی بنا دیا تھا اب وہ اریب کی اتنی سی بھی اگنوریس برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ اریب کو غصے سے گھورتی

ڈریسنگ روم سے اپنا ڈریس لے کر واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی اور واشروم کا دروازہ اتنی زور سے لگایا تھا کہ اریب کو گردن اٹھا کر دیکھا ہی پڑا

"اب اسے کیا ہو گیا ؟" اریب اس کے ری ایکشن پر سوچ کر رہ گیا وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھی جب بھی وہ اریب سے ناراض ہوتی چیزوں کو ایسے ہی زور زور سے مارتی تھی اریب کو اس سب کی اب عادت ہو گئ تھی اریب اپنا لیپ ٹوپ سائڈ پر رکھتا چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا اور نظریں واشروم کے دروازے پر ٹکا لی جہاں اس کی ضدی بیوی غصے سے گئ تھی اور اریب اس کے غصے کی وجہ ڈھونڈ رہا تھا

تھوڑی دیر بعد مشائم چینج کر کے باہر آئی اور اریب کو مکمل اگنور کرتی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہو گئ اریب اس کی حرکت پر آئبرو اچکا کر اس کی طرف دیکھنے لگا جو اسے مکمل اگنور کیے اپنے بالوں کو برش کر رہی تھی وہ ایسی ہی تھی اس کی تھوڑی سی اگنوریس پر وہ خود منہ بنا کر بیٹھ جاتی تھی جیسا وہ اب کر رہی تھی

"اب اس بندہِ بشر نے کیا کر دیا ہے جو اس کی بیوی اس سے اتنی ناراض ہو گئ ہے ؟" اریب اس کے پیچھے کھڑا ہوتا بولا اب ڈریسنگ مرر پر دونوں کا عکس ایک خوبصورت کپل لگ رہا تھا مشائم نے اس کی بات پر منہ بنا کر ہئیر برش ڈریسنگ مرر پر رکھا تھا اور گھوم کر اس کے مقابل کھڑی ہوئی اور

اسے غصے سے گھورنے لگی اس کے ایکسپریشن اتنے کیوٹ تھے کہ اریب کو ہنسی آنے لگی لیکن وہ اس وقت ہنس کر اپنی بیوی کو اور ناراض نہیں کر سکتا تھا

"کون سا ایسا ضروری کام تھا جو آپ نے مجھے ایک دفعہ بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا " مشائم منہ بناتی ہوئی بولی تھی جس پر اریب کو اپنا تھوڑی دیر پہلے والا منظر یاد آیا

"ارے میری جان ! وہ تو میں آفیس کا کام کر رہا تھا اور تمہیں میں نے کیوں نہیں دیکھا میں بھلا اپنی بیوی کو دیکھے بغیر رہ سکتا ہو " اریب اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا

"ایسا بھی کیا کام " مشائم اب بھی غصے میں بولی تو اریب نے اس کے دونوں گال پر باری باری اپنے لب رکھے جبکہ مشائم جو اس سے اور لڑنے کی خواہش پر تھی اس کی جسارت پر سرخ پڑی تھی اس نے لرزتی پلکوں کے ساتھ اریب کی طرف دیکھا تھا

"بس میری جان اب آئندہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے میری بیوی مجھ پر غصہ ہو " اریب نے مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے جس پر مشائم نے اسے کندھوں سے تھاما تھا اریب اس سے جدا ہوتا اسے باہوں میں اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھ چکا تھا

\-

ایک ہفتے بعد۔۔۔

آج منال اور احسن کی شادی کا دن تھا دوسری طرف ولید اور جیا کا ولیمہ تھا ساتھ مسکان کی رخصتی تھی ان سب کے لیے انہوں نے ایک ہوٹل بک کروایا تھا

جیا منال اور مسکان ہوٹل کے برائڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھی جیا نے اس وقت سکائے بلیو کلر کی پاؤں کو چھوتی میکسی ڈالی ہوئی تھی جس پر وائٹ کلر کے سٹون لگے ہوئے تھے بالوں کی سٹائل سی چھٹیا بنا کر اسے اپنے کندھے پر ڈالا ہوا تھا جس پر وائٹ کلر کے پھول لگائے ہوئے تھے بالوں پر بھاری سکائے بلیو کلر کا ہی ڈوبٹا لیا ہوا تھا جو اس کی میکسی کے ساتھ نیچے کی طرف جا رہا تھا چہرے پر خوبصورتی سے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا وہ اس وقت بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا

منال اور مسکان نے سیم لہنگے ڈالے ہوئے تھے بس کلر کا تھوڑا سا ڈیفرینس تھا منال کا سکن اور ریڈ کلر کا لہنگہ تھا جبکہ مسکان کا بلیڈ ریڈ کلر کا تھا مسکان اس لہنگے میں کوئی چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی چہرے پر ہلکہ سا میک اپ جبکہ ہونٹوں پر بلیڈ ریڈ کلر کی لپ سٹک لگائی ہوئی تھی اس نے دلہنوں والا میک اپ نہیں کروایا تھا بس ہلکا سا ہی تھا اور وہ اس میں بھی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سب ماشاءاللہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے تھے جیا نے تو باقاعدہ اس کے کان کے پیچھے کاجل لگایا تھا

منال بھی انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی چہرے پر دلہنوں کے لحاظ سے کم ہی میک اپ تھا انہیں میک اپ ویسے ہی نہیں پسند تھا اس لیے انہوں نے باقاعدہ کہہ کر اپنا میک اپ ڈیسینٹ رکھوایا تھا وہ تینوں

دلہنوں کے روپ میں کوئی آسمان سے اتریاں پریاں ہی لگ رہیں تھیں جبکہ مشائم ان تینوں سے ڈیفرینس سلور کلر کی شوٹ فراق کے نیچے ڈارک بلیو شرارہ پہنے ہوئے تھی بالوں کو کرل کر کے کھولا چھوڑا ہوا تھا چہرے پر ہلکا سا میک اپ تھا وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

وہ چاروں اس وقت برائڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھی

روحان اور احسن نے اس وقت وائٹ کُرتے پر ڈفرینٹ شروانی کے کلر ڈالے ہوئے تھے احسن نے سکن شروانی جبکہ روحان نے مہرون کلر کی شروانی ڈالی ہوئی تھی دونوں ہی اس وقت بہت ہینڈسم لگ رہے تھے ولید نے اس وقت سکائے بلیو کلر کا فور پیس ڈالا ہوا تھا جو جیا کی میکسی کے ساتھ میچنگ تھا اریب نے اس وقت بلیو کلر کا ڈیزر سوٹ ڈالا ہوا تھا وہ سب لڑکے اس وقت اتنے ہینڈسم لگ رہے تھے کہ لڑکیاں تو انہیں دیکھ کر ہی رہ جاتی تینوں کے لیے الگ الگ سٹیج تھا جہاں وہ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر میں نکاح شروع ہونا تھا

نکاح ہو چکا تھا لڑکیوں کو سٹیج پر لایا جا رہا تھا منال کو مشائم نے پکڑا ہوا تھا جبکہ مسکان اور جیا کو سعدیہ اور صائمہ بیگم اور ساتھ مسکان کی کچھ کزنوں نے پکڑا ہوا تھا احسن نے آگے بڑھتے منال کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے سٹیج پر بیٹھا ولید اور روحان بھی اپنی اپنی بیویوں کو لیے سٹیج پر بیٹھے تھے

منال تو احسن کے ساتھ باقاعدہ بیٹھی کانپ رہی تھی جبکہ احسن کے چہرے پر ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی وہ

اپنے رب کا جتنا بھی شکریہ ادا کرتا کم تھا اس کے رب نے اسے اس کی محبت نہیں دی تھی لیکن محبت سے محروم بھی نہیں رکھا تھا جس کا ثبوت اس کے ساتھ بیٹھی اس کی شریکِ حیات تھی

مسکان روحان کے ساتھ بیٹھی ہوئی کوئی حور ہی لگ رہی تھی ان کی جوڑی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سب ہی انہیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے تینوں جوڑیاں کمال کی تھی لیکن روحان اور مسکان کی جوڑی کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی

"میں نے کہا تھا نا کہ میں جلدی رخصتی کروا لو گا" روحان آہستہ آواز میں مسکان کے کان کے قریب جھک کر بولا جس پر مسکان تھوڑا سا اس سے دور ہوئی تھی

"مم۔مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ سب آپ نے کیا ہے" مسکان اس کی بات پر منہ بناتی ہوئی بولی جس پر روحان مسکرایا

جیا ولید کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ چہرے پر ہلکا ہلکا پسینہ تھا وہ بار بار اپنے ہاتھ سے اپنے ماتھے پر موجود پسینے کو صاف کر رہی تھی جب ولید نے اس کی طرف دیکھا

"کیا ہوا ہے تمہیں ؟" ولید اس کی طرف دیکھتے ہوئے فکر مندی سے بولا جس پر جیا ہلکا سا مسکراتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی

"کچھ نہیں ہوا " جیا ہلکی آواز میں بولی جبکہ اس کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

"پکا نا کچھ نہیں ہوا " ولید اب بھی فکر مند تھا جس پر جیا نے ہاں میں سر ہلایا تو ولید نے گہری سانس بھری اسے جیا کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی لیکن ابھی وہ خاموش ہو گیا

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا منال کو پہلے رخصت کرنا تھا منال اپنی ماما بابا کے گلے لگی آنسو بہا رہی تھی جب اریب نے اسے گلے لگایا جس پر منال اور رونے لگی اریب بھی ضبط سے کھڑا تھا

"بس میری جان ایسے نہیں روتے اللہ تمہیں خوش رکھے " اریب اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہوا بولا بعد میں وہ سب سے ملی اور پھر احسن کی گاڑی میں بیٹھی منال کی رخصتی ہو چکی تھی سب کی ہی آنکھوں میں آنسو تھے

پھر مسکان کی رخصتی ہوئی جس پر سب ہی آنسو بہا رہے تھے مسکان کی ماما اسے گلے سے لگائے روئے جا رہی تھی مسکان کی آنکھوں میں آنسو دریا کی طرح بہ رہے تھے جس پر روحان بس ضبط کیے کھڑا تھا جیا بھی سٹیج سے اتری ہوئی مسکان کو رخصت کرنے آئی ہوئی تھی ابھی وہ واپس پیچھے جاتی جب اسے اپنا سر چکراتے ہوئے محسوس ہوا جیا نے اپنے سر کو اپنے ہاتھ سے تھاما ابھی وہ نیچے گرتی جب ولید جو اس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جلدی سے اسے تھاما سب حیران و پریشان جیا کو دیکھنے لگے

****

سب اس وقت ہوسپیٹل میں موجود تھے ولید بے چینی سے ادھر سے اُدھر چکر لگا رہا تھا سب ہی پریشان تھے ولید کو تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا ہوا ہے ابھی تو جیا بلکل ٹھیک تھی تو ایسے اچانک سے بے ہوش ہونا ولید کا دماغ پھٹنے لگا تھا مسکان تو بس رونے والی ہو گئ تھی اس وقت ان کی پوری فیملی ہوسپیٹل میں موجود تھی اریب کو ولید نے بڑی مشکل سے روکا تھا ورنہ وہ بھی آنا چاہتا تھا ڈاکٹر اندر جیا کا چیک اپ کر رہی تھی ولید بار بار دروازے کی طرف دیکھتا جہاں جیا موجود تھی

"ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری بیوی کو ؟ وہ ٹھیک تو ہے نا ؟ پلیز جلدی بتائیں ؟؟" ولید ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھ ایک سانس میں کتنے سوال کر گیا جس پر ڈاکٹر مسکرا کر رہ گئ

"Relax Mr Waleed, she is alright, And congrats you are going to be a father"

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا تو ولید حیران رہ گیا جبکہ باقی سب کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئ تھی ولید جو ابھی تک حیران کھڑا تھا اسے روحان نے اپنے گلے لگایا جس پر ولید بھی ہوش میں آیا وہ باپ بننے والا تھا یہ احساس کتنا نرالا ہوتا تھا کوئی اس وقت ولید سے پوچھتا اسے اپنے دل میں عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا

"بہت بہت مبارک ہو آپ کو ولید بھائی " روحان کی آواز میں خوشی ہی خوشی تھی مسکان بھی مسکراتی ہوئی اپنے بھائی کے گلے لگی تھی آخر کار وہ بھی تو پھپھو بن رہی تھی سب ہی ولید کو مبارکباد دے رہے تھے

"کیا میں اپنی بیوی سے مل سکتا ہو ؟" ولید نے بے چینی سے ڈاکٹر سے پوچھا

"جی جب انہیں ہوش آیا آپ لوگ مل سکتے ہیں ابھی انہیں ہوش نہیں آیا " ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی وہاں سے چلے گئی تھی تو ولید نے اوپر کی طرف دیکھ کر شکر الحمداللہ کہا تھا جس کا رب اسے اتنی بڑی نعمت سے نواز رہا تھا سب ہی بے حد خوش تھے شفیق صاحب نے تو صدقے کے کتنے ہی پیسے دے دیے تھے جبکہ مٹھیاں الگ سے پورے ہوسپٹل میں بانٹی جا رہی تھی

جیا کو ہوش آیا تو سب ہی اس کے کمرے میں موجود تھے صائمہ بیگم نے آگے بڑھتے اپنی بیٹی کو اپنے گلے سے لگا کر اس کے ماتھے کو چوما تھا جس پر جیا حیران ہو رہی تھی

"ماما کیا ہوا ہے میں ٹھیک ہو آپ پریشان نا ہو " جیا آہستہ آواز میں بولی تھی جس پر صائمہ بیگم مسکرائی

"مبارک ہو میری جان میں نانو بننے والی ہو " صائمہ بیگم نے دوبارہ سے اس کے ماتھے کو چوما جبکہ جیا حیران ہوئی تھی اب وہ بچی تو تھی نہیں جو اسے سمجھ نہیں آئی اس نے حیران ہوتے ولید کی طرف

دیکھا جو سائڈ پر کھڑا اسے ہی محبت سے دیکھ رہا تھا جیا اس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دیکھ کر اپنی نظریں جھکا چکی تھی اب اسے سب سے شرم محسوس ہو رہی تھی سب ہی باری باری اسے مبارکباد دے رہے تھے جس پر جیا سرخ پڑتی نظریں جھکائی بیٹھی تھی ولید ابھی تک ایک سائڈ پر ہی کھڑا تھا سب اسے دعائیں دیتے کمرے سے باہر نکل گئے جب ولید چلتا ہوا جیا کے پاس بیٹھا اور بنا کچھ کہے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جس پر جیا کی پلکیں بھیگی تھی یہ خوشی ہی کتنی اچھی ہوتی ہے

"میں بہت بہت خوش ہو جانِ ولی میرے پاس الفاظ نہیں ہے اپنی خوشی ظاہر کرنے کے لیے " ولید اسے زور سے گلے لگاتے ہوئے بولا جس پر جیا نے بھی اس کی کمر پر اپنے بازوں ٹکائے تھے مطلب اس نے بھی اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی ولید اس کی حرکت پر مسکرایا تھا ولید نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے باہر نکالنا چاہا جس پر جیا اور اس کے سینے میں گھسی

"مجھے اپنا چہرہ تو دیکھنے دو ؟" ولید اس کی حرکت پر مسکراتے ہوئے پھر سے اس کا چہرہ باہر نکالنے کی کوشش کی

"نن۔۔ نہیں مم۔۔ مجھے۔۔۔ شرم۔۔ آرہی۔۔ ہے " جیا اپنا چہرہ اس کے سینے کے اندر گھساتی ہوئی بولی جبکہ ولید اس کی بات پر مسکرا کر رہ گیا ولید دوبارہ سے اس کے بالوں پر لب رکھتا اسے زور سے گلے سے لگا کر آنکھیں موند گیا

\-----------------

منال اس وقت احسن کے کمرے میں موجود اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی چہرے پر گھوگھٹ تھا ہتھلیاں پسینے سے بھیگ رہی تھی اسے آج پتا نہیں کیوں بہت گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی جب احسن کمرے کا دروازہ بند کرتا اس کی طرف بڑھا

اسلام علیکم! احسن اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا جس پر منال نے ہلکا سا سر ہلا کر جواب دیا تھا جبکہ چہرے پر گھوگھٹ ہنوز موجود تھا احسن نے آہستہ سے اس کے چہرے سے گھوگھٹ اٹھایا اور اسے دیکھا احسن کو لگا اس نے اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی جو چہرہ جھکائے ہوئی تھی پلکیں لرز رہی تھی جبکہ ماتھے پر گھبراہٹ سے پسینہ آ رہا تھا احسن اسے گھبراتا دیکھ مبہم سا مسکرایا

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو " احسن اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہوا بولا تو منال کے ہاتھ کپکپانے لگے

"یار اب اس طرح بھی نا کرو مجھے لگ رہا ہے میں بہت ظالم شوہر ہو جو تم مجھ سے اس طرح ڈر رہی ہو " احسن اسے کب سے کپکپاتا دیکھ کر بولا

"اچھا کیا تم میرے ساتھ شکرانے کے نوافل ادا کرو گی ؟" احسن نے اس سے پوچھا جس پر منال نے حیران ہوتے اس کی طرف دیکھا جو اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ منال کے ہاتھ ابھی بھی احسن کے ہاتھ میں تھے

"ججـ۔جی " منال نے آہستہ آواز میں کہا جس پر احسن مسکرایا اور اٹھ کھڑا ہوا ساتھ میں ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھایا اور اپنے قدم ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھائے وہاں سے منال کے لیے سادہ سی ڈارک بلیو کلر کی شلوار قمیض نکالی اور اس کی طرف آیا

"جائیں پہلے آپ چینج کر آئیں " احسن کپڑے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا جس پر منال اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کپڑے تھامتی واشروم کی طرف بڑھ گئی

"پاگل لڑکی " احسن اسے کپکپاتا دیکھ ہلکی آواز میں بڑبڑایا اور خود ڈریسنگ روم کی طرف اپنے کپڑے چینج کرنے کی غرض سے بڑھ گیا

تھوڑی دیر بعد منال اس کی امامت پر نوافل ادا کر رہی تھی احسن نے سلام پھیرا تو نظریں اپنے سے تھوڑی پیچھے بیٹھی منال پر پڑی منال اس وقت احسن کی دی ہو ڈارک بلیو کلر کی سادہ سی شلوار قمیض میں موجود سر پر اچھی طرح سے حجاب کیا ہوا تھا چہرے پر موصومیت کے ساتھ ایک چمک بھی تھی احسن ایک نظر اسے دیکھتا اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہوا وہ اب اپنے رب کے سامنے جھکا آنکھوں میں آنسو لیے اپنے رب کا شکریہ ادا کر رہا تھا صرف غم میں ہی اپنے اللہ کے سامنے نہیں جھکتے خوشی میں بھی اپنے اللہ کو یاد رکھنا چاہیے

ہوسپٹل سے سب گھر واپس آ گئے تھے تو روحان بھی مسکان کو لیے اپنے گھر میں آیا تھا روحان نے سارا گھر بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا جہاں جہاں مسکان قدم رکھتی تھی پھول اس کے پاؤں کے نیچے ہوتے تھے ابھی وہ گھر ہی دیکھنے میں مصروف تھی جب روحان اسے باہوں میں اٹھائے روم کی جانب بڑھا جبکہ مسکان نے تو اس اچانک افتادگی پر گھبراتے ہوئے روحان کی گردن پر اپنے دونوں باہوں کا ہار بنا چکی تھی

"مم۔۔میں. گر جاؤں گی نیچے اتارے مجھے " مسکان مضبوطی سے اسے پکڑے آنکھیں زور سے میچے ہوئے بولی تھی جس پر روحان اسے ایک نظر دیکھتا ہوا کمرے میں آیا اور اسے نیچے اتارا

"میں بھلا آپ کو گرنے دے سکتا ہو " روحان دروازہ بند کرتا ہوا بولا جبکہ مسکان تو کمرے میں ہی کھو چکی تھی جیسے انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کمرے کا تھیم ہلکا پنک کلر تھا نیچے کلین بھی پنک کلر کا تھا وہ الگ بات تھی جو ابھی گلاب کے پھولوں سے نظر نہیں آ رہا تھا ڈریسنگ مرر, ٹیبل دراز پر کینڈل کے ساتھ گلاب کے پھول پڑے تھے مسکان ایک قدم آگے بڑھتی جب اوپر سے پھولوں کی بارش ہونے لگی مسکان کو لگا وہ کیسی اور ہی دنیا میں آ گئی ہو وہ اپنے ہاتھوں کو پھلائے بچوں کی طرح گول گول گھومنے لگی روحان کو اس نے بلکل فراموش کر دیا تھا جبکہ روحان دروازے سے ٹیک لگائے اپنی بیوی کی معصومانہ حرکتیں دیکھ رہا تھا جو ہر چیز سے بے نیاز گھومنے میں مصروف تھی اور جو ہاتھوں میں پھول آتے اسے پھر سے اپنے اوپر اچھال لیتی روحان اس کی معصومانہ حرکتوں پر مسکرائے جا رہا

تھا وہ واقع ہی بہت معصوم تھی روحان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے اپنے سینے میں چھپا لے اور کیسی کو بھی نا دیکھنے دے روحان دروازے سے ٹیک ہٹائے اس کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا جو اسے بھی بھول چکی تھی اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے جبکہ پھول ان پر برس رہے تھے

"آپ دیکھے کتنا مزہ آ رہا ہے " مسکان بچوں سی خوشی لیے روحان کے دونوں بازو پکڑ کر بولی

"تمہیں اچھا لگا یہ سب کچھ ؟" روحان اس کے چہرے پر خوشی دیکھ کر بولا وہ جانتا تھا اسے پسند آیا ہے سب کچھ لیکن وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا جس پر مسکان نے زوروشور سے ہاں میں سر ہلایا مسکان اس وقت یہ تک بھول چکی تھی وہ اس وقت بھاری لہنگے میں موجود ہے ہوسپیٹل میں بھی وہ ایسی لہنگے کے ساتھ گئی تھی اور اب بھی وہ کب سے اتنے ہیوی لہنگے کے ساتھ کھڑی تھی روحان آہستہ سے اسے لیے بیڈ پر بیٹھا اور اسے اپنے ساتھ لگایا دونوں کے پاؤں بیڈ سے نیچے تھے

"جانتی ہو میں تم سے کتنی محبت کرتا ہو ؟" روحان اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے بولا جبکہ اس کے اس طرح کے سوال پر مسکان نے سر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

"جب تمہیں گولی لگی تھی تو مجھے ایسے لگا جیسے کوئی میرا دل نکال رہا ہے اور پھر نکال کر اسے اپنے ہاتھ سے نچوڑ رہا ہے تمہاری آنکھیں بند ہوئی تو مجھے لگا کہ میرا خود کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اس دن مجھے لگا اگر تم ہو تو اس کے ساتھ روحان ہے اور اگر تم نہیں ہو تو کوئی روحان بھی نہیں ہے "

روحان اسے کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا جبکہ مسکان کی اس کی اتنی شدت پسندی پر آنکھیں نم ہوئی تھی

"اب اگر تم نے ایک بھی آنسو نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آگے ہی تم نے اتنے آنسو بہا کر میرے ضبط کو آزمانا ہے " روحان اسے پھر سے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ کر مصنوعی غصے سے بولا جس پر مسکان نے منہ بنایا تھا وہ اسے وقت اتنی پیاری لگی کہ روحان کو ڈر لگا کہ کہی اس کی اپنی ہی نظر نہ لگ جائے

"تم مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں نا جاؤ گی ؟" روحان زور سے اسے اپنے سینے سے لگائے بولا جس پر مسکان کراہ کر رہ گئی

"نن۔نہیں جاؤں گی چھوڑیں مجھے میری کمر ٹوٹ جائے گی " مسکان دبی دبی آواز میں بولی جس پر روحان نے جلدی سے اسے الگ کیا

"سوری سوری مجھے پتا نہیں چلا درد تو نہیں ہو رہی ؟" روحان بے حد فکرمندی سے بولا جس پر مسکان نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

"جاؤ چینج کر آؤ " روحان اسے اٹھاتے ہوئے بولا جس پر مسکان بھی ہاں میں سر ہلاتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی

****

تھوڑی دیر بعد منال نے اپنا اور احسن کا جائے نماز ڈریسنگ روم میں رکھا اور واپس کمرے میں آئی جب کہ احسن ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا منال اب کنفیوز ہوتی اسے دیکھ رہی تھی احسن اپنی بیک پر اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتا مرر سے اسے دیکھنے لگا جو اپنے نیچلے لب کو دبائے ہاتھوں کو مڑورنے میں مصروف تھی

"یہاں آؤ" احسن اسے ایک جگہ ہی کھڑا دیکھ کر بولا جبکہ منال اس کی بات پر اپنے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگی اور ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی وہ احسن سے چار قدموں کے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی احسن نے ہاتھ آگے بڑھاتے اسے اپنی طرف کھیچا تھا جس پر وہ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی وہ احسن کے اتنے قریب تھی کہ احسن کی خشبو منال کو اپنے حواسوں پر چھاتی ہوئی محسوس ہوئی گال دہک کر سرخ ہوئے تھے جبکہ احسن اپنے سینے پر منال کی نرم گرم سانسیں محسوس کرتا محفوظ ہوا تھا اس نے آرام سے منال کو بازو سے پکڑتے اپنے سامنے کھڑا کیا جبکہ منال سے تو پلکیں اٹھا کر احسن کو دیکھنا محال ہو چکا تھا احسن نے ڈریسنگ مرر کے دراز سے ایک باکس نکالا اور منال کی طرف بڑھایا منال نے اپنے سامنے باکس دیکھ کر نظریں اٹھا کر احسن کی طرف دیکھا جو اسے کھولنے کا اشارہ کر رہا تھا منال نے احسن سے لیتے اسے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کھولا جب اندر سے ایک خوبصورت سا ہارٹ شیپ کا پینڈنٹ نکلا منال نے اس پینڈنٹ کو غور سے دیکھا تو وہاں ایک طرف احسن جبکہ ہارٹ کے دوسری طرف منال لکھا ہوا تھا ہارٹ کی سائڈ پر چھوٹے چھوٹے سٹون لگے ہوئے تھے

احسن نے اس کے ہاتھ سے پینڈٹ لیتے ہوئے منال کو دوسری سائڈ پر گھومایا اور اپنے ہاتھوں سے پینڈٹ پہنایا اور دوبارہ سے منال کا رخ اپنی طرف گھمایا اور اس کی گردن پر موجود اپنا دیا گفٹ دیکھا احسن نے اس کی گردن پر جھکتے ہوئے اپنے دیے گفٹ پر اپنے لب رکھے تو منال اس کی حرکت پر اپنی سانسیں تک روک گئی آنکھوں میں حیرانگی جبکہ چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا تھا احسن نے اپنا چہرہ اس کی گردن سے نکال کر اسے دیکھا جو ابھی تک اپنا سانس روکے کھڑی تھی احسن اسے سانس نا لیتے دیکھ اس کے لبوں پر جھکا اور اپنی سانسیں اس میں انڈھلیے لگا جبکہ منال نے اس اچانک افتادگی پر اپنی آنکھیں زور سے میچی اور ہاتھ کی مٹھیاں بندھی منال کو لگا اب اگر احسن نے اسے نا چھوڑا تو وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی یا اس کا دل باہر آ جائے گا جو دھک دھک کر پاگل ہو رہا تھا کچھ دیر بعد احسن نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے آزاد کروایا تو منال نڈھال ہوتی اس کے کندھے پر اپنا سر ٹھکا گئی اور تیز تیز سانس لینے لگی احسن نے اس کے بالوں پر اپنا ہاتھ سہلایا

"گفٹ کیسا لگا ؟؟" احسن ہنوز اسے اپنے ساتھ لگائے ہی بولا جس پر منال نے اس کے کندھے پر ہی موجود اپنے سر کو ہاں میں ہلایا اسے لگا اب وہ احسن کے سامنے کبھی بول نہیں پائے گی اسے احسن اتنا بے باک کبھی نہیں لگا تھا جتنا وہ اس وقت بن چکا تھا

"کیا تم اس رشتے سے خوش ہو ؟؟" پتا نہیں کس خدشے کہ تحت احسن اس وقت یہ سوال کر رہا تھا جبکہ منال نے اس کے سوال پر مزید سر اس کے کندھے سے سینے میں چھپایا تھا اب وہ اسے اس

بات کا کیا جواب دیتی اس نے تو احسن کو پہلی بار دیکھتے ہی اپنے رب سے مانگ لیا تھا تو وہ بھلا کیونکر اس رشتے سے خوش نہ ہوتی احسن نے اس کا سر اپنے سینے سے نکالتے اپنے سامنے کیا

"کیا تم خوش ہو اس رشتے سے؟؟ تمہاری مرضی سے ہوا ہے یہ ؟؟" احسن اب یہ سوال سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جبکہ منال کو اب اس کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اب یہ سوال کیوں پوچھ رہا ہے منال ابھی نظریں جھکائے اس کا جواب سوچنے میں مصروف تھی جب احسن غصے سے بولا

" میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہو کیا تمہیں سنائی نہیں دے رہا ؟" احسن اس بار غصے سے بولا تھا اس کے جواب نا دینے سے احسن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ اس کے جواب نا دینے کو غلط انداز سے سوچ رہا تھا جبکہ اس کے غصے سے ہمیشہ ڈرنے والی منال کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اس کی ہمیشہ احسن کے غصے سے جان جاتی تھی اور وہ اب بھی اس پر غصہ کر رہا تھا منال کے آنسو آنکھوں سے نکلتے اب عارضوں پر گر رہے تھے جبکہ احسن اس کے آنسو دیکھتا ایک چست میں اسے دوبارہ سے اپنے گلے لگا گیا کہاں اب ان خوبصورت آنکھوں میں وہ آنسو دیکھ سکتا تھا اسے اپنے آپ پر اب غصہ آ رہا تھا وہ کیوں ہمیشہ اس کے آنسویوں کی وجہ بنتا تھا

"شش بس پلیز میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا آئی ایم سوری, پلیز مت روؤں " احسن اسے اپنے گلے سے لگائے اس کا سر تھپکتے ہوئے بولا جبکہ منال کے آنسو اب اس کی شرٹ بھگو رہے تھے

"آ آ ۔۔ آپ ہمیشہ ۔۔ مجھ ۔ پر ۔۔ غصہ ۔۔ کرتے ۔ ہیں " منال آنسو بہاتی بولی جبکہ اس کی بات پر احسن نے اپنے لب بھیجے وہ واقع ہی ہمیشہ اس پر غصہ کرتا ہے

"آئی ایم سوری آئندہ کبھی نہیں کروں گا میں اپنی روندو بیوی پر غصہ " احسن نے اس بار شرارت سے کہا تو منال نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر احسن کو گھورا جس پر احسن نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی

"میں کب روتی ہو " منال نے آنکھیں سکیڑ کر کہا

"ارے یہ پوچھو تم کب نہیں روتی " احسن نے بھی اسی کے انداز سے کہا تو منال نے اسے خفگی سے گھورا

"ہاں تو وہ آپ مجھ پر غصہ کرتے ہیں اس وجہ سے مجھے رونا آ جاتا ہے " منال نے کہا تو اس بار احسن نے اسے گھورا

"استغفر اللہ یار صرف ایک بار ڈانٹا تھا " احسن نے باقائدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا

"ہاں تو آپ نے مجھے ڈانٹا بھی تو ڈانٹا کیوں جانتے ہیں میں کتنا ہرٹ ہوئی تھی اس دن ساری رات نہیں سوئی تھی " منال نے اسے دیکھ کر اپنا راز فاش کیا جس پر احسن اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا اس نے اسے اس دن اتنا بھی نہیں ڈانٹا تھا کہ وہ ساری رات سو ہی نا سکے

"کیوں تم کیوں نہیں سوئی "

"کیونکہ آپ نے مجھ پر اتنا غصہ کیا تھا تو پھر مجھے نیند کیسے آتی بھلا " منال نے جیسے اس کی عقل پر ماتم کیا ہو

"اچھا تو میرا غصہ کرنا تمہیں اتنا برا لگا کہ تم ساری رات نہیں سو سکی ؟" احسن جیسے اب اسے باتوں میں الجھا رہا ہو جبکہ منال نے اس کی بات پر زوروشور سے ہاں میں سر ہلایا

"کیوں تمہیں میرا غصہ کرنا برا کیوں لگا ؟" احسن نے اچانک سوال کیا

"کیونکہ میں آپ سے پیار کرتی ہو نا اس لیے " منال نے فوراً منہ سے نکالا جس پر احسن اسے دیکھتا ہی رہ گیا جبکہ اپنے الفاظوں پر غور کرتی منال نے دانتوں میں زبان دی

"کیا کہا ہے تم نے ؟؟" احسن اسے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے بولا اسے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ جو اس نے سنا ہے کیا وہ سچ ہے جبکہ منال کو اب پسینے آنے لگ گئے تھے وہ احسن سے نظریں چڑاتی ہوئی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی

"مم۔۔میں۔۔نے۔۔کیا کہا ہے ؟؟" منال بلکل انجان بنتی اس سے پوچھنے لگی جس پر احسن نے اسے گھورا

"ابھی جو تم نے بولا ہے دوبارہ سے بولوں " احسن نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

"مم۔میں۔نے سچی میں کچھ نہیں کہا " منال اب اس سے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی جس پر احسن نے اسے اور مضبوطی سے پکڑا

"میں بہرہ نہیں ہو جو تمہارے الفاظ مجھے سنائی نہیں دیے ہو چپ چاپ دوبارہ سے بولو" احسن سخت گھوری سے نوازتا ہوا بولا

تت۔۔تو۔جو آپ۔۔کو سنائی۔۔دیا ہے۔۔.وہی بولا۔۔ہے۔اب چھوڑے۔۔مجھے " منال نظریں جھکائے اسے الٹا جواب دیتی بولی جبکہ احسن اس کے جواب پر اسے دیکھتا رہ گیا

"ٹھیک ہے اب جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں ایسے ہی میرے حصار میں قید رہوں گی " احسن اسے اپنے حصار میں قید کرتا بولا جس پر منال نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا جو چیلنجنگ انداز سے اسے دیکھ رہا تھا منال تو اب بری طرح پھسی تھی

"مم۔۔میں۔۔۔نے۔۔کہا۔۔کہ۔۔میں۔آپ۔۔۔سے۔۔محبت۔۔کرتی۔۔ہو " منال نے اس کے حصار میں نظریں جھکائے ہوئے کہا جیسے وہ اپنا جرم قبول کر رہی ہو جبکہ احسن کو وہ حیران کر گئی تھی

"کب سے ؟؟" احسن نے پوچھا

"جج۔جب۔۔آپ۔کو پہلی۔۔بار۔دیکھا۔۔تھا " منال نے اٹکتے ہوئے جواب دیا

"پہلی بار کب مجھے دیکھا تھا " احسن نے دوسرا سوال پوچھا

"ولید۔۔بھائی۔۔کی مہندی۔پر " تو احسن کو لگا کہ وہ اب یہاں سے ہل نہیں پائے گا وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھتا ہی رہا اب اسے سمجھ آ رہا تھا کہ اللہ نے اس کی پہلی دعا قبول کیوں نہیں کی تھی اس نے کہی پڑھا تھا ' جب آپ کسی سے محبت کرتے ہو اور وہ آپ کو نا ملے تو سمجھ جائیں کوئی آپ

سے زیادہ چاہنے والا آپ کو اپنے رب سے پہلے ہی مانگ چکا ہے ' اور اس کی بیوی تو اسے ایک دفعہ دیکھ کر ہی محبت کر بیٹھی تھی تو کیا وہ اسے اس سے بھی زیادہ محبت کرتی تھی

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ بہتر سے بہترین عطا کرنے والا ہے احسن کا دل کیا وہ ابھی اپنے اللہ کے سامنے جھک جائے وہ کہاں سے کیا کیا عطا فرماتا ہے وہ اپنے بندے کو وہاں سے دیتا ہے جہاں سے بندے کا خواب و خیال بھی نہیں ہوتا احسن نے اسے زور سے اپنے اندر بھیچا اور اس کے ماتھے پر احترام سے اپنے لب رکھے

جس پر منال نے بھی اپنے بازوں کا حصار اس کے گرد بنایا

"آئی لو یو آئی لو یو سو مچ, میں نہیں جانتا مجھے تمہارے ساتھ کیسے محبت ہوئی شاید ان آنکھوں میں آنسو دیکھ جو میری وجہ سے نکلے تھے لیکن اب میں تمہارے ساتھ ایک خوبصورت زندگی جینا چاہتا ہو ایک بہترین ہمسفر بن کر " احسن اسے اپنے ساتھ لگائے شدت پسندی سے بولا

"مجھے بھی آپ کے ساتھ جینا ہے " منال نے بھی نظریں جھکائے معصومیت سے کہا جس پر احسن نے اسے باہوں میں اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھ کر بیڈ پر لیٹایا اور اس پر سایہ فگن ہوا جس پر منال نے شرم سے اپنی نظریں جھکائی تو احسن نے اپنی شرٹ اتار کر کمرے کی لائٹ اوف کی

****

مسکان سادہ سی وائٹ کلر کی فراق ڈال کر کمرے میں داخل ہوئی جبکہ روحان ابھی واشروم میں اپنے کپڑے چینج کر رہا تھا مسکان ایک نظر واشروم کے بند دروازے کی طرف دیکھتے بیڈ کی طرف قدم بڑھائے جب روحان واشروم کا دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا تو سیدھا نظریں اپنی بیوی پر پڑی جو دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی روحان اس وقت بلیک ٹراوز پر بلیک ہی شرٹ پہنے ہوئے تھا روحان کو اپنی بیوی پر سے نظریں ہٹانا محال لگا جو اس وقت وائٹ فراق پہنے اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی روحان چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"دیکھے کیسی لگ رہی ہو میں ؟؟" مسکان اس کے سامنے گول گول گھومتی ہوئی بولی جس پر روحان نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا اور اپنا دوسرا ہاتھ پیچھے لے جاتے اس کی زپ کو بند کیا جو شاید مسکان بند کرنا بھول چکی تھی جبکہ مسکان اپنی گردن کے پیچھے روحان کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے جی جان سے کانپی اس نے نظریں اٹھا کر روحان کی طرف دیکھا جو اسے ہی آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت لیے دیکھ رہا تھا مسکان اسے اپنی طرف دیکھتا پا کے نظریں جھکا گئی جبکہ گال قدرتی دہک کر سرخ ہوئے تھے روحان نے اس کی ٹھوڑی کو دو انگلیوں سے پکڑتے اس کا چہرہ اوپر کیا اور اس کے سرخ ہوتے گالوں پر اپنے لب رکھے اور انہیں ہلکا سا اپنے دانتوں میں لیا جس پر مسکان نے سسکی بھری روحان نے دوسری گال پر بھی ویسے ہی کیا اور اسے دیکھا اب اس کے دونوں گالوں پر

روحان کے دانتوں کے نشان بھی موجود تھے جبکہ مسکان اس کی جسارت پر کانوں کی لوح تک سرخ پڑ رہی تھی وہ روحان کی حرکت پر روحان کو گھور بھی نا سکی

"تم ہر رنگ میں بہت پیاری لگتی ہو میرا دل کرتا ہے میں تمہیں خود میں ہی قید کر لوں اور کیسی کو بھی تمہیں دیکھنے نا دوں " روحان شدت پسندی سے بولا

"لیکن مجھے لڑکے شلوار قمیض میں ہی پیارے لگتے ہیں" مسکان نے منہ بناتے ہوئے کہا اشارہ روحان کی شرٹ ٹراوزر کی طرف تھا جس پر روحان نے حیران ہوتے پہلے اپنے آپ کو پھر مسکان کو دیکھا جو اپنے چہرے کے عجیب و غریب ڈیزائن بنا رہی تھی

"کیا مطلب تمہارا کہ مجھ پر پینٹ شرٹ اچھی نہیں لگتی مجھے شلوار قمیض پہننی چاہیے ؟؟" روحان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا اسے اپنی شرٹ ٹراوزر پر اس کا تبصرہ اچھا نہیں لگا تھا اور شلوار قمیض سے تو اسے ویسے ہی الرجی سی فیل ہوتی تھی وہ تو شادی کے ایونٹ پر پتا نہیں کیسے کُرتے پہنتا تھا

"نہیں آپ پر یہ بھی اچھے لگتے ہیں لیکن مجھے زیادہ شلوار قمیض پسند ہے " مسکان نے معصومیت سے بتایا جبکہ روحان اسے دیکھتا ہی رہ گیا مطلب اب اسے اپنی بیوی کے لیے اپنی چوائس چینج کر کے شلوار قمیض پہننی پڑے گی روحان نے مصنوعی افسوس سے سوچا اور مسکان کی طرف دیکھا

"تو اس کا مطلب مجھے تمہارے لیے اب شلوار قمیض پہننی چاہیے ؟؟" روحان نے اپنا ایک آ ئبرو اچکا کر پوچھا جس پر مسکان نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا جبکہ اس کا حق جتانا روحان کو پسند آیا تھا

"جیسے میری چھوٹی سی معصوم سی زندگی چاہے ویسا ہی ہو گا " روحان نے محبت سے اس کی ناک پر اپنے لب رکھتے کہا جس پر مسکان جو نارمل طریقے سے بات کر رہی تھی پھر سے اس کی جسارت پر سرخ پڑی روحان اسے سرخ پڑتا دیکھ اچانک سے اس کے لبوں پر جھکا جس پر مسکان حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی جو ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں الجھائے ہوئے تھا مسکان ہوش کی دنیا میں واپس آتی ہوئی اس کے کندھے پر اپنے ہاتھ سے مکے برسانے لگی جس پر روحان اس سے الگ ہوا اور اسے دیکھا جو ابھی گرنے کے در پر تھی روحان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر کو تھاما اور اسے اپنے ساتھ لگایا مسکان اس کے ساتھ لگی گہرے گہرے سانس پھر رہی تھی

"نیند آئی ہے ؟؟" روحان گردن نیچی کر کے مسکان کو دیکھ کر بولا جو ابھی تک آنکھیں بند کیے اپنی سانسیں درست کر رہی تھی روحان کی بات پر اس نے بند آنکھوں سے ہی ہاں میں سر ہلایا تو روحان اسے اپنے حصار میں لیے ہی بیڈ کی طرف آیا اور اسے احتیاط سے بیڈ پر لیٹایا اور خود دوسری طرف سے آ کر بیڈ پر لیٹا اور مسکان کا سر اپنے سینے پر رکھا جبکہ مسکان اب اسے بلکل بھی نہیں دیکھ رہی تھی جس پر روحان نے اپنی مسکراہٹ دبائی یقیناً وہ کچھ دیر پہلے واقعیے کے ہی زیر اثر تھی

"سو جاؤ ورنہ پھر مجھے کچھ مت کہنا " روحان نے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے کہا جس پر مسکان بھی آنکھیں بند کر چکی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں روحان کو اپنے سینے پر اس کی نرم

گرم سانسیں محسوس ہونے لگی یعنی وہ سو چکی تھی تو روحان نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے اور خود بھی اپنی آنکھیں بند کر گیا وہ ابھی مسکان کو ٹائم دینا چاہتا تھا ویسے بھی وہ اب مطمئن تھا مسکان اس کی زندگی میں آگئی تھی اس سے بھر کر اور کیا چاہیے تھا اسے

جیا اپنے روم میں بیٹھی ہوئی تھی جب ولید اپنے ہاتھ میں دودھ کا گلاس لیے کمرے میں داخل ہوا جیا نے اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس دیکھ کر تھوک نگلا اس نے تو کبھی اپنی طبیعت خرابی پر دودھ نہیں پیا تھا تو اب وہ بھلا کیوں پیے ولید اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ کر مسکراہٹ دبا گیا نیچے ہی صائمہ بیگم نے اسے کہا تھا کہ وہ دودھ نہیں پیتی جس پر ولید نے کہا کہ وہ میں پلا دوں گا آپ مجھے دے دیں اور اب جیا کے چہرے کے بگڑتے زاویے دیکھ اسے ہنسی آ رہی تھی ولید اس کے سامنے آ کر بیٹھا اور دودھ کا گلاس جیا کی طرف بڑھایا جبکہ جیا نے اسے گھورا

"مجھے نہیں پینا یہ آپ ہی پی لیں "جیا نے منہ بناتے کہا

"لیکن یہ میرے بےبی نے پینا ہے تو میں اس کے حصے کا نہیں پی سکتا اس لیے یہ تمہیں ہی پینا پڑے گا " ولید نے بےباکی سے کہا تو جیا شرم و حیا سے سرخ پڑی تھی

"ولید پلیز مجھے نہیں پینا یہ مجھے نہیں پسند آپ پی لیں " جیا نے بے چارگی سے کہا

"میری جان یہ ہمارے بے بی کے لیے ضروری ہے تو آپ کو یہ پینا پڑے گا اپنے لیے نہیں تو ہمارے بے بی کے لیے " ولید نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تو جیا نے منہ پھلایا کوئی اسے اس وقت دیکھ کر کہ سکتا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو لوگوں کی جان منٹوں میں لیتی تھی ولید نے دودھ دوبارہ سے جیا کی طرف بڑھایا تو ناچار جیا کو پکڑنا ہی پڑا جیا نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے ناک کو دبایا اور دوسرے ہاتھ سے گلاس کو اپنے لبوں سے لگایا اور ایک سانس میں ہی مکمل کر دیا جبکہ اس کی حرکت پر ولید مسکرا کر رہ گیا

"یہ لیں آج میں نے پیا ہے اس کے بعد نہیں پینا " جیا نے گلاس واپس کرتے ہوئے کہا تو ولید نے ہاں میں سر ہلایا اور دل میں سوچا بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی

مشائم اس وقت اپنی چوڑیاں اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی جب اریب نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹھکائی مشائم نے مرر سے اریب کی طرف دیکھا جو آج کافی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا وہ کافی اداس تھا مشائم نے آہستہ سے اپنے گرد اریب کے بازویوں کو ہٹا کر اریب کی طرف رخ کیا

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ؟؟" مشائم نے پریشانی سے پوچھا جب سے منال کی رخصتی ہوئی تھی اریب اس وقت سے کافی اداس تھا شاید بہن بھائی کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے اریب نے اس کی بات پر ہاں میں سر ہلایا

"مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی " مشائم اب بھی فکر مند تھی

"میں ٹھیک ہو بس سر میں تھوڑی سا دور ہے تم ٹینشن مت لو " اریب اس بار ہلکا سا مسکرا کر بولا جبکہ اس کے سر میں واقع ہی بہت درد تھا لیکن مشائم کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

"چلیں آئیں میں آپ کو میڈیسن دیتی ہو پھر آپ آرام کر لیجیے گا " مشائم نے اسے بازو سے پکڑتے بیڈ پر بیٹھا اور دراز سے میڈیسن نکالی اور گلاس میں جگ سے پانی ڈالا اور اریب کی طرف بڑھایا

"آپ لیٹ جائیں میں آپ کا سر دبا دیتی ہو " مشائم بولی تو اریب اس کی اتنی کیئر پر مسکرایا اور اسے کھینچ کر اپنے سینے پر لیٹایا

"بس تم میرے پاس رہو میں ٹھیک ہو جاؤں گا " اریب بولا تو مشائم مسکرائی اور اس کے حصار میں ہی لیٹی رہی

روحان نے نیند میں ہی بیڈ پر ہاتھ مارا تو مسکان اس کے پاس موجود نہیں تھی روحان ایک چست میں آنکھیں کھول کر بیڈ پر بیٹھا اور اِدھر اُدھر دیکھا تو مسکان اسے نماز پڑھتی ہوئی دیکھائی دی

روحان نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی ایک سیکنڈ میں اس کے دل کی کیا حالت ہوئی تھی یہ صرف وہی جانتا تھا روحان بیڈ سے اٹھتا اس کی طرف بڑھا مسکان نے سلام پھیرا اور دعا مانگی پھر جائے نماز فولڈ کیا اور پیچھے ہٹی تو روحان اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا مسکان نے اسے دیکھ اس پر پھونک ماری تو روحان نے اسے اپنے سینے میں بھیچا اس کا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا جبکہ مسکان اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑکتے دیکھ حیران ہوئی تھی روحان بنا کچھ کہے اسے اپنے سینے میں بھیچے ہوئے تھا

"مجھ سے دور مت جایا کرو " روحان نے خاموشی توڑی اور اسے اپنے سامنے کیا جبکہ اس کی بات پر مسکان نے منہ بنایا تھا

"میں نے نماز پڑھنی تھی اس لیے اٹھی تھی آپ نے نماز نہیں پڑھنی " مسکان نے پوچھا جبکہ اس کی بات پر روحان شرمندہ سا ہوا تھا اس دن مسکان کی وجہ سے وہ اللہ کے سامنے جھکا تھا اور اس کے بعد پھر سے وہ نماز پڑھنا چھوڑ چکا تھا

"میں بعد میں پڑھ لوں گا تم چلو میرے ساتھ " روحان نے اسے ٹالتے ہوئے کہا یہ نہیں تھا کہ وہ نماز نہیں پڑھنا چاہتا تھا وہ بس اللہ کے سامنے جانے سے شرمندہ ہو رہا تھا جبکہ اللہ تو انسان کو اپنی طرف خود بولاتا تھا

"جانتے ہیں میری ایک خواہش ہیں کہ میں ہر صبح آپ کی امامت میں اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو "

مسکان نے اسے دیکھتے کہا

"آپ نماز نہیں نا پڑھتے ؟" مسکان آہستہ آواز میں بولی جس پر روحان نے شرمندہ ہوتے نا میں سر ہلایا

"آپ کیوں نماز نہیں پڑھتے؟ جبکہ اس سے تو انسان کو سکون ملتا " دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے

"جب سے ازی کو اللہ نے مجھ سے چھینا میں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی "

"لیکن وہ تو ایک آزمائش تھی جانتے ہیں جب میں چھوٹی تھی میں بھی نماز نہیں پڑھتی تھی پھر ایک دن ہماری ٹیچر نے ہمیں ایک بات بتائی اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے سب سے پہلے سجدے کی توفیق دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ صرف اسی کو اپنے سامنے جھکاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ خود چاہتا ہے" وہ انیس سال کی لڑکی اپنے سے آٹھ سال بڑے اپنے شوہر کو معصومیت سے سمجھا رہی تھی جبکہ وہ ستائیس سال کا مرد اپنی سے چھوٹی اپنی بیوی کی باتوں پر حیران تھا کیا تھی وہ لڑکی۔۔

"آپ کو شرمندگی ہوتی ہے اللہ کے سامنے جانے سے لیکن یہ تو اللہ خود چاہتا ہے اللہ خود آپ کو اپنی طرف راغب کرتا چاہتا ہے اللہ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ اپنے کیے کی معافی مانگے اور وہ اس کی

پہلی ہی معافی پر اسے معاف کر دے تو پھر آپ کیوں اللہ کے سامنے جانے سے شرمندہ ہوتے ہیں ؟؟" مسکان اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تو روحان کے جسم میں سنسنی سی دوڑی

"میں وضو کر کے آتا ہو تم میرے لیے قمیض شلوار نکالو " روحان نے مسکرا کر کہا تو مسکان کھکھلا کر ہنسی اور ہاں میں سر ہلایا جبکہ روحان وضو کرنے واشروم میں چلا گیا تھا

****

پانچ سال بعد۔۔۔

ولید جلدی کریں کب سے روحان کی کال پر کال آ رہی

ہیں ایک آپ اور آپ کے صاحبزادے ہیں جو تیار ہونے کا

نام نہیں لے رہے " جیا دوسری دفعہ روم میں آچکی

تھی جہاں ولید اور اس کا پانچ سال کا بیٹا وجدان

اپنی تیاریوں میں مصروف تھے ولید نیچے جھکتے ہوئے

وجدان کے شوز باندھ رہا تھا جبکہ خود وجدان

صاحب اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنی واسکٹ کے بٹن بند کر رہا تھا وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ تھا چھوٹی سی عمر میں ہی ان صاحب کے غصے سے ہر کوئی پناہ مانگتا تھا غصہ اکڑ اور کھڑوس بن وجدان صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا پانچ سال کی عمر میں ہی چہرے پر سنجیدگی سجائے رہتا تھا

"ماما میں تو ریڈی ہو بس بابا ہی دیر کر رہے ہیں " وجدان اپنی ماں کے سامنے مسکراتا ہوا بولا وہ اپنی ماں کے سامنے ہی مسکراتا تھا جبکہ اس کی چالاکی پر ولید نے اسے گھور کر دیکھا ولید خود تیار ہو کر اسے تیار کر رہا تھا لیکن اس اکڑو انسان نے سارا ملبہ ہی ولید پر ڈال دیا جیا اس کی بات پر مسکرائی اور ولید کو گھور کر دیکھا

"میرا بیٹا ہم ہی روحان ماموں اور مسکان پھپھو کے پاس چلے جاتے ہیں آپ کے بابا جب تیار ہو گے تو خود ہی آ جائیں گے " جیا اپنے بیٹے کو دیکھتے محبت سے جبکہ ولید کو دیکھتے لفظوں کو چبا کر بولی اس کی بات پر وجدان نے بھی بہت معصوم بن کر ہاں میں سر ہلایا جس پر ولید نے وجدان کو دیکھ کر دانت کچکچائے

"تیار ہو میں چلو اب تم دونوں کی باتیں ہی نہیں ختم ہو رہی " ولید دونوں کو گھوری سے نوازتا باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ دونوں ہی ولید کی پشت کو دیکھتے ہی رہ گئے اور خود بھی باہر کی طرف بڑھ گے

"مشائم یار بعد میں تیار ہو جانا پہلے انہیں کر دو تیار "

اریب کمرے میں آتا ہوا مشائم کو دیکھ کر بولا جبکہ مشائم نے اس کی بات پر پہلے اریب کو غصے سے دیکھا پھر ان دو نمونوں کو جنہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مشائم نے تیار کر کے باہر بھیجا تھا اور اب

ان دونوں ہی حالت ایسی تھی جیسے انہوں نے دو دن سے کپڑے ہی نہیں چینج کیے ہو وہ تین سال کے دو جڑواں بچے تھے لیکن ان کی شکلیں ایک دوسرے سے مختلف تھی جنہوں نے اپنی ماں کی ناک پر دم کیا ہوا تھا اور جس پر مشائم ہر وقت غصے میں رہتی تھی اور کبھی کبھی ان نمونوں کے حصے کا غصہ وہ بچارے اریب پر نکالتی تھی

"اریب آپ خود ہی انہیں تیار کریں مجھ سے ہوتا ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے ان کے کپڑے چینج کیے تھے اور اب لگ رہے ہیں کہ یہ تھوڑی دیر پہلے ڈالے ہیں" مشائم نے پہلے غصے میں جبکہ بعد میں روہانسے ہوتے کہا تو اریب کو بھی اپنی بیوی پر ترس آیا وہ بھی اپنے نمونوں کی حرکتوں کو جانتا تھا ابھی اریب خود ہی تو انہیں کچن سے پکڑ کر لایا تھا جہاں وہ مایونیز اور کیچپ کے ساتھ لگے ہوئے تھے کچھ انہوں نے اپنے چہرے پر اور کچھ اپنے کپڑوں پر لگائی ہوئی تھی وہ دونوں ہی کافی شرارتی تھے

"میری جان تم مجھے ان کے کپڑے نکال دو میں چینج کر دیتا ہو" اریب مشائم کے غصے سے پھولے گالوں پر اپنے لب رکھتا ہوا بولا جس پر مشائم نے اپنے نمونوں کے سامنے اس کی جسارت پر غصے سے اریب کو گھورا تھا اور ڈریسنگ روم سے ان کے کپڑے نکال کر اریب کو دیے جو اب ان دونوں کو کپڑے پہنا رہا تھا اور وہ دونوں چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت لیے اپنے باپ سے کپڑے چینج کروا رہے تھے

منال اور احسن کی ان پانچ سالوں میں ایک تین دو سال کی بیٹی تھی جس کا نام انہوں نے اریشہ رکھا تھا دونوں ہی اپنی بیٹی سے بے پناہ محبت کرتے تھے وہ چھوٹی سی بچی اپنی ماں کی طرح ہر وقت آنسو ہی بہاتی رہتی تھی جس پر کبھی کبھی احسن منال پر طنز کرتا تھا کہ تم ہر وقت نا روتی تو میری بیٹی تو تمہاری طرح روندو نا بنتی جس پر منال منہ پھلا کر بیٹھ جاتی تھی وہ بھی آج روحان اور مسکان کے گھر جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے ان کے گھر آج سپیشل ایونٹ تھا

جس کے لیے سب ہی تیار ہو رہے تھے اریشہ اپنی طوطلی زبان میں پتا نہیں بیڈ پر بیٹھی کیا کیا بولی جا رہی تھی جبکہ منال ڈریسنگ کے سامنے کھڑی احسن کی ٹائی باندھ رہی تھی جس پر اریشہ ان دونوں کو دیکھتی کھکھلا کر ہنسی احسن اور منال نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی تو ان دونوں کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی احسن نے ٹائی بنوا کر اریشہ کو اپنی گود میں اٹھایا اور اس سے اسی کی زبان میں باتیں کرنے لگا جبکہ منال اب اپنی تیاری میں مصروف ہو چکی تھی

مسکان بیڈ پر بیٹھی آنکھوں میں نمی لیے ہوئے تھی جبکہ اس کے ساتھ لیٹی اس کی ایک سالہ بیٹی جس کی آج سالگرہ تھی وہ گلا پھاڑ کر رونے میں مصروف تھی مسکان اسے چپ کروا کروا کر ہلکان ہو چکی تھی لیکن وہ تھی جو بس رونے میں مصروف تھی روحان جلدی سے واشروم سے نکلا اور بیڈ پر سے

اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تو وہ ایک منٹ سے پہلے خاموش ہو گئ اور اپنے باپ کو دیکھ کر مسکرانے لگی جسے دیکھ کر مسکان جو آنکھوں میں نمی لیے ہوئے تھی اب آنسو بہانے لگی

"مم۔میں بھی تو اسے چپ کروا رہی تھی میں کون سا ڈانٹ رہی تھی" مسکان بیڈ سے کھڑی ہوتی سوں سوں کرتی روحان کو دیکھ کر بولی جس پر روحان نے مسکان کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی روحان نے مسکان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر غصے سے مسکان کو گھورا

"کتنی بار کہا ہے ایسے فضول میں نہیں رویا کرو لیکن تم میری سنتی ہی کہاں ہو" روحان ایک ہاتھ سے اپنی بیٹی کو اٹھائے جبکہ دوسرے ہاتھ سے مسکان کے آنسو صاف کرتا بولا

"روحان یہ آپ کے پاس ہی کیوں آتی ہے میرے پاس کیوں نہیں آتی" مسکان نے اداسی سے روحان کو دیکھ کر کہا وہ سچ ہی کہ رہی تھی وہ ایک سالہ بچی سب سے زیادہ اپنے باپ کے پاس ہی جاتی تھی وہ ماں سے زیادہ اپنے باپ سے منسلک تھی جس پر مسکان کا ہمیشہ منہ بنا رہتا تھا وہ جب بھی روحان سے اسے لیتی تو وہ گلا پھاڑ کر رونا شروع کر دیتی تھی وہ ایک سالہ بچی سب سے زیادہ اپنے باپ سے محبت کرتی تھی جس پر کبھی کبھی مسکان کو جیلسی بھی ہوتی تھی

روحان اس کی بات پر مسکرایا

"میری جان وہ ابھی چھوٹی ہے نا اس لیے اور وہ چاہتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی ماما پریشان نا ہو" روحان نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے دوسرے بازو کے حصار میں لیا

"لیکن منال کی بیٹی تو منال کے پاس جاتی ہے یہ ہی میرے پاس نہیں آتی " مسکان نے منہ بنایا "یہ بھی آنے لگ جائے گی تم ٹینشن مت لیا کرو اور جاؤ ریڈی ہو جاؤ میری ڈول سو گئی " روحان نے مسکان کو کہا اور اپنی بیٹی کو دیکھا جو اس کی گود میں مزے سے سو چکی تھی روحان نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھے جس پر مسکان نے اسے گھورا روحان مسکان کی حرکت پر دل سے مسکرایا مطلب وہ اپنی بیٹی سے جیلس ہو رہی تھی روحان نے مسکان کے بھی ماتھے پر لب رکھے اور مسکان اس کے حصار سے نکل کر واشروم میں بھاگ گئی جس پر روحان نے اپنا قہقہہ ضبط کیا

سب اس وقت روحان کے گھر موجود تھے لاؤن کو سالگرہ کے لیے سیٹ کروایا گیا تھا ہر طرف غبارے اور پھول تھے لاؤن کے درمیان میں ایک خونصورت سا ٹیبل
تھا جس پر پنک اور وائٹ کلر کا کیک پڑا تھا

" ہیپی برتھڈے ٹو یو "

" ہیپی برتھڈے ٹو یو "

" ہیپی برتھڈے ڈیئر لیٹل ڈول "

سب کلیپنگ کرتے اس بچی کو وش کر رہے تھے جبکہ وجدان سنجیدہ نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے کلیپنگ کے لیے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے وہ ان دو نمونوں کو غصے سے گھور رہا تھا جو

'وجدان کی لیٹل ڈول' کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے روحان کی گود میں چھو رہے تھے وہ بھلا اس کی ڈول کو کس کی اجازت سے چھو سکتے ہیں ان کی ہمت کیسے ہوئی وجدان کی لیٹل ڈول کو چھونے کی وجدان غصے سے سوچتا ان کی طرف بڑھا اور ان کے ہاتھ سے اپنی لیٹل ڈول کا ہاتھ چھڑوا کر اسے روحان سے لے کر اپنے چھوٹے ہاتھوں میں تھاما اس کی یہ حرکت کیسی نے نہیں دیکھی تھی روحان نے بھی نہیں شاید وجدان اگر اپنی ماں کے بعد کیسی سے مسکرا کر بات کرتا تھا تو وہ اس کی لیٹل ڈول ہی تھی وہ اس کے لیے اس عمر سے ہی پوزیسو تھا تو آگے جا کر تو پتا نہیں اس نے کیا کرنا تھا

وجدان نے ٹیبل پر موجود کیک اپنے ہاتھ کی انگلی پر کر اس کے ہونٹوں پر لگائی جس پر وہ لیٹل ڈول اپنی زبان کو باہر نکال کر اپنے ہونٹوں پر پھیرنے لگی وجدان اس کی حرکت پر مسکرایا جب اس لیٹل ڈول نے زور زور سے رونا شروع کر دیا وجدان ایک دم سے گڑبڑا کر اسے دیکھا جبکہ روحان اپنی بیٹی کو روتے دیکھ کر جلدی سے وجدان کی گود سے اٹھایا جس پر وہ ہمیشہ کی طرح فوراً خاموش ہو گئ تھی اس کی حرکت پر سب مسکرائے جبکہ وجدان نے غصے سے اسے گھورا اس کی ہمت کیسے ہوئی خود کو وجدان سے دور کرنے کی وجدان اس کے لیے بے حد پوزیسو تھا اور وجدان کا یہ پوزیسو انداز اس لیٹل ڈول کے لیے اچھا ثابت ہو سکتا تھا یا برا یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا

****

ختم شد